من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتة الجاھلیة

جو شخص مر گیا اور امام زمانہ کی معرفت حاصل نہ کی تو وہ جاہلیت کی موت مرا

طریق المنتظرین

www.khrooj.com

گوہر افکار

شہزادۂ فصیح البیان

السید محمد جعفر الزمان نقوی

www.khrooj.com

من مات ولم يعرف امام زمانه مات ميتة الجاهلية

جو شخص مر گیا اور امام زمانہ کی معرفت حاصل نہ کی تو وہ جاہلیت کی موت مرا

طریق المنتظرین

گوہر افکار

شہزادۂ فصیح البیان

السیّد محمّد جعفر الزّمان نقوی

www.khrooj.com

www.khrooj.com

مصنف کا نام	مخدوم السید محمدؒ جعفرؒ الزمان نقوی البخاری
کتاب	طریق المنتظرین
مرتب	مہتاب اذفر
تکنیکی معاونین	علی رضا، بلال حسین
سنۂ اشاعت	2022ء
تعداد	500
ایڈیشن	ششم
پرنٹرز	فدک پرنٹنگ پریس لاہور
پبلشرز	القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی
	کمرہ نمبر 11 سیکنڈ فلور اے اینڈ کے چیمبر 14
	ویسٹ وہارف روڈ کراچی پوسٹ کوڈ 74000 پاکستان
فون نمبرز	021-32205037,32311979,32311482
ای میل	Email: klbehyder@yahoo.com
ملنے کا پتہ	المنتظرین پبلی کیشنز جمن شاہ ضلع لیہ
فون نمبر	WhatsappNo : 03007314573
ویب سائٹ	www.Khrooj.com
ای میل	Email.jammanshah@gmail.com

ISBN:- 969-8806-35-0

www.khrooj.com

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک و علیٰ ابائک اجمعین

انتساب

مملکت وفا کے خداوند لاشریک

کے نام کہ جنہوں نے حق امام زمانہ

علیہ الصلوات والسلام کے مقام اعلیٰ کا

عملی تعین فرمایا ہے

جعفر نقوی

www.khrooj.com

بسم الله الرحمن الرحيم

يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك

فہرست عناوین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	پیش گفتار	1
پہلا باب	حقوق و فرائض عمومی	6
دوسرا باب	حقوق مستنبط	118
تیسرا باب	غریب اور سادہ مومنین پر عائد حقوق	161
چوتھا باب	علماء پر عائد حقوق و فرائض	165
پانچواں باب	خطباء، واعظین اور ذاکرین پر عائد حقوق	176
چھٹا باب	شعراء اور صاحبانِ قلم پر عائد حقوق	187
ساتواں باب	بانیان مجالس اور سامعین پر عائد حقوق	190
آٹھواں باب	ماتمی عزاداروں پر عائد فرائض اور آداب	198
نواں باب	مؤذن اور پیش نماز حضرات پر عائد فرائض	211
دسواں باب	مخیرّ حضرات پر عائد حقوق و آداب	213
گیارہواں باب	مراسم عقد و تزویج میں عائد حقوق و آداب	215

www.khrooj.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
بارہواں باب	اولاد کی ولادت کے ضمن میں حقوق و آداب	218
تیرہواں باب	بہ ضمن مراسم متوفی حقوق و آداب	224
چودھواں باب	زمیندار اور کاشت کار پر عائد حقوق	230
پندرہواں باب	تجارت پیشہ لوگوں پر عائد حقوق و فرائض	233
سولہواں باب	ملازمین وافسران پر عائد حقوق و فرائض	237
سترہواں باب	مہمان اور میزبان پر عائد حقوق و فرائض	239
اٹھارہواں باب	مستورات پر عائد حقوق و فرائض	241
انیسواں باب	سادات عظام پر عائد حقوق و فرائض	248
بیسواں باب	اعمال ارتباط و زیارت	263
	نماز برائے زیارت	264
	نماز توسل	265
	دعا برائے زیارت	275
	دعائے عہد	279
	عریضہ ءِ حاجات	282
	دعائے سپردگی عریضہ	286
	القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی کی مطبوعات	287

www.khrooj.com

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿پیش گفتار﴾

الحمد للہ رب العالمین وصل اللہ علی محمدؐ وآلہ اجمعین وعجل فرجھم بقائمھم

میرے حلقہ ءِ احباب نے میری توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ کتب غیبت میں دورِ غیبت کے مومنین کے حقوق و فرائض لکھے ہوئے تو ہیں مگر کہیں یکجا نہیں بلکہ بکھرے ہوئے ہیں، یا پھر اتنی تفصیل اور دلائل کا انبار ہے کہ جنہیں یاد رکھنا مشکل ہے، اس لئے ایک ایسی کتاب کی اشد ضرورت ہے کہ جو حقوق و فرائض کیلئے گائیڈ کا کام دے اور وہ مختصر بھی ہو

اس حقیقت کے ادراک کے بعد میں نے اپنے مالک مطلق عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے کرم سے یہ کتاب لکھنا شروع کردی اور انہی کے کرم اور مدد اور عطا سے اب یہ مکمل بھی ہوگئی ہے

یہاں میں ایک بات عرض کرنا چاہوں گا کہ کئی الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ جو عام ہونے کے باوجود لوگوں کے اذہان میں مبہم سے رہتے ہیں یعنی ان کے معانی واضح نہیں ہوتے، اسی طرح فرض اور واجب اور حق بھی ابہام کا شکار الفاظ ہیں، اس بات کا علم بھی مجھے ایک مجلس میں ہوا کہ جب ایک

www.khrooj.com

فاضل شخصیت نے فرض و واجب میں فرق پر مجھ سے معلومات طلب کیں اس لئے یہاں فرض اور واجب پر بھی تھوڑی سے روشنی ڈالنا چاہوں گا

فرض اور واجب کے بارے میں کئی آرا موجود ہیں، ہمارے بعض علماء نے فرض اور واجب کو ایک دوسرے کے مترادف بتایا ہے، بعض علمائے کرام نے فرض کا درجہ واجب سے بلند بتایا ہے اور بعض نے واجب کا درجہ فرض سے اونچا لکھا ہے

پہلے فرض اور حق کے مابین تعلق کو سمجھانے کیلئے ایک مثال پیش کرتا ہوں ایک شخص نے ایک عاجر کے ہاں مزدوری کی، اس مزدوری کے بعد ایک تعلق پیدا ہوگیا، یعنی مزدور کا عاجر پر ایک ''حق'' ہوگیا کہ وہ مزدوری لے اور عاجر پر ''فرض'' ہوگیا کہ مزدوری دے، اب یہ عاجر مزدور کا ''حق'' ادا کرے گا تو اس کا ''فرض'' پورا ہوگا، کیونکہ مزدور کا حق محنت اس کی گردن پر تھا، یعنی جب حق کسی کی گردن پر ہو تو اس کا ادا کرنا فرض ہوتا ہے

فرض ایک جامع لفظ ہے، جس کی دو اقسام ہیں

(1)......فرض واجب

(2)......فرض غیر واجب

فرض واجب وہ ہے کہ جس کے ادا نہ کرنے سے انسان گنہگار اور شرعی نقطہ

www.khrooj.com

نگاہ سے مجرم ہو جاتا ہے، اور فرض غیر واجب کے ادا کرنے سے وہ قابل جزا تو ہوتا ہے لیکن اگر اسے ادا نہ کرے تو مجرم یا گنہگار نہیں ہوتا

فرضِ غیر واجب میں کئی فرائض آ جاتے ہیں، مثلاً اخلاقی فرائض، معاشرتی فرائض، رواجی فرائض وغیرہ وغیرہ

شرع شریف میں اسے ایک اور طرح سے بھی بیان کیا جاتا ہے

یعنی واجب......سنت......مستحب

آگے فرائض واجبہ کی اقسام ہیں یعنی ''واجب مشروط'' اور ''واجب غیر مشروط'' واجب مشروط زکواۃ کی طرح کے واجبات ہوتے ہیں جن کیلئے شرط ''مال'' ہے، یعنی اگر مال موجود نہیں تو واجب ساقط ہوتا ہے اور واجب غیر مشروط نماز کی طرح کے واجبات ہوتے ہیں جنہیں ہر حال میں ادا کرنا واجب ہے، اس سے آگے ان کے مقدمات ہوتے ہیں اور ان مقدمات کی اقسام اور شرائط اور مقدماتِ ماتحت اور آداب ہوتے ہیں، جنہیں یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے

اس وضاحت کے بعد عرض کروں گا کہ ہماری گردنوں پر ہمارے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہُ الشریف کے کئی طرح سے حقوق عائد ہوتے ہیں اور انہیں ادا کرنا ہمارے لئے فرض ہے اور واجب ہے، ہم ان کی عظمت کے تناظر

www.khrooj.com

میں دیکھیں گے تو ہمیں ہمارا ہر فرض فرضِ واجب نظر آئے گا، مالک کل ہمیں ان فرائض کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائیں ......آمین

میں نے اس کتاب میں ان حقوق وفرائض کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے کہ جو علمائے متقدمین نے مختلف کتب میں لکھے ہیں اور میں نے چند انتہائی ضروری مقامات کے علاوہ کہیں بھی تفصیل ودلائل کو جگہ نہیں دی کیونکہ میرے قاری دو طرح کے ہیں، ایک علماء ہیں اور دوسرے مومنین ہیں علما کرام کیلئے دلائل لکھنے کی ویسے بھی ضرورت نہیں تھی کیونکہ انہوں نے سارے حقوق وفرائض کتب غیبت اور کتب ماخذ میں دیکھے ہوں گے اور عام مومن تو صرف عمل کرنا چاہتا ہے وہ تو واضح اور مختصر حکم چاہتا ہے، اسے دلائل کی ضرورت نہیں ہوتی، اس لئے دلائل لکھنا کتاب کی ضخامت میں اضافہ کرنے کے علاوہ کچھ نہیں تھا

آخر میں ان بھائیوں کا شکریہ ادا کروں گا کہ جنہوں نے میری توجہ اس طرف مبذول کروائی یعنی سید ذوالفقار علیؑ نقوی آف علی پور، سید مجاہد حسینؑ نقوی اور سید مظہر عباسؑ موسوی صاحب، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اسی طرح میرے بعض معاون ہیں مثلاً عزیزی مہتاب حرا ذفر، علیؑ رضا، بلال حسینؑ اور ان کے ساتھی، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں

www.khrooj.com

نے میرے ساتھ بہت زیادہ تعاون کیا ہے، میرے مالک پاک علیہ الصلوات والسلام کا فرمان ہے کہ جس نے مخلوق کا شکریہ ادا نہیں کیا، اس نے خالق کا شکریہ بھی ادا نہیں کیا، اس لئے یہ سپاس گزاری ضروری تھی

آخر میں سر بہ سجود ہو کر میں اپنے مالک ازل عجل اللہ فرجہ الشریف کا شکرادا کروں گا کہ انہوں نے مجھے اس سعادت پر موفق فرمایا ہے کیونکہ مقولہ ہے کہ بادشاہ خدمت کرنے دے تو یہ بادشاہ کا احسان ہے نہ کہ خدمت کرنے والے کا میرا مالک ازل عجل اللہ فرجہ الشریف اگر چاہتا تو یہی کام کسی سے بھی لے سکتا تھا مگر انہوں نے مجھے یہ موقعہ دے کر احسانِ عظیم فرمایا ہے

جعفر نقوی

............☆☆............

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اول

حقوق و فرائض عمومی

www.khrooj.com

اے میرے مکرم بھائیو!

اس دور میں اس بات کی کمی محسوس کی جاتی ہے کہ لوگوں کو حقوق امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں کوئی ایجوکیٹ کرنے والا نہیں ہے اور جو لوگ مجالس میں ان کا ذکر کرتے بھی ہیں تو ان کے جانے کے بعد کسی کو کوئی بات یاد تک نہیں رہتی ہے، اسی بات کو دیکھتے ہوئے میرے چند احباب نے فرمایا کہ میں حقوق کی ایک مختصر فہرست لکھوں، جس میں اتنی زیادہ تفصیل نہ ہو کہ آدمی کی یاداشت پر زیادہ بوجھ بنے، اس لئے میں نے ایک اجمالی سا خاکہ تیار کیا ہے تاکہ اگر کوئی شخص اپنے امام زمانہ علیہ الصلوات والسلام کو راضی کرنا چاہتا ہے تو اسے یہ فہرست ایک گائیڈ کا کام دے، کیونکہ اللہ نے جتنے حقوق واجب اور فرض فرمائے ہیں، ان میں سب سے اہم حقوق زمانے کے امام کے ہوتے ہیں، انسان باقی آئمہ اطہار علیہم الصلوات والسلام کا چاہے عارف کامل بن

جائے تو بھی زمانے کے امام کے حقوق کی ادائیگی کے بغیر اسے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی ، دورغیبت میں امام زمانہ علیہ الصلوات والسلام کے پورے عالم انسان پراور خصوصاً مومنین عظام پر کئی طرح کے حق واجب ہیں

اصطلاح شریعت میں ادائیگیءِ حقوق ایک فرض ہوتا ہے اور یہ بھی ہے کہ ہر صاحب حق کے کچھ آداب ہوتے ہیں، اور ہر فریضہ کی ادائیگی کے بھی کچھ آداب ہوتے ہیں، پہلے یہ عرض کرنا مناسب ہوگا کہ آخر ہمارے امام زمانہ علیہ الصلوات والسلام کے ہم پرحقوق کن حوالوں سے واجب ہیں

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم پر جوشہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے احسانات ہیں ان کا شمار کرنا ممکن نہیں لیکن پھر بھی چند ایک کی طرف اشارہ کافی سمجھتا ہوں

(1) ہمارے مالک مطلق عجل اللہ فرجہٗ الشریف پوری زمین کیلئے وجہِ حفظ وامان ہیں اس لئے بھی ان کے حقوق مخلوق کی گردن پر ہیں

(2) وہ ہمارے ہی زمانہ کے امام ہیں اور قیامت کے روز ہمیں انہی کے نام سے پکارا جانا ہے، اس لئے بھی ان کے ہم پرحقوق عائد ہوتے ہیں

(3) وہ دستار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں، اس حیثیت سے بھی ان کے حقوق ہم پر عائد ہوتے ہیں

(4) وہ عہدۂ نیابت اِلٰہیہ کے مالک ہیں، اس حیثیت سے بھی ان کے

حقوق ہم پر عائد ہوتے ہیں

(5) وہ خاتم الاوصیاء ہیں، اگر کسی امام سے صلہ رحمی کرنا ہوتو انہی سے صلہ رحمی کرنا ہی واجب اول ہے، اس حیثیت سے بھی ان کے حقوق ہم پر عائد ہوتے ہیں

(6) وہ روئے زمین پر موجود جملہ سادات کے (Tribe Chief) ٹرائب چیف بھی ہیں، یوں حق سادات کے حوالے سے بھی ان کے حقوق ہیں

(7) جملہ مظلومین ومحرومین کے منتقم حقیقی اور ثائر بھی یہی ہیں، اس حوالے سے بھی ان کے حقوق ہیں

(8) روئے زمین پر موجود جملہ مخلوق سے مقدس ومطہر شخصیت ہونے کے ناطے سے بھی ان کے حقوق ہیں

(9) روئے زمین پر موجودہ مخلوق سے معمر اور بزرگ بھی یہ شہنشاہ ہیں کیونکہ بڑوں کے حقوق بھی تو ہوتے ہیں اور بوجہ عمر احترام کرنا واجب شرعی ہے، اس حوالے سے بھی ان کے کچھ حقوق ہیں

(10) وہ نعمات اِلٰہی کا مبدہ ومخزن بھی ہیں اور انسان پر ابر نعمت بار ہونے کی حیثیت سے بھی ان کے حقوق ہم پر عائد ہوتے ہیں

(11) وہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہمارے حاکم شرعی بھی ہیں، لہٰذا اس

حیثیت سے بھی ان کے حقوق ہم پر عائد ہیں

(12) ساری روئے زمین پر موجودگان کے نجات دہندہ بھی یہی ہیں، اس ناطے سے بھی ان کے کچھ حقوق ہیں

(13) ہمارا مستقبل انہی سے وابستہ ہے اور وہ پوری انسانیت کے نجات دہندہ ہیں، اس لئے بھی ان کے کچھ حقوق ہم پر عائد ہوتے ہیں

(14) کلام اِلٰہی میں ہے" قل لا اسئلکم...... " لہٰذا بفرمان توحید و رسالت ادائیگیءِ اجر رسالت کے ضمن میں بھی ان کے حقوق ہم پر عائد ہوتے ہیں

(15) وہ اہدیٰ عصر ہیں اور وہی راہِ دنیا و آخرت دکھاتے ہیں، اس حوالے سے بھی ان کے حقوق ہیں، جو ہم پر ادا کرنا واجب ہیں

(16) اجر رسالت سے اجر امامت و ہدایت پر بھی استنباط ہوتا ہے بعض حقوق اس حوالے سے بھی واجب ہوتے ہیں

(17) مظلوم ہونے کے ناطے سے بھی ان کے کچھ حقوق ہم پر عائد ہوتے ہیں کیونکہ نصرتِ مظلوم واجب ہے

(18) شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہمارے محبوب حقیقی بھی تو ہیں اور ہم ان کے محبّ ہیں، تو اس محبت کے حوالے سے بھی کچھ حقوق عائد ہوتے ہیں

(19) وہ ہمارے بلا واسطہ مالک مطلق ہیں اور ہم ان کے عبد مملوک ہیں تو

کچھ حقوق اس حوالے سے ہم پر عائد ہوتے ہیں

(20) ہمارے ہزاروں اغراض ومقاصد کی تکمیل انہی سے وابستہ ہے اور شب وروز ہم ان کے محتاج ہیں تو کچھ حقوق اس ناطے سے عائد ہوتے ہیں

(21) امام مظلوم علیہ الصلوات والسلام کے ولیِ شرعی ہونے کی وجہ سے بھی ان کے بعض حقوق عائد ہوتے ہیں کیونکہ پرسہ داری اور تعزیت ولیِ شرعی سے ہی کی جاتی ہے...... الغرض ہزاروں لاکھوں حوالوں سے ان کے حقوق و آداب وفرائض پوری مخلوق پر عائد ہوتے ہیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مومنین کے حقوق بیان فرمائے تو ایک طویل فہرست ان حقوق کی بیان فرمائی، یعنی وہ حقوق جو مومنین کے مابین ایک دوسرے پر عائد ہوتے تھے، پھر آخر میں فرمایا کہ یہ مت سمجھنا کہ تمام حقوق مومنین ہی کے ہیں اور ہمارا (محمد وآل محمد علیہم الصلوات والسلام کا) کوئی حق ہے ہی نہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مومن کے جو حقوق تم پر واجب ہیں وہ ہماری وجہ سے واجب ہیں، تم اس سے خود استنباط کرنا کہ جب مومن بھائی کے یہ حقوق ہیں تو ان کے حقوق کیا ہوں گے کہ جن کی ولایت کے اقرار کے بغیر کوئی شخص مومن ہو ہی نہیں سکتا

حقوق الاخوان کی فہرست دیکھنے کے بعد ہمیں یہ سوچنا لازم ہے کہ جب

مومن کے یہ حقوق ہیں تو جو سادات کرام آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ان کے کیا حقوق ہوں گے؟، پھر جب سادات کے یہ حقوق ہیں تو سید السادات شہنشاہ امام عصر عجل اللہ فرجہ الشریف اور خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اوصیا علیہم الصلوات والسلام کے کیا حقوق ہوں گے؟، یعنی چھوٹے حق سے بڑے حقوق پر استدلال کر کے درست راہیں متعین کی جا سکتی ہیں

فرمانِ معصوم ہے کہ جو کسی مومن بھائی کو بے یار و مددگار چھوڑ دیتا ہے کل وہ اس کے قاتلوں میں محشور ہوگا یعنی ......الخاذل اخی القاتل چھوڑ جانے والا قاتل کا بھائی ہے، تو جو اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور دیگر آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام کی نصرت سے دست کش ہو جائے، وہ کون ہوگا؟

فرمان ہے کہ الراضی کشریك جو شخص کسی کے اچھے یا برے فعل پر راضی ہے وہ اس کے فعل میں برابر کا شریک ہے، اب آپ خود سوچیں کہ جو ظالمین کے ظلم پر راضی ہے، ظالمین کے اقتدار اور غصب حکومت پر راضی ہے، اس کا افسوس کرنا تو کجا اس اقتدار میں شرکت کا خواہاں ہے، وہ کون ہوگا؟

فرمان ہے کہ اگر کسی مومن پر مشرق میں ظلم ہوتا ہے اور مغرب کا ایک شخص اس ظلم یا قتل یا زیادتی کو سن کر افسوس نہیں کرتا یا خاموشی اختیار کرتا ہے اور

www.khrooj.com

دل سے اس فعل کو برا نہیں سمجھتا یا اس ظلم پر آہِ سرد نہیں بھرتا، وہ اس ظلم و زیادتی میں شریک تصور ہوگا

تو جو اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف پر ہونے والے مظالم، ان کی جلا وطنی، ان کی غیبت، ان کے حزن وملال، ان کی گریہ وزاری پر افسوس نہیں کرتا، جو ان کے حق اقتدار وحکومت کو ظالمین اور اغیار کے تصرف میں دیکھ کر دل میں دکھ محسوس نہیں کرتا، وہ کون ہے؟ اور جو خود اس غاصبانہ اقتدار میں شریک بھی ہونا چاہے اور ذاتی ودنیاوی وجاہت کیلئے سب کچھ بھول جائے وہ کون ہے؟

حدیث صحیح میں ہے کہ دورانِ سفر اگر ایک مومن رفع حاجت کو بیٹھ جائے اور دوسرا اس کی پرواہ کئے بغیر سفر جاری رکھے اور یہ کہے کہ وہ ملحق ہو جائے گا اور وہ اتنی دور چلا جائے کہ نظروں سے اوجھل ہو جائے تو اس بے پرواہی کی وجہ سے وہ ملعون ہو جاتا ہے...... اور اگر اس مومن بھائی کے ساتھ کوئی حادثہ یا ظلم کا واقعہ پیش آ جاتا ہے تو اس دور جانے والے کو کل ان ظالمین کے جرم میں شریک تصور کر کے فرد جرم عائد کر کے سزا دی جائے گی اور وہ ظالمین کے ساتھ سزا میں حصہ دار ہوگا

اب خود سوچیں کہ جو شخص اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی پرواہ نہیں کرتا اور

کہتا ہے کہ کوئی بات نہیں وہ آ جائیں گے، ہمیں فکر نہیں کرنا چاہیے، یہ شخص کون ہے؟

فرمان ہے کہ جو شخص مومن بھائیوں سے زیادہ اگر اپنی ذات پر خرچ کرتا ہے تو مومن ہو ہی نہیں سکتا اور جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پر خرچ کرنے سے اپنی ذات پر زیادہ خرچ کرتا ہے وہ کون ہے؟

بس اس طرح سے مومنین کے حقوق کی فہرست دیکھتے جائیں اور استنباط کرتے جائیں تو منزلِ حق مل جائے گی، اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حقوق کی فہرست آپ کو حاصل ہو جائے گی

میں ان حقوق کی وہ فہرست پیش کر رہا ہوں کہ جو علماء وعرفائے متقدمین نے تیار فرمائی ہے اور ایک ایک حق کے اثبات میں احادیث وآیات و دلائل عقلی ونقلی وشرعی پیش کئے ہیں، میں ان احادیث ودلائل کو ترک کر کے ان کا خلاصہ پیش کرتا ہوں، اگر کسی شخص کو ان میں سے بعض حقوق پر دلائل درکار ہوں تو وہ علمائے ماسلف کے کتب غیبت میں تکالیف عباد کے باب میں خود تلاش کر سکتا ہے، خصوصی طور پر علامہ سید محمد تقی موسوی کی کتابِ مستطاب مکیال المکارم فی فوائد الدعا للقائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے مجلدات دیکھے، العبقری الاحسان، بحار الانوار جلد 13، غیبت طوسی، غیبت لقمانی،

اور اکمال الدین شیخ صدوق وغیرہ میں ان حقوق پر مکمل دلائل اور قرآنی آیات اور احادیث دیکھ سکتا ہے، میں تو صرف فہرست پیش کر رہا ہوں میں سب سے پہلے وہ حقوق لکھنا چاہتا ہوں کہ جو بحیثیت رعیت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے جملہ مومنین پر اجتماعی یا انفرادی طور پر مشترکہ عائد ہونے والے حقوق ہیں، ان حقوق میں ہر صاحب ایمان شامل ہے، ان حقوق کی ادائیگی کی توفیق ربِ ذوالجلال جملہ مومنین و مومنات و مسلمین کو عطا کرے

فرض نمبر 1 ...... ﴿معرفت حاصل کرنا﴾

شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا پہلا حق معرفت ہے یعنی ان کی معرفت حاصل کرنا پوری انسانیت پر واجب ہے اور امام کی معرفت حاصل نہ کرنے کی صورت میں جاہلیت کی موت مرنا ہوگا، معرفت کے کئی شعبے ہیں مثلاً

1 ......شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حسب ونسب کی معرفت

2 ......ان کے فضائل ومناقب وخصائص واختیار کی معرفت

3 ......ان کے امتیازی صفات وعلاماتِ امامت وحجت کی معرفت تاکہ کوئی جھوٹا مدعی اغوا نہ کر سکے

4 ......ان کے حقوق وفرائض وآداب کی معرفت، تاکہ ادائیگیِ حقوق و فرائض کے ساتھ سوئے ادبی کا ارتکاب بھی نہ ہو

5...... ان کے اس حق عظیم کی معرفت کہ جس کی وجہ سے وہ مولا و مالک ثابت ہوتے ہیں اور ہم غلام ثابت ہوتے ہیں، گویا آدابِ غلامی کی معرفت ہی ولایت کے حق عظیم کی معرفت ہے، کیونکہ ہم ان کی ملکیت ہیں، وہ مالک ہیں، جیسے ہمارے زرخرید جانور ہمارے لئے ہوتے ہیں، بالکل اسی طرح ہم اپنے مالک مطلق کیلئے ہیں، وہ ہماری گردن کے مالک ہیں

فرض نمبر 2...... ﴿ادب واحترام کرنا﴾

ان کی ذات، متعلقات، منسوبات، ذکراور اسماء کا ادب واحترام

یعنی ان کی ذات کے احترام کا خیال رکھنا، اس ذات سے تعلق رکھنے والی چیزوں کا احترام کرنا، اور جو چیز ان سے منسوب ہو جائے چاہے وہ ایک کاغذ کا ٹکڑا یا خاک کا ذرہ ہی کیوں نہ ہو، اس کا بھی احترام وتعظیم بجالانا واجب ہے

ان کے نام پاک کا احترام کرنا اور القاب مقدسہ کو پڑھنے، سننے اور ادا کرنے میں ادب واحترام کا خیال رکھنا فرض ہے، کیونکہ فرمان ہے کہ

☆لا یذکرہ المومن الا بالقابہ...... مومن اس ذات پاک کا ذکر بوجہ احترام القاب سے کرتا ہے اور احتراماً یا تعظیماً نام پاک نہیں لیتا ہے

یہ بات ویسے تو جملہ پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کیلئے واجب ہے، خصوصاً

شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف **اور خاندان تطہیر کی پاک مستورات مخدرات عصمت** صلواۃ اللہ علیہن **کیلیئے زیادہ تاکید سے عائد ہے**

ویسے بھی شرفاء کا یہ دستور ہے کہ خاندان کے بزرگوں اور محترم مستورات کا نام لینا بے ادبی تصور کرتے ہیں اور احترام وادب کی وجہ سے نام کی بجائے رشتوں کے حوالے سے ذکر کرتے ہیں اور اعزازی واکرامی اضافتیں اور الفاظ بھی ضرور ساتھ لگاتے ہیں مثلاً ''والد صاحب'' نے یہ فرمایا لفظ ''والد'' رشتہ ہے اور ''صاحب'' اعزازی واکرامی اضافت ہے اسی طرح ''امی جان نے فرمایا'' امی رشتہ ہے اور ''جان'' اعزاز ہے اسی طرح یہ بھی کہتے ہیں ہمشیرہ صاحبہ نے یہ کہا تو لفظ ہمشیرہ رشتہ ہے اور ''صاحبہ'' اعزازی واکرامی لفظ ہے، اس طرح کا اندازِ بیان مہذب معاشرے کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے

ساتھ ہی واحد کی بجائے جمع کے صیغے استعمال کرنا بھی تہذیب کا حصہ ہے کیونکہ جب محترم ہستی کا ذکر ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ دادا مرحوم فرماتے تھے حالانکہ وہ ایک شخص تھا، اس لئے یوں کہا جاتا کہ دادا مرحوم فرماتا تھا مگر یہ طرزِ بیان گستاخانہ اور غیر مہذب شمار ہوتا ہے، یاد رکھنا چاہیے کہ الفاظ کے انتخاب میں تہذیب یافتہ الفاظ کا استعمال ضروری ہوتا ہے

www.khrooj.com

مثلاً کسی بزرگ نے کسی سے کچھ کہا تو پھر اس کو کوئی طرح سے بیان کیا جا سکتا ہے

1......اس نے یہ کہا تھا، 2......وہ یہ کہتا تھا، 3......انہوں نے یہ کہا تھا

4......وہ یہ کہتے تھے، 5......انہوں نے یہ فرمایا تھا، 6......وہ یہ فرماتے تھے

تو یہ آخری فقرے وہ ہیں کہ جن میں ادب واحترام کے تقاضے پورے کیئے گئے ہیں

اسی طرح مکالماتی گفتگو میں مراتب کا لحاظ کرنا بھی مہذب طرزِ بیان میں ضروری ہوتا ہے مثلاً فلاں شخص نے اپنے مولا کی خدمت میں یہ عرض کیا تو انہوں نے فرمایا، یعنی کم مرتبہ والے کیلیئے لفظ عرض ہوتا ہے اور بڑے مرتبہ والوں کیلیئے فرمان ہوتا ہے، ایسے کئی اسلوبِ بیان ہیں جو مہذب معاشرے میں حسن کلام اور تہذیب یافتہ ہونے کا ثبوت ہوتے ہیں، انہی اصولوں کو سامنے رکھ کر پورے پاک خاندان تطہیر علیہم الصلوات والسلام کا ذکر کرنا لازم ہے، اس کے دو فائدے ہوں گے

1......ان پاک ذوات کا ذکر خیر ان کے شایان شان ہوگا

2......انسان خود بھی ایک سلجھا ہوا مہذب شخص مانا جائے گا

www.khrooj.com

فرض نمبر 3 ...... ﴿محبت کرنا﴾

اپنے مولائے ممکنات عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی محبت کا اہتمام کرنا بھی داخل فرائض ہے، کیونکہ انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کی محبت کا ہر طرح سے اہتمام کرتا ہے، ماحول، فضا، در و دیوار، حجر و شجر وانہار ہر چیز کو محبوب کی یادگار سے عبارت کرتا ہے، جلوت وخلوت میں اس کی یاد سے غافل نہیں ہوتا، یہی محبت کی پہچان ہے، یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اس پاک ذات سے محبت کرنا کئی طرح سے واجب ہے مثلاً

نمبر 1 ...... یہ حقیقت ہے کہ حکم خدا ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی محبت واجب ہے کیونکہ یہ اجر رسالت ہے، فرائض معاف ہو جاتے ہیں مگر اجر معاف نہیں ہوتا، اور نہ ہی کسی بھی حالت میں ساکت ہوتا ہے

نمبر 2 ...... ان کی محبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چہاردہ معصومین علیہم الصلوات والسلام کی محبت کا مجموعہ ہے، اس لئے بھی واجب ہے

نمبر 3 ...... ان کی محبت ہی اللہ کی محبت قرار پائی ہے، حُبّہٗ حُب الله کا فرمان ثابت کرتا ہے کہ انہی کی محبت اللہ کی محبت ہے

نمبر 4 ...... ان کی محبت کے بغیر قبولیت اعمال محال ہے اور اعمال کی وجہ سے نجات پانا ناممکن ہے، لہٰذا ان کی محبت ہی پر نجات کا دارومدار ہے

نمبر 5...... انسان ہر اس ہستی سے محبت کرتا ہے جو اس پر احسان کرے، یعنی محسن سے محبت فطری چیز ہے، اور لیلۃ القدر کی تفسیر میں بہت سی احادیث سے ثابت ہے کہ لیلۃ القدر میں جملہ نعمات جو عالم انسان کو ملتی ہیں وہ انہی کے ید باسطہ سے جاری ہوتی ہیں، ہمارا رزق، صحت، سلامتی، حیات، اور اولاد وغیرہ کے احکام ملکوت آسمان سے اسی ذات اقدس عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی بارگاہ میں لاتے ہیں اور یہیں سے پورے سال کے احکام جاری ہوتے ہیں

فرض نمبر 4......﴿تحبیب کرنا﴾

تحبیب کرنا بھی داخل فرائض ہے، یعنی لوگوں میں اس طرح اپنے محبوبِ حقیقی شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا ذکر کرنا کہ لوگوں کے دلوں میں بھی ان کی محبت پیدا ہو جائے، اور انسان کا یہ فعل دوسروں کیلئے نجات بخش بن جائے، جیسا کہ احادیث و آیاتِ مقدسہ میں بارہا وارد ہوا ہے کہ جس نے ایک شخص کو حیات بخشی گویا اس نے پوری مخلوق کو زندہ کیا ہے

اور یہی تحبیب ہی اس کی تعبیر و تفسیر اولیٰ ہے، جو شخص کسی ایک شخص کو بھی صاحب محبت و ولایت بنا لیتا ہے وہ بروز حکومت اِلٰہی اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے سے انوار کی کرنیں عرصہءِ اجتماع کو جگمگا رہی ہوں گی، اس

کے لاتعداد فضائل ہیں جو دیگر کتب ماخذ میں دیکھے جا سکتے ہیں، تحبیب کفارۂ ذنوب بھی قرار پائی ہے کہ اس سے انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، تحبیب سے محبوب کی محبت کے حق کی ادائیگی بھی ہوتی ہے اور تحبیب سے حق غلامی بھی ادا ہوتا ہے

اپنے کردار اور حسن سلوک سے تحبیب کرنا چاہیے، اپنے اقوال اور احسان سے تحبیب کرنا چاہیے، مال و دولت کو خرچ کر کے تحبیب کرنا چاہیے، بار بار مولائے کائنات عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا ذکر کر کے تحبیب کرنا چاہیے، اور مالک مطلق ذات عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے احسانات کا ذکر کر کے تحبیب کرنا چاہیے

فرض نمبر 5......﴿انتظارِ فرج﴾

دور غیبت میں ایک فریضہ شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے ظہور و خروج کا انتظار ہے، کتب غیبت میں فضائل انتظار اور اہمیت انتظار اور فضائل منتظرین پر مبنی سینکڑوں احادیث و فرامین و آیات موجود ہیں اور حدیث سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ظہور کے انتظار کو امت کا افضل ترین عمل قرار دیا گیا ہے، انتظار کی تعبیرات و معانی کئی ہیں مثلاً

ہم ایک نظام عدل و قسط کے منتظر ہیں، اس حکومت کے منتظر ہیں جو جملہ

بدکرداریوں کا قلع قمع کرنے والی ہے، اس وجہ سے ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم اس طرح انتظار کریں کہ اس نظام کے نفاذ کے وقت ہمیں خود تہہ تیغ نہ ہونا پڑے، یعنی قبل از وقت اپنی اصلاح کر کے اس آنے والے نظام کے قوانین جو ہمیں معلوم ہوں ان کے ماتحت زندگی گزاریں، جس کے بارے میں ہمیں معلوم ہے کہ یہ برائی ہے، اسے ترک کرنا لازم ہے، اور جس کے بارے میں ہمیں معلوم ہے کہ یہ اچھائی ہے، اس پر عمل کرنا چاہیے اگر ہم نیکیوں کو نہ بھی اپنا سکیں تو کوئی حرج نہیں، لیکن ترک معصیت لازم و واجب ہے، لیکن یہ یاد رہے کہ واجبات شرعی کو ترک کرنا بھی معصیت ہے، اس لئے نمازِ فریضہ، روزہ فریضہ اور دیگر واجبات کو ادا کریں، اگر نوافل رہ جائیں تو کوئی حرج نہیں

انتظار کو ایک اور طرح سے دیکھیں

اگر کسی گورنمنٹ ملازم کو معلوم ہو جائے کہ اس کی کارکردگی کی جانچ پڑتال کیلئے آڈٹ ٹیم آنے والی ہے تو وہ اس ٹیم کے آنے سے پہلے اپنے کاغذات کو درست کر لیتا ہے، پھر انتظار کرتا ہے، چونکہ ظہورِ شہنشاہِ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف بھی ایک طرح سے حساب کا دن ہے، آڈٹ کا دن ہے، اس لئے اعمال کے کاغذات کو اس دن سے پہلے درست کر کے پھر اطمینان

سے انتظار کریں، ورنہ آنے والا دن خیر سے نہیں گزرے گا

ایک اور تمثیل سے انتظار کو سمجھیں

ایک آدمی نے قافلہ کے ساتھ زیارات پر جانا ہو اور سالارِ قافلہ کا ٹیلی فون آجائے کہ وہ فلاں دن کو پہنچ رہا ہوں تم انتظار کرنا، اب یہاں انتظار کا مطلب ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا نہیں بلکہ سفر کی مناسبت سے تیاری کرنا ہے، موسم کے لحاظ سے لباس اور زادِ سفر اور دیگر ضروریات کی چیزوں کو مہیا کرنا ہی انتظار ہے، لہٰذا ہمیں شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے دین حق کے نفاذ کیلئے تیار رہنا ہے تو اس کی مناسبت سے پہلے ہر چیز مہیا کرنا لازم ہوگی، ایک اور مثال دیکھئے

ایک شخص کو صدرِ مملکت پیغام بھیجتا ہے کہ وہ شخص فلاں دن انتظار کرے میں بمعہ وزراء و روساء اس کے ہاں آرہا ہوں

وہ شخص پورا ایک ماہ راہ پر بیٹھا رہے اور کوئی کام نہ کرے تو کیا اس نے مفہوم انتظار کو درست سمجھا ہے، ہرگز نہیں، کیونکہ یہاں انتظار کا مفہوم اس صدرِ مملکت کے شایانِ شان اسبابِ رہائش و خورد و نوش کو مہیا کرنا ہے، تاکہ جب وہ یہاں پہنچیں تو ہر چیز پہلے سے تیار و مہیا ملے، مکان، بستر، کھانا، مشروبات، فرنیچر غرض ہر چیز اس کے سٹیٹس کے مطابق پہلے ہی سے

تیار رہو

بالکل اسی طرح ہمیں بھی انتظار کرنا چاہیے کیونکہ ہم دعا کر کے گویا اپنے شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو دعوت دیتے ہیں کہ ہمارے ہاں تشریف لائیں، اب اگر وہ تشریف لائیں اور ہمیں اس حال میں دیکھیں کہ نہ لباس درست ہے، نہ غذا درست ہے اور جسم غلیظ ہو تو پھر نتیجہ کیا نکلے گا

گویا انہیں خود بلا کر ان کے دشمنوں کی توہین کرنے کے مترادف نہیں ہے تو اور کیا ہے

مثلاً وہ تشریف لائیں اور ہمارے پاس کوئی مکان شرعی نقطہ نگاہ سے پاک نہ ہو، کوئی بستر شرعی نقطہ نگاہ سے پاک نہ ہو، کوئی برتن شرعی نقطہ نگاہ سے پاک و مخمس و مذکیٰ نہ ہو، تو پھر کیا ہو گا؟ وہ ہم سے ایک گلاس پانی طلب فرمائیں اور ہمارے پاس ان کے شایانِ شان کوئی گلاس ہی موجود نہ ہو تو پھر بلانا اور دعوت دینا ایک مذاق سے زیادہ کیا حیثیت رکھتا ہے؟، اس لئے ہمیں پہلے مال و اسباب پاک کرنا چاہیے، لباس وسلیقہ درست کرنا چاہیے، پھر ان کیلئے بستر اور سامانِ خورد ونوش پاک و پاکیزہ مہیا کرنا چاہیے، تاکہ جب وہ تشریف لائیں تو ہمیں ابدی شرمندگی نہ اٹھانا پڑے، الغرض انسان کو زندگی میں مختلف انتظاروں سے سابقہ پڑتا ہے بس انہیں کو

دیکھ کر مفہوم انتظار اخذ کرنا چاہیے، اس لئے تو کہتے ہیں کہ

☆الانتظار اشد من الموت

انتظار موت سے زیادہ دشوار چیز اور پر از صعوبت شے ہے، اب خود سوچیں کہ جو چیز موت سے زیادہ دشوار ہے تو اس کیلئے کچھ نہ کچھ تکالیف بھی برداشت کرنا پڑیں گی ،اور تیاری بھی کرنا ہی پڑے گی

فرض نمبر 6......﴿اِظهار الشوق اِلیٰ لِقائِه﴾

یہ بھی فریضہ ہے یعنی ان کی زیارت کے اشتیاق کا اظہار کرنا

شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے عرض کرنا کہ ہم اس مہجور محبّ کی طرح آپ کی زیارت کو ترس رہے ہیں کہ جس کا محبوب بہت مدت سے اس سے جدا ہو، ہمیں چاہیے کہ ایسے اعمال وادعیہ (دعائیں)، اوراد یا وظائف تلاش کریں کہ جن سے محبوبِ حقیقی عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے رخ انور کے زیارت سے مشرف ہوسکیں ،اسی لئے حدیث ہے کہ دورغیبت کے مومنین کی کیفیت جناب یعقوب علیہ السلام جیسی ہوگی ، کہ وہ کس طرح جناب یوسف علیہ السلام کی زیارت کے مشتاق تھے ،اور دیگر حضرات کی کیفیت برادران یوسف علیہ السلام کی طرح ہوگی ، وہ مومنین سے کہیں گے کہ اتنا اداس اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اللہ جب چاہے گا وہ آجائیں گے ،تم خود کو ہلاکت میں

نہ ڈالو وغیرہ وغیرہ

بس یہی اپنے اور غیر کی واحد پہچان ہے اور یہ یقین رکھنا چاہیے جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے ''مَن طَلَبَنِی وَجَدَنِی'' جورات دن زیارت یا دیدار کا مشتاق رہتا ہے، دعا کرتا ہے تو وہ مقصد کو پالیتا ہے، اس کا ثبوت وہ کتابیں ہیں جو کئی کئی جلدوں پر مبنی ہیں کہ جن میں ان خوش نصیب لوگوں کے واقعات درج ہیں کہ جنہیں شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی زیارت کا اعزاز حاصل ہوا ہے

فرض نمبر 7 ......﴿یکون المومن محزوناً و مغموماً لِفراقِهٖ ﴾

یہ بھی فریضہ ہے کہ مومن اپنے آقا و مولا شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے ہجر وفراق میں محزون ومغموم رہے، جیسے کوئی محبّ اپنے محبوب کی فرقت وجدائی میں اداس رہتا ہے، تڑپتا رہتا ہے، اسی طرح ہمارا فریضہ ہے کہ ہم اپنے محبوب حقیقی کا انتظار کریں اور غیبت کی وجہ سے جو ہمیں محبوب حقیقی سے فراق وہجر ملا ہے، اس کی وجہ سے بیقرار رہیں

فرض نمبر 8 ......﴿البکا والابکا والتباکیٰ علیٰ فِراقِهٖ﴾

یہ بھی دورِ غیبت کے مومنین کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے ہجر وفراق میں خود بھی گریہ کریں، اور واقعات غیبت وہجر

www.khrooj.com

محبوب سنا کر دوسروں کو رلائیں ، اور جو رونہ سکے تو رونے والوں جیسی شکل ضرور بنائے ، کیونکہ اس کی بھی وہی فضیلت ہے کہ جو بکا علی الحسینؑ علیہ الصلوات والسلام کی فضیلت ہے

فرض نمبر 9...... ﴿قیام عزا و دعا﴾

شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے حق کی ادائیگی کی نیت سے عزاداری اور دعائے تعجیل فرج کرنا بھی فرض ہے

ویسے تو پوری دنیا میں امام مظلوم علیہ الصلوات والسلام کی عزاداری کا انعقاد بلا تفریق مذہب وملت ہوتا ہے، مگر اس نیت سے بھی عزاداری کا انعقاد ہونا چاہیے کہ ہم اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا جو حق عظیم ہم پر ہے اسے ادا کر رہے ہیں ، کیونکہ جملہ مظلومین علیہم الصلوات والسلام کے ولی شرعی اور صاحب صف عزا و ماتم بھی یہی ہیں ، اور وارثِ شہداء علیہم الصلوات والسلام بھی یہی ہیں

پھر یہ بھی ہے کہ اگر حاکم وقت کا کوئی عزیز شہید ہو جائے تو اس کا حق حاکمیت یہ بھی ہوتا ہے کہ اس سے تعزیت کی جائے اور عرض کیا جائے کہ ہمیں آپ کو پہنچنے والے صدمے کا بہت افسوس ہے، ہم اس دکھ میں آپ کے ساتھ شریک ہیں ، خدا کرے آئندہ تمہیں کوئی صدمہ درپیش نہ آئے

بس انہی خیالات کا اظہار ہمیں اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے

www.khrooj.com

کرنا ہے اور ثابت کرنا ہے کہ اس دکھ میں ہم آپ کے ساتھ شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ آپ پر ہونے والے مظالم کا جلد انتقام ہو اور آپ کے منتقم ہاتھوں ہی سے یہ کام انجام پائے، اور آپ ہمیں یہ روز انتقام ہماری زندگی میں دکھا دیں، اور صدیوں سے بہنے والے اشکوں میں سے ایک ایک اشک کا فرداً فرداً ازالہ اور حساب ہو......آمین

عزاداری کو جملہ معصومین علیہم الصلوات والسلام کا حق سمجھ کر اور خصوصاً اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا حق سمجھ کر ادا کرنا بھی فریضہ اخیار المومنین ہے

فرض نمبر 10 ...... انعقادِ عزا در نیابت

شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نیابت میں عزاداری کرنا بھی ایک فریضہ ہے...... ایک تو ہم عزاداری کا انعقاد اپنی طرف سے کرتے ہیں، ایک خاندانِ تطہیر علیہم الصلوات والسلام کے حق کی ادائیگی کی صورت میں کرتے ہیں، مگر ایک فریضہ یہ بھی ہے کہ بعض مجالسِ عزا و بکا خود شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نیابت میں منعقد کروائیں

جیسا کہ دیگر اعمال صالحہ کے بارے میں آئندہ آئے گا کہ انہیں نیابت شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف میں ادا کرنا فریضہءِ غیبت ہے اور اس مجلس میں ماتم وعزا کے ساتھ آخر میں دعائے تعجیل فرجِ آل محمد علیہم الصلوات والسلام

www.khrooj.com

کریں اور رب ذوالجلال والاکرام سے گریہ وزاری کے ساتھ دعا کریں کہ تو ہمارے مولا شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو ابدی مسرتیں نصیب فرما، ان کے ہاتھوں سے ان کے اجداد طاہرین علیہم الصلوات والسلام کے تشنۂ تکمیل انتقام کو مکمل فرما

فرض نمبر 11 ...... ﴿ دعائے تعجیل فرج ﴾

محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم الصلوات والسلام کے مصائب و آلام کے خاتمے کی دعا کرنا بھی فریضہ ہے، کیونکہ غم و مصائب کا خاتمہ ظہور و خروجِ امام منتقم عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ وابستہ ہے، اس لئے ان کے ظہور و اقتدار و انتقام کی دعا کرنا بھی دعائے تعجیل فرج کے ضمن آتا ہے اور خود شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دست مبارک کی تحریر فرمودہ توقیع مقدس میں بھی اس کی تاکید ہوئی ہے حکم ہے

واکثروا الدعا بتعجیل الفرج فان ذلك فرجكم (احتجاج طبرسی، مکیال المکارم)

تم کثرت سے دعائے تعجیل فرج وکشائش کرو کیونکہ اسی میں تمہاری (مومنین کی) کشائش و فراخی وخوشحالی ہے، دعائے تعجیل فرج کے دور غیبت میں بہت سے فوائد بیان ہوئے ہیں

تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب مکیال المکارم (دو جلدیں)

دعائے تعجیل فرج کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس دعا کو مسلسل کرنے سے یہی دعا شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کی موجب بن جاتی ہے

www.khrooj.com

امام صادق علیہ الصلوات والسلام کا فرمان ہے کہ جو شخص نماز ظہر وعصر کے وقت یہ دعا کثرت سے پڑھے اس کو ہمارے لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی زیارت نصیب ہوگی اللھم صل علی محمد و آل محمد وعجل فرجھم

دعائے تعجیل فرج کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ انسان ہلاکت دینی سے بچ جاتا ہے، احمد بن اسحاق قمی جو قم شہر (ایران) میں امام حسن عسکری علیہ الصلوات والسلام کے نائب خاص تھے اور اپنی پوری زندگی وہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے نائب رہے، انہیں جب امام علیہ الصلوات والسلام نے لخت جگر ونور بصر عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی زیارت کروائی تو ایک طویل کلام انشا فرمایا اور اسی دوران فرمایا کہ

☆والله ليغيبن غيبة لا ينجو فيها من الهلكة الا من ثبته الله على القول بامامته و وفقه فيها للدعاء بتعجيل فرجه

اکمال الدین ص 368 باب 38 ...... سیمائے امام زمان ص 55

فرمایا واللہ ان کیلئے ایک غیبت ہے، جس میں کوئی بھی دینی ہلاکت سے نہ بچ سکے گا مگر جو ان کی امامت کے قول پر ثابت قدم ہوگا اور اللہ کی قسم وہی شخص دینی ہلاکت سے بچ سکے گا کہ جس کو اللہ دعائے تعجیل فرج کی توفیق عطا فرمائے گا یعنی جسے اس دعا پر موفق فرمایا جائے گا وہی ہلاکت دینی سے بچ سکے گا

ایک بات یہ بھی ہے کہ یہ دعا ایک محبت کا تقاضہ بھی پورا کرتی ہے کہ کوئی بھی

اپنے محبوب کو دکھی ، مایوس یا غمزدہ نہیں دیکھ سکتا اور ہمارے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہُ الشریف دعائے ندبہ میں فرماتے ہیں کہ اے جد مظلوم علیہ الصلوات والسلام ہم آپ کے غم میں شب و روز خون کے اشک بہاتے ہیں

محبت کا تقاضہ یہی ہے کہ ہم دعا کریں کہ یہ اشکباری ختم ہو، اور کل کائنات کی جملہ خوشیاں اس پاک گھر کا مقدر بن کر ان کے قدموں میں ابدلآباد تک سر بہ خم رہیں، اور رب ذوالجلال والاکرام ان کی مسرتوں کے اور آبادی و انبساط کے مناظر ہمیں اپنی آنکھوں سے دکھائے ، اور جو زخم اس پاک گھر کے غموں کی وجہ سے سینوں میں ناسور کی طرح رستے ہیں ان کی خوشیوں کی مرہم سے شفائے ابدی و کاملہ پائیں، آمین ، حقیقت یہ ہے کہ عزاو بکا و انتظار اس دعا کے بغیر مقصدیت کے لحاظ سے تشنہ رہ جاتی ہیں

فرض نمبر 12 ...... ﴿ ترکِ استعجال ﴾

یعنی جلد بازی کرنے سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے، امام زمانہ عجل اللہ فرجہُ الشریف کی دعا میں صبر و استقامت سے دعا کرنا واجب ہے، جلد بازی کر کے دعا کو ترک کرنا باعث ہلاکت ہے

خروجِ شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہُ الشریف کا منتظر رہنا اور دعا کرنا واجب ہے مگر جلد بازی کی وجہ سے خود خروج کے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا

www.khrooj.com

یا حکومت اِلٰہی کے قیام کیلئے اعلان جہاد کرنا یا ان لوگوں کا ساتھ دینا کہ جو حکومت آل محمد علیہم الصلوات والسلام کے قیام کا نعرہ لگائیں، یہ تینوں باتیں جلد بازی شمار ہوتی ہیں اور پھر جو شخص کسی امامت کے جھوٹے دعویدار کے ساتھ بلا سوچے سمجھے شریک جماعت ہو جاتا ہے تو یہ بھی جلد بازی کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے، انتظار اور دعا دونوں کا بالصبر ہونا ضروری ہیں

صاحب عدۃ الداعی ایک حدیث نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہر دعا کرنے والا اس وقت تک خیر پر ہوتا ہے کہ جب تک استعجال نہ کرے، یعنی جلد بازی کرتے ہوئے دعا کو ترک نہ کر دے، اور یہ کہے کہ دعا منظور تو ہوتی نہیں کرنے سے کیا فائدہ ہے، یا یہ کہے کہ دعا کرتے کرتے اتنا عرصہ گزر گیا ہے ملتا تو کچھ نہیں پھر مانگنے کا کیا فائدہ ہے، لہٰذا یہ استعجال انسان کو جہاں رحمت سے مایوس کرتا ہے، وہاں رب العالمین سے اظہار ناراضگی و بریت کے مترادف بھی ہے اور یہ سراسر ہلاکت ابدی ہے، اس لئے حدیث صحیح میں ارشاد ہے کہ و ھلك المستعجلون کہ استعجال کرنے والے دینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے، جلد بازی کی جملہ امور میں مذمت وارد ہوئی ہے مگر انتظار و دعا میں جلد بازی کرنے سے سختی سے روکا گیا ہے

بعض حضرات دعائے تعجیل فرج پر اس حدیث کو منطبق کرتے ہیں، انہیں

چاہیے وہ کتب غیبت میں استعجالِ مذمومہ کے باب کو دیکھ لیں، یہاں اس پر بحث کرنا مناسب نہیں ہے، کیونکہ آئمہ معصومین علیہم الصلوات والسلام سے منقول 70 سے بھی زیادہ دعائیں ہیں کہ جن میں عجل فرج آل محمد علیہم الصلوات والسلام کے الفاظ موجود ہیں، اس کی تفسیر کیلئے میری کتاب دعائے تعجیل فرج دیکھیں

فرض نمبر 13 ...... ﴿معرفت علائم خروج﴾

علمائے متقدمین نے لکھا ہے کہ علائم ظہور و خروج کو جاننے سے آدمی امام علیہ الصلوات والسلام کے خروج سے پہلے اعلان کرنے والوں کی حقیقت کو معلوم کر لے گا استعجال سے بچ جائے گا، اور جھوٹے مدعیان کے لشکر میں شامل نہیں ہوگا حکم ہے کہ جب شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا ظہور ہو تو اس میں شرکت میں جلد بازی نہ کرنا کیونکہ محیر العقول چیزیں تو دجال و سفیانی بھی دکھائیں گے یہ بھی روایات میں ہے کہ جب شہنشاہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا لشکر سفیانی کے لشکر کے روبرو ہوگا تو ایک آسمانی صدا آئے گی کہ حق امام العصر المہدی عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے ساتھ ہے، تب بہت سے لوگ اس لشکر سے نکل کر مرتد لشکر میں شامل ہو جائیں گے یعنی وہ جلد بازی کر کے فوراً سفیانی کے ساتھ ہو جائیں گے مگر حق معلوم ہونے پر پھر واپس آ جائیں گے، اس لئے استعجال سے منع ہے

اور اسی وجہ سے امام علیہ الصلوات والسلام کی امتیازی خصوصیات اور علائم ظہور کا معلوم کرنا واجب ہے، جن میں سے چند ایک یہاں عرض کرتا چلوں

نمبر 1 ...... خروج سفیانی کا ہونا علائم حتمی میں سے ہے

نمبر 2 ...... صیحہ آسمانی یعنی کوئی عالمگیر دھماکہ یا چنگھاڑ بھی حتمی ہے

نمبر 3 ...... آسمان سے خصوصاً سورج سے ان کے نام پاک کے حوالے سے تعارف کروایا جائے گا

نمبر 4 ...... ایک بادل سر اطہر پر سایہ فگن رہے گا اور اس سے تعارف کروایا جائے گا

نمبر 5 ...... آپ کا خروج (مکہ) حرم کعبہ سے ہوگا

نمبر 6 ...... جملہ انبیاء علیہم السلام کے تبرکات آپ کے ساتھ ہوں گے

نمبر 7 ...... جناب عیسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ شامل لشکر ہوں گے

نمبر 8 ...... لشکر ملکوت آپ کے ساتھ ہوگا، جسے عام لوگ دیکھ سکیں گے

اگر اتنی ہی نشانیاں ذہن میں رہ جائیں تو انسان دھوکہ نہیں کھائے گا

فرض نمبر 14 ......﴿تکذیب من ادعی الوکالتہ و النیابتہ﴾

کیونکہ دور غیبت میں بہت سے لوگ یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے وکیل ہیں، بعض یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم ان کے نائب ہیں

www.khrooj.com

حکم یہ ہے کہ ہر مدعیِ نیابت و وکالت کی تکذیب کرو، اس کو جھٹلا دو، کیونکہ نائب کا تعارف تو منیب کے ذمہ ہوتا ہے، نہ کہ کوئی خود نائب بن کے اعلان کرے کہ میں نائب ہوں یا وکیل ہوں

یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے دعویداروں کے دام تزویر اور فریب سے بچا جائے اور ان کی اتباع میں جلد بازی اور استعجال نہ کیا جائے، اس کیلئے ضروری ہے کہ آدمی دور غیبت میں خود امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطہ پیدا کرے، اور انہی سے عرض کرے کہ میں آپ کا دین کس شخصیت سے حاصل کروں، جس کی طرف ظاہراً یا خواب میں اشارہ ہو جائے وہی شخصیت اس شخص کیلئے واجب تقلید ہے

اس دور میں یہ پرچار کیا جاتا ہے کہ شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطہ ناممکن ہے، زیارت ناممکن ہے، حالانکہ جملہ کتب غیبت امام زمانہ علیہ الصلوات والسلام کی زیارت سے مشرف ہونے والوں کی تعداد ہزاروں میں دکھا رہی ہیں، دعائیں اور اعمال زیارت سے کتب بھری پڑی ہیں، مسجد جمکران، مسجد سہلہ اور کربلا معلیٰ وغیرہ وہ مقامات ہیں کہ جہاں سے ہزاروں لاکھوں لوگ اس سعادت عظمیٰ کو پا چکے ہیں، بعض مقامات پر بدھ کی چالیس راتیں گزارنے سے زیارت امام علیہ الصلوات والسلام مشروط ہے اور

بعض مقامات مقدسہ پر چالیس شب ہائے جمعہ مسلسل شب بیداری کرنے پر زیارت کی سعادت موقوف ہے، اس دور میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں دکھایا جاسکتا کہ جس نے یہ عمل کیا ہو اور اس سعادت سے محروم رہا ہو
(تفصیل آئندہ آئے گی)

فرض نمبر 15...... ﴿تکذیب توقیت﴾

کوئی شخص جب یہ دعویٰ کرے کہ آج سے ایک سال بعد یا دس سال یا سو سال بعد فلاں وقت اور دن میں خروج ہوگا اور امام علیہ الصلوات والسلام تشریف لائیں گے تو اس کے بارے میں حکم ہے کہ ایسا کہنے والے سے کہہ دو کہ تم جھوٹ بول رہے ہو یعنی واضح حکم ہے ''کذب الوقاتون ''تعین وقت کرنے والے کو جھٹلا دو، اس میں مطلق حکم ہے، وقت کا تعین کرنا چاہے بعید میں ہو یا قریب میں واجب تکذیب ہے، مومنین کے بارے میں ہے کہ وہ خروج اور ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی ہر لمحہ توقع رکھتے ہیں

☆ انهم یرونه بعیدا ونراه قریباً

کہ منکرین اسے دور سمجھتے ہیں اور ہم اس کو قریب تر سمجھتے ہیں جیسا کہ قیامت کے بارے میں خالق عزوجل نے فرمایا ہے کہ وہ آنکھ جھپکنے کی دیر میں ہونے والی ہے بلکہ اس سے بھی قریب ہے، تو جس امر نے قیامت سے پہلے واقع ہونا ہے اسے کیسے دور سمجھا جا سکتا ہے؟، جو دور سمجھے گا وہ

اصلاحِ اعمال اور تہذیب نفس اور توبہ سے غافل ہو جائے گا، اس کیلئے ہمہ وقت تیار رہنے والا ہی اصلاحِ ذات کی طرف جلدی کر سکے گا، جن چند برائیوں سے بچنے کا حکم ہے ان میں ''طول امل'' یعنی لمبی امید سے بچنے کا بھی حکم ہے، کیونکہ لمبی امید توبہ سے محروم کر دیتی ہے، جیسے موت کا وقت معین نہیں ہے، بچے بوڑھے جوان کسی بھی شخص کو کسی بھی وقت آ سکتی ہے اسی طرح خروج وظہور امام علیہ الصلوات والسلام کسی بھی وقت وقوع پذیر ہو سکتا ہے اور اعلان خروج و قیام کے ساتھ ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، جو کچھ بھی کرنا ہے قبل از وقت کرنا ہے، اور وقت مقرر نہیں، لہٰذا اصلاحِ ذات اور توبہ میں دیر نہیں کرنا چاہیے، اگر خروج نہیں موت تو ہے اور اشرار کیلئے دونوں قیامت سے کم نہیں

فرض نمبر 16 ...... ﴿تہذیب نفس عن صفات رذیلہ﴾

خواہش نفس معبودِ باطل کی حیثیت رکھتی ہے، اسے کلام اِلٰہی میں یوں بیان فرمایا گیا ہے کہ ☆ افرایت من اتخذ الٰهہٗ هواه اس آیت سے ثابت ہے کہ جس نے خواہشاتِ نفسانی کی بلا چون و چرا اطاعت و پیروی کی گویا اس نے لا الہ الا اللہ بھی نہیں پڑھا، کیونکہ معبود باطل اور اصنام الہ میں سب سے خطرناک اور دشمن خدا یہی معبود یعنی خواہش نفس ہے، نفسی خواہشات

سے لڑنا ہی جہاد اکبر ہے، جیسا کہ حدیث صحیح سے ثابت ہے، اس لئے شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی رضا جوئی کیلئے تزکیات نفس اور تہذیب نفس کا عامل ہونا دور غیبت کے فرائض میں سے ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر صبح وشام ہمارے اعمال نامے بارگاہ امام علیہ الصلوات والسلام میں پیش ہوتے ہیں، پھر وہی اعمال نامے جملہ آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں، پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جاتے ہیں ایک اور روایت میں ہے کہ یہ ذوات اقدس علیہم الصلوات والسلام بلا واسطہ خلائق کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں پھر الحجة قبل الخلق ومع الخلق وبعد الخلق سے بھی یہی تبادر ہوتا ہے کہ انسان چاہے جس جگہ جہاں بھی جیسا بھی عمل کرتا ہے اچھا یا برا وہاں بھی حجتہ دوراں عجل اللہ فرجہٗ الشریف انسان کی معیت میں ہوتی ہے، یعنی وہاں وہ ذاتِ اقدس موجود وحاضر ہوتی ہے، تو کیا جب وہ پاک ذات اپنا نام لینے والوں کو بدکرداروں میں مبتلا دیکھتے ہوں گے تو ان کی دل آزاری نہیں ہوتی ہوگی، کیا ہماری بدکرداریاں ان کے حزن وملال کا موجب نہ بنتی ہوں گی، کیا ہمارے اعمال کا مشاہدہ کر کے ان کو دکھ نہیں ہوتا ہوگا، اور کیا انہیں دکھ دینا اچھی بات ہے؟ بس انہیں چیزوں کو سامنے رکھ کر تزکیات نفس کرنا فرض ہے

www.khrooj.com

فرض نمبر 17 ...... ﴿خود احتسابی﴾

یہ بھی پچھلے فریضہ کا ایک حصہ ہی ہے مگر علماء متقدمین نے اسے علیحدہ لکھا ہے خود احتسابی یہ ہے کہ انسان روزانہ اپنے نفس سے حساب لے، رات کو بستر پر سوتے وقت سارے دن کے اعمال پر نظر کرے، اگر کوئی نیکی سرزد ہوتی ہے تو مولائے کائنات عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا شکرادا کرے، کیونکہ کوئی مہیج خیر بغیر از تحریک حجت علیہ الصلوات والسلام پیدا نہیں ہوتی، اگر کوئی برائی سرزد ہوتی ہے تو سونے سے پہلے توبہ کرلے، ممکن ہے کہ سوتے ہی میں موت آجائے اور اسے توبہ کا وقت نہ ملے، اپنی ذات میں بہ نظر تعمق غور کرے اور ہر وہ عمل جو انسان کو رضائے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے منافی یا خلوص کے منافی نظر آئے اسے ترک کرنا واجب ہے، اور جملہ اعمال خیر کو امام علیہ الصلوات والسلام کی خوشنودی کیلئے کرنا ہی فرض ہے، کیونکہ انہی کی رضا رضائے الٰہی ہے

فرض نمبر 18 ...... ﴿سیرتِ مقدسہ پر عمل کرنا﴾

پاک سیرت پر عمل کرنا بھی داخل فرائض ہے، یہ بھی گزشتہ فرائض ہی کا حصہ ہے، اپنے اعمال میں آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام کے اعمال سے مطابقت پیدا کرنا ہے، کیونکہ یہ پاک ذوات علیہم الصلوات والسلام ہی موازین الاعمال ہیں، ان کے نقش قدم پر چلنا اور ان کے اعمال کے مطابق اپنے اعمال کو بنانا بھی

فرض ہے

کوئی شاگرد اپنے استاد کی خوش خطی میں جب نقل کرتا ہے تو مطابق اصل نہ ہونے کے باوجود اس کی خطاطی میں ترقی ضرور ہوتی ہے یعنی اس کا خط سلجھ جاتا ہے، بالکل اسی طرح ہمیں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنا چاہیے اور اپنے اعمال و کردار و اخلاق کو زیادہ سے زیادہ ان کے کردار و اعمال و اخلاق کے سانچے میں ڈھالنا چاہیے اور یہی انسان کیلئے معراجِ سعادت ہے

ماہرین اخلاق کا کہنا ہے کہ نیک بننا بھی ایک آرٹ ہے، جو مسلسل محنت اور لگن سے حاصل ہوتا ہے، ایک اور طرح سے بھی میدان عمل کو سمجھا جا سکتا ہے، یوں سمجھ لیں کہ میدان اعمال میں مائنز (بارودی سرنگیں) بچھی ہوتی ہیں جنہیں امام زمانہ علیہ الصلوات والسلام کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور وہ اپنے نقوش قدم صرف اس لئے چھوڑ رہے ہیں کہ لوگ ان پر چل کر ابدی ہلاکت سے بچ جائیں، اب خود سوچیں کہ کیا کوئی صاحب عقل وشعور انسان اس معاملہ میں غفلت کرسکتا ہے؟

اسی لئے ان کے نقوش قدم پر چلنا لازم ہے کہ انسان ہلاک نہ ہو جائے اور یہی پل صراط کا مفہوم ہے کہ جو ان نقوش قدم سے ذرہ برابر ادھر ادھر ہوتا

ہے وہ کٹ کر جہنم میں گر جاتا ہے، اور اسی پر چلنے کیلئے امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کی ولایت ومحبت کا سٹرٹیفکیٹ لینا پڑتا ہے

کیونکہ ولایت ومحبت کے بغیر آدمی کو کوئی چیز خلوص نیت سے صراط مستقیم پر نہیں چلاسکتی ہے

فرض نمبر 19 ...... ﴿ ولایت ومؤدت کی راہ پر ثابت قدمی ﴾

راہِ مؤدت پر ثابت قدمی بھی فرائض میں سے ہے، اور انتظار بالصبر کا مفہوم یہی ہے کہ انتظار کی راہ پر ثابت قدم رہے، جیسا کہ آیاتِ جہاد میں ہے کہ اللہ صابرین فی القتال کو جانتا ہے یعنی جو ثابت قدمی سے جہاد کرتے ہیں، صبر بہ معنی ثباتِ قدم بھی ہے

کیونکہ ابلیس ولشکر ابلیس ہزاروں وسوسوں کے تیروں کی بارش کرتے رہیں گے مگر نجات وہ پائے گا جو انتظار ودعا پر جمارہے گا، اعمال واخلاق و کردار میں ایمان ویقین میں ذرہ برابر لغزش نہ کھائے گا، جیسا کہ جناب نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا کہ وعدہ ہائے نجات ملتوی ہوتے رہے اور لوگ استعجال کر کے چھوڑتے رہے، کہ یہ تو بس یونہی وعدے ہیں، مگر نجات انہی لوگوں نے پائی جو دین حق پر ثابت قدم رہے اور ان کے یقین وایمان میں ذراسی لرزش بھی پیدا نہیں ہوئی

www.khrooj.com

فرض نمبر 20 ...... ﴿ توفیق ثباتِ قدم طلب کرنا ﴾

یعنی یہ دعا کرنا ''ثبت قلبی علی دینك '' کہ خالق مجھے اپنے دین پر ثابت قدم رکھ تا کہ میں ابلیس کا شکار نہ ہو جاؤں ، اور توفیقات اِلٰہی کے بغیر دین پر ثابت قدم رہنا ناممکن ہے، موجودہ دور میں جو شخص صراط مستقیم پر چلنا چاہتا ہے لوگ اسے دیوانہ سمجھتے ہیں، ''ہوٹ'' کرتے ہیں، ہزاروں اعتراضات ہوتے ہیں، گمراہ کن دلائل دئے جاتے ہیں، معصیت کے جال بچھا دیئے جاتے ہیں، وسوسوں کے طوفان اٹھائے جاتے ہیں

اگر توفیقاتِ اِلٰہی و حجت العصر عجل اللہ فرجہٗ الشریف شامل حال نہ ہوں تو انسان کو ہلاکت ابدی سے کوئی نہیں بچا سکتا، اس لئے ایسی ادعیہ کو پڑھنے کا حکم ہے جس میں طلب توفیق پر مبنی فقرات ہیں اور توفیق خیر طلب کرنا بھی فرض ہے

فرض نمبر 21 ...... ﴿ ایذا و محن و تکذیب پر صبر کرنا ﴾

اس میں بھی ہے کہ خود بھی آزمائشوں اور اذیتوں پر صبر کرے اور دیگر مومن بھائیوں کو صبر کی تلقین کرنا بھی فرائض میں سے ہے

کیونکہ جو اشخاص دین حق کو اپناتے ہیں، ان کو سب سے پہلے تکذیب کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس لئے حکم ہے کہ اگر لوگ تمہاری تکذیب کریں، جھوٹا کہیں یا دیگر خرافات بکیں تو صبر سے کام لو، ایک تو ان کی پرواہ کئے بغیر

صراطِ مستقیم پر چلتے رہو، دوسری بات یہ ہے کہ جلد بازی مت کرو اور کسی سے الجھنے کی ضرورت نہیں ہے، بحث مباحثہ یا غصہ نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ بھی استعجال کے ضمن میں آتے ہیں اور استعجال سے منع فرمایا گیا ہے

ہمارا فریضہ یہ ہے کہ اپنے جملہ امور اپنے مالک حقیقی کو تفویض کر کے اپنے مقام پر عمل کرتے رہیں، اگر دیگر برادرانِ ایمانی بھی ساتھ ہوں تو ان کو بھی ثابت قدم رکھیں اور انہیں صبر کی تلقین کرتے رہیں، اور یہ سوچ لیں کہ اگر مالک حقیقی راضی ہو اور ساری دنیا برا کہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا بصورت دیگر ساری دنیا سجدے کرے بھی تو کوئی فائدہ نہیں ہوتا

کیونکہ اکثر اوقات ہمارے قدموں کے ثبات کو پرکھنے کیلئے ہم پر آزمائشیں بھی آسکتی ہیں، مالی تنگدستی یا فقر و فاقہ آسکتا ہے، بیماریاں اور نقصان جان و اولاد کی آزمائش بھی آسکتی ہے، کیونکہ احادیث میں آیا ہے کہ

☆تَغَربَلُوا تغَربَلُوا تغَربَلُوا......

یعنی تمہیں چھاننی لگے گی، تمہیں آزمایا اور چھانا جائے گا کیونکہ ناقص کو خالص سے جدا کرنا بھی ضروری ہے، اس لئے ہر طرح کے امتحان و آزمائش میں صبر سے کام لینا ہے اور بھائیوں کو بھی ثابت قدمی کی تلقین کرنا ہے، اور توفیق ہدایت اور توفیق ثباتِ قدم طلب کرتے رہنا لازم

www.khrooj.com

ہے، تیسرا مرحلہ دشمن کی ایذا کا ہے کہ ابلیس جب ہر طرح سے ناامید ہو جاتا ہے تو جارحیت پر اتر آتا ہے، اس لئے دشمن کی جارحیت کا بھی صبر سے مقابلہ کرنا فرض ہے، یعنی برداشت پیدا کرنا ہے

فرض نمبر 22...... ﴿تقیہ کرنا﴾

تقیہ کرنا بھی غیبت کے فرائض میں سے ایک ہے اور یہ بھی حق امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہے، ان اکرمکم عند الله اتقاکم کی جو دو تعبیرات ہیں ان میں پہلا تقویٰ ہے اور دوسرا تقیہ ہے، یعنی تزکیات نفس اور عقائد وایمان کا عام اعلان خطرہ سے خالی نہیں، اس لئے اسیرانِ حب دنیا کے ساتھ معاشرہ میں ایسے رہو کہ تم ان سے جداگانہ چیز نہ لگو اور نہ ہی ان مسائل پر بحث و مباحثہ کرو کہ جو ان کے اور تمہارے مابین متنازعہ ہوں، اپنا عرفان ان پر مسلط نہ کرو، بلکہ اشرار میں خود کو چھپالو، دلی طور پر ان کے افعال وعقائد سے بریت کرتے رہو، ان کی بدکرداریوں کو مت اپناؤ، تقوی اختیار کرو یہی تمہارے لئے سپر بن جائے گا اور یہ یقین رکھو کہ تم اشرار کو نور علم وعرفان دینے پر قادر نہیں ہو، بلکہ انہیں بھی وہی ذات یہ چیزیں عطا کر سکتی ہے کہ جس نے تمہیں عطا کی ہیں، یہ بھی ہے کہ بحث وتکرار کی بجائے متنازعہ فیہ مسائل پر اپنی رائے ظاہر کرنے سے بھی اجتناب کرو

فرض نمبر 23...... ﴿کتمان اسرار از اشرار﴾

جو کلام معرفت ہے وہ راز ہے اور راز خزانہ ہوتا ہے اور خزائن کو گلی کوچوں میں بکھیرتے رہنا عقلمندی نہیں ہے، اسی لئے فرمان ہے کہ تم ہمارے رازوں کو لوگوں کے سامنے افشا کر کے انہیں ہماری گردنوں پر سوار نہ کرو دوسرا فرمان ہے کہ جو شخص ہمارے رازوں کو برسرِ عام افشا کرتا ہے وہ یا دیوانہ ہو جائے گا یا قتل ہو جائے گا

جس آدمی کو شہنشاہِ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا ہے اور بعض مخصوص احکام عطا ہوتے ہیں انہیں کسی کے سامنے بیان کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ اگر کسی نے اس پر شک کیا یا تکذیب کی تو اس کا ذمہ دار بیان کرنے والا ہی ہوگا، اور یہ بھی یقین رکھنا چاہیے کہ جو حکم اس ذات اقدس نے مجھے دیا ہے وہ صرف میرے ہی لئے ہے، ساری مخلوق کیلئے نہیں کیونکہ ہر شخص کا ظرف و عقل جدا جدا ہے، اس لئے اس کیلئے صادر ہونے والے احکام بھی جدا جدا ہوں گے

ایک ڈاکٹر ہر مریض کو ایک ہی دوا تجویز نہیں کرتا جبکہ امراض جدا جدا ہوں یا مرض ایک ہو مگر کنڈیشن جدا جدا ہو

بالکل اسی طرح ''کلموا الناس علی قدر عقولھم'' فرمانے والی

www.khrooj.com

ذات اجرائے احکام میں اس چیز کا خیال رکھ کر حکم صادر فرماتی ہے، اس لئے سوچنا چاہیے کہ جو دوا مجھے ملی ہے کسی دوسرے مریض کو نہیں دینا چاہیے، ہاں اگر کوئی تم سے رابطہ کرتا ہے تو اسے مالک کا دروازہ دکھاؤ کہ یہی وہ دروازہ ہے جہاں سے جملہ امراض روحانی وجسمانی کی دوا ملتی ہے، تم اپنا مرض خود تشخیص کرواؤ اور علاج طلب کرو

کتمانِ اسرار کا اس قدر سخت حکم تھا کہ جناب سلیمان فارسی جناب ابوذر سے اپنے اسرار کو چھپاتے تھے، ہمیں کس نے یہ حکم یا اجازت دی ہے کہ رازوں کو افشا کریں

مولائے کائنات کرم فرمانا چاہتے ہیں تو پہلے ظرف کو آزماتے ہیں کہ کیا یہ اسرار کو محفوظ رکھ سکے گا، اگر برتن ٹھیک نہ ہو یا ''لیک'' ہو تو کوئی بھی اس میں قیمتی محلول نہیں رکھتا، ہمیں اپنا ظرف ایسا بنانا چاہیے کہ جو راز مولائے کائنات عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف سے عطا ہوں کسی بھی شخص پر اس کا اظہار نہیں ہونا چاہیے، حتیٰ کہ یہ بھی اظہار نہیں کرنا چاہیے کہ مجھے زیارت امام علیہ الصلوات والسلام کی سعادت نصیب ہوئی ہے، ہاں کوئی بہت ہی پیاسہ ہو یا اس کے بارے میں پہلے سے معلوم ہو کہ وہ بھی اس منزل مراد پر فائز ہے تو پھر کوئی ہرج نہیں ہے، بیان کیا جا سکتا ہے مگر پھر بھی احتیاط لازم

ہے

اس خیال سے بیان کرنے کی رخصت ہے کہ پیاسے کا شوق بڑھے گا تشویق کا عمل ہوگا، پیاس بڑھے گی اور جدوجہد میں اضافہ کرکے منزل کو پا لے گا، وہ جو اس منزل پر فائز ہوگا، اس کی وحشت دور ہوگی اور وہ خوش ہو گا کہ میں تنہا نہیں میرے ساتھی اور بھی ہیں اور اس طرح اس کا ایمان مزید کامل ہوگا

فرض نمبر 24......﴿عزلت عن الاشرار﴾

جس معاشرہ اور سوسائٹی میں دین بچانا مشکل ہو جائے وہاں یہ حکم ہے کہ اس معاشرہ سے کنارہ کش ہو جاؤ، چاہے جنگل ہی میں کیوں نہ رہنا پڑے، جہاں بدکرداری کے طوفان چل رہے ہوں اور خود انسان کا اس میں ملوث ہونا ناگزیر ہو تو پھر وہاں رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا، وہاں سے ہجرت کر لینا مستحسن ہی نہیں بلکہ فریضہ ہے......ع

چوں گل بسیار شد پیلاں بلغزند

جہاں کیچڑ زیادہ ہو وہاں ہاتھی بھی پھسل جاتے ہیں، لہٰذا کیچڑ سے دور چلے جانا فرض ہے اور یہ سب کچھ رضائے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کیلئے کرنا چاہیے کیوں موجودہ دور میں دین کے مالک و وارث وہی ہیں

www.khrooj.com

فرض نمبر 25...... ﴿ ترکِ شہرت ﴾

جملہ اعمال خیر اور نیکیوں میں شہرت پسند نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ حب دنیا کی جو معروف چھ اقسام ہیں ان میں سے ایک حب شہرت بھی ہے

مالک تو کریم ہے اور اس کی عطا وافر ہے، وہ کرم کرنے میں غنی ہے مگر اس کرم کو وجہ شہرت نہیں بنانا چاہیے، جیسا کہ علامہ حلی نے جناب میر غلام سے ان نعماتِ زیارت امام علیہ الصلوات والسلام کو اپنی زندگی میں بیان کرنے سے منع فرمایا تھا

جس مقدس شخص کو کچھ عطا ہوا ہے اور اگر کوئی دوسرا شخص اس سے مطلع ہوا ہے تو فوراً یہ شرط لگا دی گئی کہ ہماری زندگی میں اس کو بیان نہیں کرنا تا کہ حب شہرت کی شکل میں حب دنیا دل میں آ کر سارے کیئے کرائے پر پانی نہ پھیر دے، اسی طرح حکم ہے کہ کن ذنبا ولا تکن راساً() کہ تم دم بنو سر مت بنو...... کیونکہ پیچھے چلنے والوں کے قدموں کی چاپ نے بہت سارے لوگوں کو ہلاک کیا ہے

فرض نمبر 26...... ﴿ اظہارِ احسانات وفضائل ﴾

شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے احسانات کا بار بار ذکر کرنا اور ان کے فضائل کا اس کے اہل کے سامنے بیان کرنا بھی فرض ہے یعنی جتنی معلومات

حاصل ہوں ان کو لوگوں میں بیان کرنا چاہیے مگر اسرار ائمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام کو چھپانا لازم ہے، نیک لوگوں میں اور جوئندگانِ حقیقت کے روبرو اپنی عقل کے مطابق اور ان کی عقل کے مطابق اظہارِ فضائل کرنا مولائے کائنات عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے حقوق وفرائض میں سے ہے، خصوصاً احسانات کا ذکر کرنا داخل فرائض ہے کیونکہ انسان بندۂ احسان ہوتا ہے اور فطرتاً محسن سے محبت کرتا ہے

جناب موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا تھا کہ لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرو انہوں نے عرض کیا کہ میں کسی کے دل میں محبت کیسے پیدا کرسکتا ہوں فرمان ہوا کہ ان کے سامنے ہمارے احسانات کا ذکر کرو، ان کے دلوں میں محبت پیدا ہو جائے گی

فرض نمبر 27 ...... ﴿ اجتناب از مجالس استہزاء ﴾

جس محفل یا مجلس میں استہزائے ذکر امام علیہ الصلوات والسلام ہو رہا ہو وہاں سے چلے جانا فرض ہے، یعنی جس محفل ومجلس میں فضائل وحقوق امام علیہ الصلوات والسلام کا مذاق اڑایا جا رہا ہو اس سے ایسے دور بھاگو جیسے کوئی درندوں سے دور بھاگتا ہے، کیونکہ جب ان پر لعنت برسے گی تو بوجہ معاشرت ہر شریک محفل پر بھی برسے گی، چاہے کوئی بھی ہوگا

فرض نمبر 28 ...... ﴿حفظ لسان﴾

شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی طرف سے عائد کردہ حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنی زبان کی حفاظت کرو، ایک تو ذکر اغیار سے اجتناب ہونا چاہیے کیونکہ اگر اصنام باطلہ کا ذکر اچھائی سے کریں گے تو گنہگار ہوں گے، اگر ان کی برائی کریں گے تو ان کے پجاری ناراض ہوں گے یعنی ان کا کسی طرح کا ذکر نہ کریں اور خاموشی کو گفتگو پر ترجیح دیں کیونکہ احادیث میں ہے کہ سلامتی فی الدین کے دس حصے ہیں اور نو حصے صرف خاموشی میں ہیں اور خاموشی میں توجہ اپنے مالک کی طرف رکھیں، یہ بھی فرض ہے

فرض نمبر 29 ...... ﴿مداومت علیٰ ذکرہٖ وعمل بآدابہ﴾

اپنے مولا و محبوب حقیقی شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا ذکر دائمی کریں یہ بھی ہمارا فرض ہے

ذکر کئی طرح کا ہوتا ہے، مثلاً زبان پر ان کا ذکر خیر جاری رہے، دل میں ان کی یاد ہمیشہ رہے، اعمال میں انہیں یاد رکھا جائے کہ وہ کیا پسند کرتے ہیں اور کیا ناپسند کرتے ہیں، یہ بھی ایک ذکر ہے، یعنی اس پاک ذات کی یاد آپ کو کوئی غلط قدم نہ اٹھانے دے، اور کارِ دنیا میں ان کی ذات پر ''کن سن ٹریشن'' (Concentration) رہے تا کہ یہ ثابت ہو کہ

گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار
لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

بس ایسی ہی کیفیت ہونا چاہیے

فرض نمبر 30 ☆

﴿العزم القلبی الجزمی علی النصرة فی زمان الحضور والظهور﴾

دل میں یہ مصمم ارادہ قائم رکھیں کہ جب ہمارے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف تشریف لائیں گے تو میں ان کی اپنی طرف سے ہر ممکنہ نصرت کروں گا اوران کی معیت میں جہاد کروں گا اوران کے روبرو اپنی جان کا نذرانہ پیش کروں گا، اور دعا کرے کہ اگر وقت سے پہلے موت آ جائے تو مجھے دوبارہ نصرتِ امام علیہ الصلوات والسلام کیلئے زندگی عطا کی جائے تاکہ میں اپنی جان ان کی نصرت میں نچھاور کروں، یہ مضمون دعائے عہد میں بھی ہے

فرض نمبر 31...... ﴿اہتمام فی نصرت﴾

یہ بھی ہمارا فریضہ ہے کہ ہم اس زندگی میں اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نصرت کا اہتمام کریں، دامے، درمے، سخنے ہر طرح سے مدد کریں، ان کی حکومت کے قیام کیلئے یا ذکر کیلئے دعا کرنا بھی ایک طرح کی نصرت ہے اور نہیں تو یومیہ نمازوں کے وقت دعائے تعجیل فرج کو

www.khrooj.com

معمول بنائیں، اور نمازوں میں دیگر ادعیہ کی بجائے دعائے تعجیل کو معمول بنائیں

فرض نمبر 32...... ﴿سعی فی خدمت﴾

یہ مقام نصرت سے بھی اونچا ہے کہ مالک حقیقی شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت کیلئے کوشش کریں

عارف سید محمد تقی موسوی فرماتے ہیں کہ خدمت نصرت سے افضل ہے مثلاً ایک آدمی بادشاہ کی فوج میں شامل ہوکر لڑتا ہے اور ایک اس کا ذاتی باڈی گارڈ ہے تو ان دونوں میں یہی فرق ہے کہ ایک ناصر ہے اور ایک خادم ہے، اور خادم کا درجہ اونچا ہے......اور طرح سے بھی دیکھ لیں

ایک شہنشاہ وقت ایک تقریب میں معززین کو بلاتا ہے، وہاں بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ جنہیں عالی شان کمروں میں کھانا وغیرہ پہنچا دیا جاتا ہے اور کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں پیار سے بلا کر کہا جاتا ہے بیٹے! مہمانوں کا خیال رکھو، انہیں کھانا وقت پر ملے، تمہارا کھانا نہ بچے تو کوئی بات نہیں مہمانوں کا خیال رکھو

اب ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ پہلہ طبقہ اپنا نہیں ہے، اگر چہ محترم ہے لیکن ان کے ساتھ اپنائیت نہیں ہے اور دوسرا طبقہ وہ ہے کہ جو حاکم وقت کی

نیابت پر فائز ہے، یعنی جو کام بادشاہ نے کرنا تھا وہ وہی کر رہے ہیں، کھانا دے رہے ہیں، خدمت کر رہے ہیں، فرائض میزبانی ادا کر رہے ہیں، اس لئے ان کا ہر فعل بادشاہ کی طرف منسوب ہوتا ہے کہ فلاں شخص کو بادشاہ نے کھانا کھلایا ہے، بڑی شان سے محل میں کمرہ دیا ہے، حالانکہ یہ کام خدام کرتے ہیں

ہمیں اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے محل کا مہمان بننے کی خواہش نہیں کرنا چاہیے بلکہ خادم بننے کی تمنا کرنا چاہیے کیونکہ اس میں جو اپنائیت ہے وہ مہمان کی صورت میں کہاں ہے؟ یعنی ہمیں مالک کی خدمت کی تمنا کرنا چاہیے، یہ اتنا اونچا مقام ہے کہ جب امام صادق علیہ الصلوات والسلام سے کسی نے سوال کیا کہ کیا ہمارے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی ظاہراً ولادت ہو چکی ہے؟

☆قال لا، لو ادرکتہ لخدمت ایام حیٰوتی ...... فرمایا نہیں، اگر ہم ان کے زمانہ کو پا لیتے تو پوری زندگی ان کی خدمت کرنا پسند کرتے، حالانکہ ان کا نور ایک ہے، رشتہ کے لحاظ سے جد اعلیٰ ہیں مگر فرما رہے ہیں کہ ہم ضرور ان کی خدمت ہی کرتے رہتے، دراصل یہ ہمیں درس دینا تھا کہ ان کی خدمت کرنے والوں کا مقام کیا ہے

فرض نمبر 33...... ﴿طلب حاجات﴾

ان کا ایک حق حاکمیت یہ ہے کہ ہمیں جملہ حاجات ان کی بارگاہ اقدس میں پیش کرنا چاہیئیں اور استمداد بھی انہی کی ذات اقدس سے کرنا چاہیے اور استغاثہ بھی اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے کرنا چاہیے کیونکہ حاکم وقت ہی سب کچھ کرتا ہے، بڑے بزرگ سفارش تو کرتے ہیں مگر آخری فیصلہ تو انہی کے قلم سے لکھا جاتا ہے جیسا کہ دعا اِلٰھی عظم البلا کی سند میں لکھا ہے، اس دعا میں ایک فقرہ ہے کہ

☆یا محمدؐ یا علیؑ اکفیانی فانکما کافیان و انصرانی فانکما ناصران ،یا مولای یا صاحب الزمان الغوث الغوث ادرکنی ادرکنی ادرکنی

راوی کہتا ہے کہ جب اپنا نام پاک مولا نے خود تلاوت فرمایا ''یا صاحب الزمان'' کا فقرہ ادا فرماتے ہوئے اپنے صدر شریف (سینہ) کی طرف اشارہ فرمایا، پھر ابوالحسن محمد بن احمد (راوی) نے عرض کی کہ مولا یہاں دو ذوات نبی و ولی علیہ الصلوات والسلام کے نام پاک آتے ہیں تو قانون صرفی کے مطابق یہاں ادرکنی واحد کا صیغہ نہیں آنا چاہیے تھا بلکہ ''ادرکونی'' ہونا چاہیے تھا تو اس کے جواب میں فرمایا کہ ہمارے اجداد طاہرین علیہم الصلوات والسلام

کے نام بطور سفارش ہیں، کام تو ہم نے کرنا ہے، مدد کو تو ہم نے آنا ہے، اسی لئے مدد ہم سے مانگو، (خلاصہ) کیونکہ یہ حاکم زمانہ ہیں اس لئے فریاد انہی سے کرنا ہے اور یہ ان کا حق حاکمیت ہے اور ہمارا فرض محکومیت یہی ہے کہ ہر آزمائش میں انہی سے مدد چاہیں

فرض نمبر 34...... ﴿طلب شفاعت﴾

طلب شفاعت بھی ہمیں اپنے زمانے کے امام شہنشاہ معظم عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے کرنا فرض ہے، ہر نبی و امام اپنے اپنے زمانے کے مذنبین (گنہگاروں) کا شفیع ہوتا ہے، اور ہمارے زمانے کے یہی شفیع المذنبین ہیں، انہی کی شفاعت پر ہمارے دور کے لوگوں کی نجات منحصر ہے، اور اس کا اظہار خود امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نماز کی دعائے قنوت میں ہوا ہے، اس کیلئے کتب غیبت دیکھیں

فرض نمبر 35...... ﴿عریضہ لکھنا﴾

خط و کتابت ایک رابطہ اور نصف ملاقات کے مترادف ہے اس لئے اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی خدمت میں عریضہ لکھنا بھی فرائض میں داخل ہے اور خصوصاً عریضہ حاجت میں تعجیل فرج کی استدعا کرنا زیادہ بہتر ہے

ویسے تو نیمہ شعبان کی رات عریضہ لکھ کر صبح کو دریا یا نہر میں ڈالنا عام ہے مگر

www.khrooj.com

عریضے کیلئے ضروری نہیں کہ صرف شب نیمہ شعبان میں لکھا جائے بلکہ عریضہ کا کوئی وقت مقرر نہیں جب بھی چاہیں عریضہ لکھ کر دریا میں ڈالا جا سکتا ہے اور عریضہ سپرد کرنے کیلئے صرف جناب حسین بن روح سلام اللہ علیہ ہی کا نام لینا شرط نہیں بلکہ نواب اربعہ میں سے کسی بھی نائب کا نام لے کر عریضہ سپرِدِ آب کیا جا سکتا ہے، وہ مولائے کل عجل اللہ فرجہ الشریف تک پہنچ جاتا ہے کئی ایسے لوگوں کے واقعات بھی کتب غیبت میں موجود ہیں کہ جنہوں نے یہ عہد کیا کہ جب تک جواب نہ ملے گا عریضہ روزانہ لکھتے رہیں گے اور انہوں نے چند دن عریضے دریا میں پیش کئے اور اپنی مراد کو پا لیا اور سعادتِ زیارتِ محبوب عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ مشکل بھی حل ہوگئی، باب اعمال میں ہم عریضے کی عبارت نقل کریں گے

فرض نمبر 36 ...... ﴿غسل زیارت﴾

شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت پڑھنے سے پہلے غسل کرنا بھی واجب ہے، بشرطیکہ کوئی عذر شرعی نہ ہو

سید ابطحی لکھتے ہیں کہ ایک شخص کی یہ عادت تھی کہ وہ معمول کا غسل بھی بقصد زیارت (زیارت کی نیت سے) کرتا تھا تو صرف اسی عمل کے استمرار اور مسلسل کرنے سے اسے شرفِ زیارت نصیب ہوا

فرض نمبر 37 ...... ﴿اعمال بہ قصد نیابت﴾

کچھ فرائض ایسے ہیں کہ جنہیں مولائے کائنات عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نیابت میں ادا کرنا ہوتا ہے مثلاً نمازیں اور روزے ان کی نیابت میں ادا کرنا یا قربانی کرنا

فرض نمبر 38 ...... ﴿الصدقة بنيابته﴾

شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی طرف سے صدقہ دینا بھی مومنین کا فریضہ ہے، اس میں مقدار کی شرط نہیں بلکہ حلال وطیب کی شرط ہے، روزانہ صدقہ دینا چاہیے، اگر روزانہ نہ دے سکیں تو روزِ جمعہ صدقہ دینا چاہیے اور نہیں تو پورے سال میں پانچ مرتبہ ہی دے دیں، مگر اپنے آقا کی طرف سے صدقہ دینا ضرور چاہیے

فرض نمبر 39 ...... ﴿صدقہ برائے سلامتی﴾

ایک تو عمومی صدقہ ہوتا ہے اور ایک خصوصی صدقہ جو سلامتی اور تحفظ کیلئے دیا جاتا ہے، اسی طرح بقصد سلامتی امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا صدقہ دینا بھی فرض ہے، اپنے مولا ومحبوب عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے حفظ وامان وصحت وسلامتی کی نیت سے صدقہ دینا تقاضائے محبت ومؤدت کی تکمیل ہے، اور دعائے سلامتی بھی فرائض محبت میں شامل ہے

www.khrooj.com

فرض نمبر 40...... ﴿ تلاوت بہ قصد نیابت ﴾

شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نیابت میں تلاوت کلام اِلٰہی بھی فرائض وتکلیف عبادمیں سے ہے، یعنی زمانہ غیبت میں مومنین کے فرائض میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ وارث قرآن یعنی قرآن ناطق کی طرف سے قرآن صامت کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا جائے، تو یہ بھی شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی زیارت میں ممدومعاون ہے

فرض نمبر 41...... ﴿ حج بقصد نیابت ﴾

شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نیابت میں حج کرنا بھی فرائض میں سے ہے، کتب غیبت میں علامہ دلجی علیہ کا مشہور واقعہ ہے کہ انہیں ایک شخص نے رقم دی کہ شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نیابت میں فریضہ حج ادا کریں انہوں نے حج کیا اوراپنے ساتھ اپنے بیٹے کو بھی لے گئے جو غیر صالح تھا وہاں ان کے بیٹے کو رقم کی ضرورت ہوئی تو والد سے طلب کی، انہوں نے اس رقم میں سے کچھ دے دی جو انہیں حج نیابت کیلیئے دی گئی تھی تو وہاں امام علیہ الصلوات والسلام کی زیارت ہوئی، آپ نے علامہ مرحوم کی سرزنش فرمائی اورایک آنکھ کے ضائع ہونے کی سزا سنائی جو پوری ہوئی اوردوبارہ حج کا حکم دیا اورفرمایا کہ ہمارے مال میں سے غیر صالح لڑکے کو دینے کی جرأت تم نے

کیوں کی ہے؟ اس جرم کی سزا میں تمہاری ایک آنکھ ضائع ہو جائے گی (خلاصہ)

اس زمانے کے مومنین میں یہ رواج تھا کہ حج نیابت کرواتے تھے یا خود کرتے تھے، اس واقعہ سے گویا آقا و مولا عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے اس فعل پر مہر تصدیق ثبت فرما دی کہ یہ عمل درست ہے

ہمارے دور میں بھی مخیرّ حضرات کو چاہیے خود حج بہ نیابت ادا کریں یا صالحین کو زادِ سفر (سفر خرچ) دے کر یہ فرض ادا کریں لیکن اس میں مال حلال و مخمس و مذکیٰ کی شرط ہے، اور نیابت میں جانے والے کا صالح ہونا ضروری ہے

فرض نمبر 42...... ﴿طواف بقصد نیابت﴾

اگر انسان حج پر جائے تو نیابت امام علیہ الصلوات والسلام میں طواف کعبہ ادا کرے یہ بھی فرائض میں داخل ہے

فرض نمبر 43...... ﴿زیارات بقصد نیابت﴾

زیاراتِ مشاہد مقدسہ بقصد نیابت ادا کرنا بھی فرض ہے، جب زائرین زیارت پر جاتے ہیں تو وہاں انہیں مناسک زیارت کو نیابت شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف میں ادا کرنا بھی واجب ہو جاتا ہے، اگر کوئی یہاں

سے ہی اس نیت سے جائے تو زیادہ موجب خوشنودی امام علیہ الصلوات والسلام ہو گا

فرض نمبر 44......﴿اعمال خیر بقصد نیابت﴾

شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نیابت میں جملہ اعمال خیر ادا کرنا فرض ہے، ہر نیکی کو نیابت میں ادا کیا جا سکتا ہے مثلاً ماتم، مجلس، گریہ، بکا، زنجیر زنی تک شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نیابت میں کرنا قابل تحسین وموجب خوشنودی ولی العصر عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہے

فرض نمبر 45......﴿زیارات بقصد صلہ رحمی﴾

زیارات مشاہد مقدسہ بہ نیت صلہ رحمی امام علیہ الصلوات والسلام کرنا فرض ہے

زیارات مشاہد مقدسہ ایک تو بلا واسطہ ہم پر فرض ہیں اور ایک دوسری وجہ سے بھی عزاداری اور زیارات ہم پر فرض ہیں وہ یہ ہے کہ جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی ان ذوات پاک علیہم الصلوات والسلام سے رشتہ داری ہے اس رشتہ داری کے حوالے سے بھی زیارات کیلئے جانا فرض ہے، جیسا کہ ہر انسان اپنے دوست کے بزرگوں سے حسن سلوک کرتا ہے تو دوست کی دوستی کی وجہ سے کرتا ہے، اسی طرح زیارات کرنا بہ قصد صلہ رحمی بہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف بھی فرض ہے

شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کرنا بھی فرض ہے

www.khrooj.com

فرمان ہے کہ آپس میں تحفہ وہدیہ پیش کرنے سے محبت بڑھتی ہے، اسی لئے علمائے متقدمین نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کرنا بھی فرائض میں لکھا ہے، مثلاً روزانہ یا ہفتے میں ایک دن یا مہینہ میں ایک دن نمازیں بقصد ہدیہ پڑھنا بھی فرض ہے، اسی طرح تلاوت کلام اِلٰہی بہ قصد ہدیہ پڑھنا فرض ہے، اسی طرح دیگر اعمال خیر بارگاہ اقدس میں بطور ہدیہ پیش کرنا مستحسن ہیں، مخصوص ایام شرعی ودینی میں ان چیزوں کو بطور ہدیہ پیش کرنا بھی فرائض میں سے ہے، جیسا کہ عیدین، پورا ماہ رمضان، شوال کا پہلا عشرہ، ذوالحجہ کا دوسرا عشرہ، نیمہ شعبان وغیرہ

فرض نمبر 47...... ﴿تعظیم شعائر﴾

تعظیم شعائر ومنسوباتِ امام علیہ الصلوات والسلام بھی فرض ہے، ہر وہ چیز جس کی نسبت محبوب عالمین عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے ہو اس کی تعظیم کرنا بھی داخل تقویٰ ہے اور فرض ہے، شعائر امام بھی شعائر اللہ ہوتے ہیں، وہ مقامات جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے منسوب ومخصوص ہیں مثلاً مسجد جمگران، یا جو مقاماتِ زیارت امام علیہ الصلوات والسلام ثابت ہیں، مسجد سہلہ بھی مقام زیارت امام علیہ الصلوات والسلام ثابت ہے، مسجد کوفہ وکربلا وحلہ وغیرہ جہاں کچھ مقام ایسے ہیں کہ جنہیں مقام صاحب الزمان عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے نام سے پہچانا جاتا ہے، سامرہ وغیرہ بھی،

یعنی جہاں بھی نسبت موجود ہو سر جھکاتے جائیں، بعض امام بارگاہیں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نام سے منسوب ہوتی ہیں، بعض اشیاء منسوب کر دی جاتی ہیں، اگر آدمی کوئی دنبہ یا کوئی جانور بھی امام علیہ الصلوات والسلام کے نام سے منسوب کر دے تو اس کا احترام فرض ہے، بلکہ اس کی منسوبہ چیزوں مثلاً زنجیر و پٹہ کا احترام بھی فرض ہے جیسا کہ قربانی کے جانور کا احترام فرض ہو جاتا ہے، وہ مقامات جنہیں ایک مخصوص وقت کیلئے منسوب کیا جائے مثلاً کسی صاحب نے گھر میں دعائے ندبہ یا دعائے عہد یا دعائے تعجیل فرج کیلئے شب بیداری کا پروگرام بنایا ہے اور گھر کے کسی کمرے کو اس کیلئے صرف اسی دن کیلئے منسوب بہ امام علیہ الصلوات والسلام کیا ہے تو وہاں بھی یہ جملہ احکام احترام لاگو ہو جاتے ہیں، مثلاً وہاں جوتے پہن کر جانا، تھوکنا، سگریٹ پینا، لغو بات کرنا، اونچا قہقہ لگانا، بلا وضو جانا، کرسی پر بیٹھنا یا تقیہ لگا کر جھوٹی شان سے بیٹھنا، (بشرطیکہ بیماری یا کوئی عذر شرعی نہ ہو) ہرگز ہرگز مناسب نہیں، کیونکہ عبادات میں جتنا تکلف کیا جائے مستحسن ہوتا ہے ان گھروں کی تعظیم کا خود خالق نے حکم دیا ہے کہ جن میں ذکر اللہ ہوتا ہے اور ''ذکری ذکر اللہ'' کے فرمان کے مطابق آئمہ معصومین علیہم الصلوات والسلام کا ذکر بھی ذکر اللہ کے مترادف ہے، لہٰذا ان کے ذکر پاک کیلئے بھی جو جگہ مخصوص

ہواس کا ادب واحترام لازم ہے، اورسوئے ادبی وگستاخی کرنے والے کو ضرور سزا ملے گی، ہم عام طور پر مشاہدہ کرتے ہیں کہ بعض مقامات پر ''نوسموکنگ'' کا بورڈ لکھا ہوتا ہے تو وہاں سگریٹ نوشی سے ہر آدمی اجتناب کرتا ہے اگرچہ وہ کوئی کلینک ہی کیوں نہ ہو، بعض جگہوں پر لکھا ہوتا ہے کہ یہاں سیاسی گفتگو کرنا منع ہے یا مذہبی متنازعہ گفتگو منع ہے، وہاں ہر آدمی احتیاط کرتا ہے، تو پھر ہم اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے منسوبات کے احترام میں ان چیزوں کو کیوں نہیں چھوڑ سکتے ؟

اسی طرح منسوبات کے دائرے میں سادات کرام بھی آتے ہیں کیونکہ ان کا ایک خون کا رشتہ بھی موجود ہے، امام علیہ الصلوات والسلام سے صلہ رحمی کرنے میں سادات کا احترام بھی ہے، اسی طرح جو بھی امام زمانہ علیہ الصلوات والسلام سے خصوصی رشتہ ءِ محبت استوار کرنے والا مومن ہے اس کا احترام بوجہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف فرض ہے

فرض نمبر 48...... ﴿عجز وخشیہ﴾

بارگارہ اقدس میں خشیہ وعجز وانکساری کرنا بھی فرض ہے، کیونکہ ہر دور میں امام وقت باب اللہ ہوتے ہیں، خالق کا دروازہ ہوتے ہیں، اور خالق کے دروازے پر جھکنا، عجز وانکساری کرنا، سر بہ خم ہونا فرض ہے، بہت سی ادعیہ

ماثورہ ہیں کہ جن میں ہمارے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو باب اللہ کے لقب سے ملقب فرمایا گیا ہے، اس لئے ان کے حضور میں خشیہ کرنا فرض ہے

فرض نمبر 49...... ﴿تعظیم اسم و ذکر﴾

☆القیام والصلوات عند ذکر الاسم او القاب

پہلے بھی یہ گزر چکا ہے مگر علماء متقدمین نے اس کا اپنی کتب میں دو مقامات پر ذکر کیا ہے لہٰذا ہم دوسری بار بھی لکھ رہے ہیں، یہ بھی فریضہ ہے کہ جب امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا نام پاک لیا یا سنا جائے یا ان کا کوئی لقب لیا یا سنا جائے تو صلوات پڑھ کر کھڑے ہو جانا چاہیے، یہ تعظیم اہم فرض ہے خصوصاً جب یہ القاب پاک لئے جائیں تو لازماً احتراماً اٹھنا چاہیے

1 ...... مولانا المهدی عجل الله فرجهٔ الشریف

2 ...... مولانا القائم عجل الله فرجهٔ الشریف

یہ دو القاب ایسے ہیں کہ جن کے سننے یا تلاوت کرنے پر سلام اور صلوات دونوں فرض واجب ہیں

1 ......مولانا بقية الله عجل الله فرجهٔ الشریف

2 ......مولانا بقية آل محمد عجل الله فرجهٔ الشریف

پہلے دو ناموں پر کھڑے ہو کر اس طرح صلوات پڑھنا چاہیے

www.khrooj.com

☆اللهم صل علی محمدؐ وآل محمدؐ وعجل فرجھم بقائمھمؐ عجل الله فرجهٔ الشريف

اور بعد میں سر جھکا کر کہنا چاہیے بابی انت و امی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اگر عربی عبارت یاد نہ ہو تو یہ فقرہ اپنی زبان میں بھی ادا کیا جا سکتا ہے کہ ''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں''

اور آخری دو القاب پاک پر اس طرح صلوات وسلام کرنا چاہیے

☆الصلٰوۃ والسلام علیك یا بقیة الله عجل الله فرجك

فرض نمبر 50 ...... ﴿قیام مجالس﴾

☆اقامة المجالس التی یذکر فیھا الامام عجل الله فرجهٔ الشريف

بعض فرائض وہ ہیں کہ جو ایک گروہی اور جماعتی صورت میں ادا ہوتے ہیں جن کا تعلق مومن سوسائٹی سے ہوتا ہے، مثلاً یہ فریضہ ہے کہ ہمیں ایسی مجالس منعقد کرنا چاہیئیں کہ جن میں خصوصی طور پر ہمارے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا ذکر پاک ہو اور انہی کے فضائل ومعجزات کا بیان ہو انہی کے حقوق وفرائض کا بیان ہو، ایسے اعمال کیلئے لوگوں کو جمع کیا جائے کہ جس میں ان کے حقوق کی ادائیگی ہو، شب بیداری کی محافل ہوں، دعائے عہد ودعائے ندبہ کی محافل ہوں، استغاثے ہوں، یہ بھی دور غیبت کے فرائض میں سے ہے، تاکہ اپنے ہم فکر لوگوں کو مولائے کائنات عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بارے میں

ایجوکیٹ کیا جا سکے اور زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کی جائیں اور دیگر حضرات جو شامل ہوں انہیں بھی معلومات فراہم کی جائیں

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ مولائے کائنات عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے فضائل یا ان سے متعلق کسی موضوع پر مقالات لکھ کر لائیں اور اس اجتماع میں پڑھ کر سنائیں، شعراء اشعار لکھ کر لائیں، الغرض ذکر پاک کو ترویج دی جائے

فرض نمبر 51 ......﴿شرکت در مجالس ذکر﴾

☆الحضور و الجلوس فی المجالس تذکر فیها فضائله ومناقبه

یہ بھی فرض ہے کہ ہر مومن ایسی مجالس میں ضرور شریک ہو جہاں احیاء ذکر امام علیہ الصلوات والسلام کا فریضہ ادا کیا جا رہا ہو، بعض امراء غریبوں کی مجالس میں شرکت کرنا اپنے سٹیٹس کے خلاف سمجھتے ہیں اور وہ اس جھوٹی شان وشوکت کی وجہ سے فریضہ سے محروم رہ جاتے ہیں

جو مجالس و محافل خالصتاً ولی العصر عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے ذکر پر مبنی ہوں وہاں ضرور جانا چاہیے، چاہے لوگ بہت تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں، خلوص نیت سے فرض کو فرض سمجھ کر ادا کرنا چاہیے، وہاں جا کر جہاں جگہ مل جائے بیٹھ جانا چاہیے، اگر اس محفل و مجلس میں جوتیاں رکھنے کی جگہ پر بھی بیٹھنا پڑے تو اسے سعادتِ عظمیٰ سمجھنا چاہیے

فرض نمبر 52...... ﴿تحریص خیر﴾

مومنین کو اجتماع علی التوبہ اور اتفاق بہ ادائے حقوق الاخوان کی تحریص و ترغیب کرنا چاہیے، ایسی محافل اور مجالس منعقد کرنا چاہیئیں کہ جن میں لوگوں میں توبہ کا شوق پیدا ہو، اور اپنے آقا کی اتباع و اطاعت کا جذبہ پیدا ہو، ساتھ ہی ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کا شعور و شوق پیدا ہو تا کہ محبت باہمی سے یک جسم و یک جان ہو کر اپنے آقائے زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو دعوتِ خروج دی جائے، اگر ہماری صفوں میں اتحاد و اتفاق کا فقدان ہو گا تو پھر اپنے آقا علیہ الصلوات والسلام کو دعوتِ خروج دینے کا کیا فائدہ ہے؟ پہلے تو وہ تشریف لا کر ہمارے جھگڑے نمٹائیں، پھر قیام حکومت کی بات کریں

لہٰذا اتحاد و اتفاق و محبت باہمی کی راہ میں رکاوٹ صرف برادرانِ ایمانی کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا ہی بنتی ہے، طبقاتی سوچ یا اونچ نیچ جیسی بری اقدار جنم لے کر اتفاق و اتحاد کو برباد کر دیتی ہیں، لہٰذا مولائے کائنات عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی رضا جوئی کیلئے ضروری ہے کہ باہمی اختلافات ختم کیے جائیں اور حقوق اخوان و مومنین ادا کیے جائیں اور اسی میں خوشنودی امام علیہ الصلوات والسلام بھی مضمر ہے

www.khrooj.com

فرض نمبر 53...... نصیحت اور جماعت

☆ونصيحة المومنين ولزوم الجماعة

یہ بھی فرائض میں سے ہے کہ اپنے ہم فکر بھائیوں کو نصیحت کریں اور جماعت مومنین سے وابستہ رہیں، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا مقصد اعمال خیر کی نصیحت کرنا اور ترک معصیت پر آمادہ کرنا ہے اور تارک معصیت کی حوصلہ افزائی کرنا اور جماعت کو پراگندہ ہونے سے بچانے کے ساتھ ساتھ خود کو جماعت مومنین سے منسلک رکھنا فرض ہے، جماعت میں بلند و پست ہر قسم کے عقیدہ کے لوگ شامل ہوتے ہیں، اس لئے بڑی بڑی مشترک قدروں میں اشتراک کی صورت میں متحد رہنا لازم ہے، کیونکہ جو جماعت فروعی مسائل میں الجھ کر گہرائیوں پر بحثیں کرنا شروع کر دیتی ہے تو وہ پراگندہ ہو کر ہی رہتی ہے

اس لئے جماعت میں موجود ضعیف عقیدہ والوں کا احترام زیادہ کرنا چاہیے اور انہیں قدم بہ قدم ساتھ لے کر چلنا چاہیے، باقی اصلاح مالک فرمائے گا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ترک کرنے کا نقصان یہ فرمایا گیا ہے کہ جس معاشرہ میں اسے ترک کیا جاتا ہے اس کے افراد کی دعا مستجاب نہیں ہوتی چاہے وہ ڈوبنے والے ہی کی طرح کیوں نہ دعا کریں

www.khrooj.com

اور دورغیبت کے مومنین کا واحد سرمایا دعا ہے، اس لئے دعا میں اثر پیدا کرنا یا باقی رکھنا ہوتو اس فریضے کوترک نہیں کرنا چاہیے

فرض نمبر 54...... ﴿حقوق الاخوان﴾

ادائے حقوقِ اخوان ونصرتِ اخوان بھی فرائض میں سے ہے، یعنی ہر مومن کی گردن پر جومومن بھائی کا حق ہے اس کوخود بھی ادا کرے اور جماعت کو ان حقوق کے بارے میں ایجوکیٹ کرنا بھی ضروری ہے، کیونکہ مومن انتہائی محترم ہے، حدیث صحیح میں ہے کہ جس نے ذاتی اغراض سے ماورٰی ہوکرمومن کی جاکرزیارت کی ہے گویا زار اللہ علی عرشہ اس نے رب ذوالجلال والاکرام کی عرش پر زیارت کی ہے، اسی طرح نصرتِ مومن برائے خوشنودی امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف بھی فرض ہے، اس پر آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام نے اس طرح عمل کر کے دکھایا ہے کہ طواف کعبہ کے شروط نامکمل چھوڑ کر بھی مومن کی نصرت کوروانہ ہو جاتے تھے، مومنین کی مالی مدد کرنا یا دینی مدد کرنا اہم ہے، اگرکوئی مومن کسی مصیبت یا معصیت میں مبتلا نظر آئے تو اس کی طرف سے نماز توبہ واستغفار پڑھنا، اسے تنہائی میں احساس دلانا اورترک معصیت میں اس کی مدد کرنا واجب ہے، مگر یہ کام صرف خوشنودی امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کیلئے کرنا فرض ہے

www.khrooj.com

فرض نمبر 55...... ﴿ تہادی ﴾

مومنین کا ایک دوسرے کو ہدیہ پیش کرنا ویسے بھی فرض ہے لیکن شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی طرف سے مومنین کا ایک دوسرے کو ہدیہ دینا، مولائے کائنات کی طرف سے مومنین کے بچوں کو تحفے دینا، بزرگوں یا نوجوانوں کو خاص خاص مواقع پر خصوصاً نیمہ شعبان پر اور دیگر ایام میلاد و تقریبات یا میلاد آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام پر ایسا کرنا فرض ہے

ماضی میں ایران میں ایک خوبصورت رسم تھی کہ لوگ سونا جمع کر کے حکومت ایران کو دیتے تھے اور کہا جاتا تھا کہ ایسے سکے انہیں تیار کر کے دیئے جائیں جس پر شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی ولایت کی گواہی ہو پھر وہ سکے مومنین ایک دوسرے کو بطور تحفہ دیتے تھے، اس روایت کا ذکر عارف ابطحی نے فرمایا ہے

جیوز (یہود) میں ایک دعوت ہوتی ہے کہ جس کو ہزار ڈالر فی پلیٹ کا نام دیا جاتا ہے، اس میں شرکا ایک پلیٹ کے ہزار ڈالر دیتے ہیں اور یہ ساری رقم ہیکل کی تعمیر نو کیلئے جاتی ہے، ☆الحکمة ضالة المومن دانائی مومن کی گم شدہ چیز ہے، جہاں سے بھی ملے لے لینا چاہیے، اگر ہمارے ہاں بھی ایسی دعوتوں کا انعقاد ہو جس میں ایک رقم جمع کر کے مولا علیہ الصلوات والسلام کی

طرف سے غریب مومنین پر خرچ کی جائے، یا ایسے ادارے بنائے جائیں جن میں سکالرز قسم کے لوگوں کی وہ کتب شائع کروائی جائیں کہ جن میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بارے میں معلومات ہوں اور وہ کتب مفت تقسیم کی جائیں، اسی طرح کے ہزاروں کام ہو سکتے ہیں کہ جن میں امام علیہ الصلوات والسلام کی خوشنودی کا حصول ہو یا صالحین مومنین خصوصاً مستحق سادات کو روزگار دلایا جا سکتا ہے

فرض نمبر 56 ...... ﴿صلۃ الصالحین﴾

☆صلة الصالحين من شيعتهم و مواليهم بالمال

جیسے انسان رشتہ داروں کی مال سے خبر گیری کرتا ہے، اپنے خاندان والوں کی، اپنے بیوی بچوں کی خبر گیری کی جاتی ہے، اسی طرح رشتہ ایمانی رکھنے والوں سے بھی صلہ رحمی کرنا فرض ہے، اور اس کی واحد غرض خوشنودی امام علیہ الصلوات والسلام ہو

فرض نمبر 57 ...... ﴿ادخال السرور علیٰ اہل الایمان﴾

مومنین کا اس غرض سے دل خوش کرنا یا انہیں مسرور کرنا کہ اس سے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو مسرت نصیب ہوگی (انہیں ہمیشہ کی مسرت نصیب ہو...... آمین) جب کسی مومن کو خوش کیا جاتا ہے تو اس سے شہنشاہ

www.khrooj.com

معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو بھی خوشی ملتی ہے اور انہیں خوش کرنے سے بڑی سعادت اور خوش بختی اور کیا ہوسکتی ہے؟

فرض نمبر 58...... ﴿تہجد﴾

شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی خوشنودی کیلیئے نماز تہجد ادا کرنا اور اس میں فوت ہوجانے والے ایسے مومنین جو لاولد ہوں یا جن کے پسماندگان میں کوئی صالح نہ ہو یا ان کی بعد از وفات خبر گیری کرنے والا کوئی نہ ہو تو ان کی طرف سے دعائے تعجیل فرج کرنا بھی فرض ہے

ایک طالب دیدار کو صرف اس وجہ سے شرفِ زیارت حاصل ہوا کہ وہ ایسے مومنین کی طرف سے دعا کرتا تھا جو لاوارث تھے، اس کے ساتھ اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ اگر اس سے کبھی نماز شب میں غفلت ہوتی یا وہ زیادہ تھکا ہوا ہوتا اور آنکھ نہ کھلتی تو پھر رات کو بوقت تہجد ان مومنین میں سے کوئی آ کر اسے جگا کر کہتا تھا کہ تم غافل کیوں ہو، اٹھو نماز ادا کرو

جب آدمی کو اس طرح عبادات میں ریٹرن (Return) ملتا ہے تو جذبہ وشوقِ عبادت ہمیشہ تازہ وجوان رہتا ہے

فرض نمبر 59...... ﴿اکل حلال﴾

اکل حلال یعنی حلال خوری بھی فرض ہے، کیونکہ حرام کھانے سے لذت

مناجات وعبادات ختم ہو جاتی ہے، یہ بھی حقیقت ہے کہ انسانی جسم بھی ایک مکینیکل آرگن (Mechanical Organ) ہے، ایک مشین کی طرح ہے، اور جس طرح باقی مشینیں انرجی کے بغیر نہیں چل سکتیں اسی طرح انسانی جسم بھی انرجی کے بغیر نہیں چل سکتا، اور انسانی جسم کو چلانے والا بنیادی فیول (ایندھن) غذا ہوتی ہے، اگر غذا ہی درست نہ ہو تو اس کے کام کرنے کا عمل کسی طرح درست نہیں ہوتا، جیسے کسی گاڑی میں پانی یا دودھ ڈالنے سے وہ نہیں چل سکتی، اسی طرح جسم انسان بھی روحانی سفر نہیں کرسکتا جب تک غذا خالص وطیب نہ ہو

احادیث میں آیا ہے کہ جملہ گناہوں کے بعد ایک وقت دیا جاتا ہے اور نامہ اعمال میں گناہ درج نہیں کیا جاتا، مبادہ یہ شخص توبہ کر لے، مگر حرام خوری میں یہ وقت نہیں دیا جاتا بلکہ جونہی لقمہءِ حرام حلق سے اترتا ہے فرشتے لعنت کرنا شروع کر دیتے ہیں، حرام کھانے والے کی دعا مستجاب نہیں ہوتی اور ہمارا سرمایہ دعا ہے

حرام خوری کے جو نقصانات بیان ہوئے ہیں ان میں سرفہرست یہ نقصان ہے کہ انسان سے لذتِ عبادت ومناجات چلی جاتی ہے، انسان عبادت و مناجات میں بوریت محسوس کرتا ہے، عبادت ومناجات میں دل نہیں لگتا

www.khrooj.com

دوسرا نقصان یہ ہوتا ہے کہ انسان قساوت قلبی کا شکار ہو جاتا ہے، آنکھوں کے آنسو خشک ہو جاتے ہیں، آدمی گریہءِ شب جیسی عظیم نعمت سے محروم ہو جاتا ہے اور اس طرح انسان رحمت محبوب سے دور ہو جاتا ہے

تیسرا نقصان یہ ہوتا ہے کہ معصیت اور گناہ کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے، آدمی توبہ اور استغفار کی طرف مائل نہیں ہوتا، اپنے خالق حقیقی کی نافرمانی کو کوئی جرم اور گناہ نہیں سمجھتا، اگر سمجھتا ہے تو معمولی سی چیز کہتا ہے اور توبہ پر موفق نہیں ہوتا

چوتھا نقصان یہ ہوتا ہے کہ انسان کسی چیز سے درسِ عبرت حاصل نہیں کرتا بدکردار لوگوں کا انجام دیکھنے کے باوجود خود برائی سے اجتناب نہیں کرتا

پانچواں نقصان یہ ہوتا ہے کہ انسان یکسوئی اور حضور قلب سے محروم ہو جاتا ہے، وہ میڈی ٹیشن (Meditation) اور کنسن ٹریشن (Consentration) نہیں کر سکتا، عبادات و اعمال خیر میں خارجی خیالات کی بھرمار رہتی ہے ذہن کی سکرین پر ہزاروں بے ہودہ فلمیں چل جاتی ہیں، اور نگاہ سے رخ محبوب غائب ہو جاتا ہے

چھٹا نقصان یہ ہوتا ہے کہ غیر اہم چیزیں اہم ہو جاتی ہیں اور اہم چیزیں غیر اہم ہو جاتی ہیں مثلاً اپنی آخرت، نجات، قبر، حشر کی کامیابی غیر اہم ہو جاتی

ہے، انسان طلب دعا و استغفار نہیں کرتا اور غیر اہم چیزیں مثلاً کوئی کرکٹ ہاکی وغیرہ کا میچ ہو رہا ہوتا ہے اور یہ ہمہ وقت دعا کر رہا ہوتا ہے کہ خالق فلاں ٹیم کو فتح نصیب فرما، خدایا فلاں گھوڑا ریس میں جیت جائے، فلاں امیدوار الیکشن میں کامیاب ہو جائے، ایسی ہزاروں دعائیں وہ چلتے پھرتے کرتا رہتا ہے، حالانکہ ان کی فتح و شکست سے اسے کچھ بھی نہیں ملتا اصل بات یہ ہوتی ہے کہ خالق ہر انسان سے دعا ضرور کرواتا ہے، اگر کوئی کارخیر و اصلاح کی دعا کرتا ہے یا رشتہ محبت الٰہی کو استوار رکھنے کی دعا کرتا ہے تو اس میں اس ذات کی خوشنودی ہوتی ہے، اور جو ان چیزوں کو فضول سمجھتا ہے اس سے الٹی سیدھی دعائیں کروائی جاتی ہیں، کہ جس میں اس کا نہ دنیا کا فائدہ ہو نہ آخرت کا، فضولیات میں اس کا اتنا وقت برباد ہو جائے جتنا اسے اہم چیزوں پر صرف کرنا چاہیے تھا اور اس کی بنیاد بھی حرام خوری پر ہے

ساتواں نقصان یہ ہوتا ہے کہ وہ روحانی لذات کیلئے غیر موصل ہو جاتا ہے اور نیکی اور خیر میں اسے لذت نہیں ملتی بلکہ فرامین الٰہی اور قوانین الٰہی میں وائیلنس (Vileness) اور بغاوت یا سرکشی کرنے سے اسے لذت ملتی ہے

آٹھواں نقصان یہ ہوتا ہے کہ صرف ایک لقمہ حرام سے چالیس دن تک دعا

www.khrooj.com

وعبادات شرفِ قبولیت حاصل نہیں کرتے، بلکہ عبادات واقع ہوتے ہی نہیں، جیسے وضو کے بغیر نماز واقع نہیں ہوتی، چاہے لاکھ رکعت ہی کیوں نہ پڑھ لی جائیں

نواں نقصان یہ ہوتا ہے کہ حرام خوری سے اولاد نادرست ہوتی ہے، حرام زادوں کی جو چھبیس اقسام بیان ہوئی ہیں ان میں سے کئی کی بنیاد حرام خوری پر ہے، کیونکہ خوراک اور غذا ہی سے نطفہ تشکیل پاتا ہے، اور مال ہی سے حق مہر دیا جاتا ہے، جب عقد میں حق مہر ادا تصور نہ ہو اور نطفہ بنانے والا رامیٹیریل (Raw Material) ہی حرام ونجس ہو تو اولاد کیسے درست ہوگی، نتیجتاً اولاد سرکش، ایذا دینے والی، بے عزت کروانے والی اور بدکار ہوگی، وہ انسان کو چین وسکون کا سانس نہیں لینے دے گی، اور انسان یہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ کاش یہ اولاد نہ ہی ہوتی تو بہتر تھا، انہیں پالنے کی بجائے کوئی سانپ کا بچہ پال لیا جاتا تو بہتر تھا

دسواں نقصان یہ ہوتا ہے کہ خوفِ خدا رخصت ہوجاتا ہے، اور ہزاروں انجانے خوف دل میں گھونسلہ بنالیتے ہیں، انسان خود کو بری طرح غیر محفوظ سمجھتا ہے، تنہائی کے احساس میں مبتلا رہتا ہے، وسوسے، خوف، توہمات اور چھوٹی چھوٹی پریشانیاں اونچے اونچے پہاڑ بن کر سامنے کھڑی ہوجاتی

ہیں، اور انسان سکون کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے، اداسی اور مایوسی اس کا مقدر بن جاتی ہے

ان دس نقصانات پر اکتفیٰ کرتا ہوں کیونکہ اس کتاب میں زیادہ تفصیل کی گنجائش نہیں ہے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رزق حلال کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رزق حلال کے کچھ کوائف ہیں جن کا پورا ہونا ضروری ہے

(1) ذریعہ آمدنی درست ہو اور کوئی ایسا کاروبار یا پیشہ نہ ہو جس پر شریعت نے حرام یا مکروہ ہونے کا حکم لگایا ہو

(2) ذریعہ آمدنی تو درست ہو مگر اس میں غیر شرعی چیزیں شامل ہو جائیں تو وہ بھی مال حرام ہی شمار ہوتا ہے مثلاً تجارت ایک مستحسن پیشہ ہے مگر چور بازاری، ملاوٹ، ناقص مال بیچ کر اچھے مال کی قیمت وصول کرنا، ناپ تول میں ڈنڈی مارنا، منافع کمانے کیلئے جھوٹی قسمیں کھانا، یا یہ بتانا کہ میں نے یہ چیز سو روپے میں خریدی ہے، دس روپے منافع لے رہا ہوں، آپ ایک سو دس روپے دے دیں، جبکہ وہ چیز 90 روپے میں خریدی گئی ہو، یا ایام ممنوعہ میں تجارت کی گئی ہو مثلاً عشرہ محرم میں خصوصاً روز عاشور کی تجارت تو حرام ہی ہے، لہٰذا ان باتوں سے اجتناب لازم ہے

(3) ذریعہ آمدنی بھی درست ہو اور اس میں غیر شرعی چیز بھی داخل نہ ہو تو

www.khrooj.com

پھر یہ مال درست ہے، مگراب اس میں سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ادا کرنا ضروری ہے، مثلاً خمس وزکواۃ وغیرہ وغیرہ...... اگر یہ چیزیں ادا نہ کی گئی ہوں تو پھر اس آمدنی کا استعمال مالِ مغصوبہ (غصب شدہ) پر تصرف کے برابر ہے، گویا اس نے اللہ اور مخلوق کا حصہ غصب کیا ہے اور غصب پر تصرف حرام ہے

(4) سابقہ تینوں شرائط درست ہوں تو پھر یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ چیز نجس نہ ہو، ایک مثال دیتا ہوں کہ ایک شخص نے ایک بکری اپنی کمائی سے خریدی (یہ نمبر 1 ہے) چوری نہیں کی بکری اصل وارث و مالک سے خریدی ہے کسی غاصب یا چور سے نہیں خریدی (یہ نمبر 2 ہے) پھر اس کا دودھ نکالا اور اسے ذبح بہ احکام شریعت کیا، یعنی تکبیر پڑھی، خونِ جہندہ نکالا، اور اس کے وہ حصے باہر نکال لئے جو شرعاً مکروہ یا حرام ہیں

اب اس بکری کا دودھ رکھا ہوا تھا، قریب کھڑے ہوئے کسی بچے نے پیشاب کیا تو چند چھینٹے آپ نے دیکھے کہ دودھ میں جا گرے، بکری کا گوشت ٹھیک طریقے سے تیار تھا، اچانک ایک کتے نے آپ کے سامنے اس میں منہ مار دیا، تو یہ دودھ اور گوشت اگرچہ پہلی شقوں تک درست تھے مگر چوتھی شق پوری نہیں کر سکے، یعنی پاک وطیب نہیں رہے، لہٰذا یہ بھی حرام

www.khrooj.com

ہی کے دائرے میں آتے ہیں، ان کا استعمال کرنا روحانی طور پر نقصان کا موجب ہوتا ہے

یعنی رزق اور کھانے کی چیزوں کا حاصل کرنے سے لے کر حلق میں جانے تک ان چاروں شرائط پر پورا اترنا لازم ہے ورنہ ان کا استعمال حرام ہے جس طرح زہر جسم انسان کیلئے خطرناک ہے، بعینہٖ اسی طرح حرام رزق بھی روح اور روحانیت کیلئے انتہائی خطرناک ہے، زہر قاتل ہے، اس پر اس لئے تفصیل سے روشنی ڈال رہا ہوں کہ ایمان لانے کے بعد سب سے اہم اور بنیادی چیز اکل حلال ہے

﴿ہم اور ہمارا معاشرہ﴾

شرع شریف میں ہے کہ معاشرے میں کثرت ایسے لوگوں کی ہو کہ وہ اہمیت دین و احکام شریعت کے قائل اور اس پر عامل ہوں تو پھر کلیہ یہ ہے کہ☆ اصالة الاباحة کے تحت جس چیز کا یقین نہ ہو کہ یہ حرام ہے، اسے حلال سمجھا جائے، اہل ایمان پر نیک گمان کیا جائے، یعنی جب تک کوئی چیز حرام ثابت نہ ہو اسے حلال سمجھا جائے، مگر جس معاشرے میں 90 فیصد لوگ حلال وحرام میں تمیز نہ کرتے ہوں یا احکام شرعی کو نعوذ باللہ فضولیات میں سے سمجھتے ہوں، وہاں قانون دوسرا ہے، وہ یہ ہے کہ جب تک حلال

ثابت نہ ہو جائے اسے حرام سمجھا جائے،اس کی بھی کچھ وجوہات ہیں
آج دنیا ایک گلوبل ویلیج (Global Village) بن چکی ہے، ساری دنیا ایک گاؤں کی طرح ہے، ہر مذہب وملت وعقائد ونظریات کے لوگ اس گاؤں میں آباد ہیں، اورضروریات یومیہ میں یہ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، کسی ملک میں کسی چیز کی کمی ہوتی ہے تو دوسرے ملک سے مانگ لی جاتی ہے، فاصلے سمٹ گئے ہیں،قومیں ایک دوسرے کے انتہائی قریب آ چکی ہیں اور زیادہ تر ممالک سیکولر (Secular) یعنی لادین ہیں، اور جو ممالک کسی دین کے ماتحت ہیں ان کی اپنی اپنی شریعت ہے، جو اسلام سے متصادم اور متبائن ہے، مثلاً پچھلے دنوں لاہور میں گوشت کی قلت پیدا ہوئی تو حکومت نے نیوزی لینڈ سے گوشت منگوا کر لاہور کے یوٹیلٹی سٹور پر رکھ دیا، کبھی آسٹریلیا سے گوشت منگوایا جاتا ہے، ہمارے اپنے ملک کے قصاب اس کمی کو جس طرح دور کرتے ہیں وہ آئے دن اخبارات میں ساری دنیا پڑھتی ہے کہ فلاں جگہ ایک آدمی گدھے ذبح کر کے کھلاتے ہوئے پکڑا گیا، فلاں جگہ سولہ کتے ذبح شدہ برآمد ہوئے،جن میں سے قصاب نے اتنے مارکیٹ میں بھیج دیئے تھے اور بعض کھائے بھی جاچکے تھے
یا فلاں جگہ ایک قصاب نے اقرار کیا وہ سولہ سال سے کتوں کا گوشت عوام

www.khrooj.com

کو کھلا رہا ہے وغیرہ وغیرہ، آئے دن اخبارات میں آتا ہے کہ فلاں شہر میں ہوٹلوں پر ایسے بسکٹ بک رہے ہیں جن پر لکھا ہوا ہے کہ آپ کے کتے اسے کھا کر خوشی محسوس کریں گے، یا وہ غیر ملکی بسکٹ جو سور کی چربی سے بنے تھے اور جانوروں کا غلیظ رسوب اس میں شامل تھا اور ڈاگ فیڈ کی حیثیت سے پاکستان میں بھیجا گیا تھا، وہ ہوٹلوں پر ان پڑھ مسلمانوں کو کھلایا جا رہا تھا، خود پاکستان کا یہ حال ہے کہ ملک کی سب سے بڑی سویٹس کی فیکٹری کے مالک نے اقرار کیا تھا کہ وہ اکثر میٹھائیاں گریس میں تیار کر کے مارکیٹ میں بھیجتے ہیں، ہم جاپان اور دیگر ممالک سے فلورائیڈ منگواتے ہیں جو ٹوتھ پیسٹ بنانے میں کام آتا ہے، اور ٹوتھ پیسٹ پر لکھا ہوتا ہے کہ ''فلورائیڈ سے بھرپور'' مگر جاپان خود ہندوستان سے ٹنوں کے حساب سے حاملہ ہندو عورتوں کا پیشاب درآمد کرتا ہے اور اس سے فلورائیڈ حاصل کرتا ہے اور یہ بات اخبارات میں بھی چھپتی رہتی ہے

پہلے دودھ فروش پانی ملاتا تھا تو صاف پانی دودھ میں شامل کر دیتا تھا، مگر جب سے لیکٹو میٹرز آئے ہیں صاف پانی پکڑا جاتا ہے، اب گندے نالوں اور غلیظ نہروں کا کثیف پانی دودھ میں شامل کر کے ہوٹلوں پر سپلائی کیا جاتا ہے، جب سے آٹے کی چائینیز چکیاں متعارف ہوئی ہیں گندم میں بھوسہ ملا

www.khrooj.com

کر پیسا جاتا ہے، بازار سے سوکھی روٹیوں کے ڈھیر جو غلاظتوں سے لدے ہوتے ہیں وہ فلور ملوں میں لائے جاتے ہیں اور دوبارہ آٹا بنا کر مارکیٹ میں لایا جاتا ہے

بچر ہاؤس میں جو لوگ جانور ذبح کر کے صبح صبح مارکیٹ کو گوشت سپلائی کرتے ہیں ان میں سے نوے فیصد تکبیر پڑھنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے ''پھڑیں پھڑیں'' کہتے ہوئے جانور کی گردن اتار دیتے ہیں اور سردیوں میں غسل جنابت کرنا تو ان کیلئے لکھا بھی نہیں ہے، ہمارا ذاتی مشاہدہ ہے کہ ہوٹلوں پر پاکیزگی نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی، الاقلیل، بلا امتیاز مذہب وملت صحت مند و مریض ہر شخص کے برتن ایک ہی ٹب میں ڈال کر ایک میلا کچیلا تولیہ ان میں گھما دیا جاتا ہے اور اگلے آنے والے مہمان کا ''سواگت'' کیا جاتا ہے اور ٹب کا پانی اکثر اوقات سارا دن تبدیل ہی نہیں کیا جاتا

ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ ایک سڑک پر گھوڑے گدھے غلاظت پھیلاتے ہوئے گزر رہے تھے، کچھ دیر بعد وہ غلاظت خشک ہوگئی اور ٹریفک چلتا رہا اور وہ پاوڈر بن گیا اور صرف چند گز کے فاصلے پر زمین پر تھڑا بنائے کچھ لوگ جلیبیاں بنا رہے تھے، کچھ پکوڑے تل رہے تھے، وہ پاوڈر اڑ اڑ کر ان کے سامان میں شامل ہو رہا تھا اور وہ غلاظت بھری چیزیں لوگ کھا رہے

www.khrooj.com

تھے، یہ چیزیں شرعی نقطہ نگاہ سے تو غلط ہیں مگر (Health Point of View)
ہیلتھ پوائنٹ آف ویو سے بھی یہ صحت کی تباہی کا موجب ہیں

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس ماحول میں اس تعداد اور اس کثرت سے علی الاعلان شرعی قوانین کی بے حرمتی کی جاتی ہو، ان کی خلاف ورزی کی جاتی ہو یا ان کا مذاق اڑایا جاتا ہو اور کسی بھی شرعی قانون کو توڑنے پر کوئی نوٹس نہ لیا جاتا ہو اور نہ اسے برا سمجھا جاتا ہو، تو وہاں دوسرا کلیہ لاگو ہوتا ہے کہ پہلے تحقیق کرو کہ کیا یہ چیز واقعی حلال وطیب ہے پھر استعمال کرو بعض محترم اس حقیقت سے آنکھیں بند کر کے فرما دیتے ہیں کہ اصالۃ الاباحۃ ہی کا کلیہ ہی ہر جگہ لاگو ہوگا

وہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ امریکہ، روس، برطانیہ، ہندوستان یا دیگر ایسے ممالک میں جس طرح یہ کلیہ لاگو نہیں ہوتا کیونکہ ان ممالک میں سور کتا وغیرہ اور ان کے اجزائے بدن سے تیار شدہ اغذیہ اور ادویات کی کثرت ہوتی ہے، اسی طرح یہاں بھی یہ کلیہ لاگو ہوگا کہ پہلے تحقیق کرو پھر کھاؤ جب تک حلال وطیب ہونے کا یقین نہ ہو نہ کھاؤ اور متبادلات پر گزارہ کرو مثلاً فروٹس میوہ جات سبزیاں وغیرہ یا بوائلڈ انڈے وغیرہ کھا لینے چاہیں اور باقی چیزوں کو رضائے الٰہی اور بقائے روحانیت کیلئے ترک کرنا چاہیے

آج کل اکثر مشروبات میں الکحل شامل ہو چکی ہے، اکثر پرفیوم میں بھی الکحل داخل کردی گئی ہے، اور یہ ایک شراب ہے، جس سے اجتناب کرنا لازم ہے

ہمارے معاشرہ میں تین چار قسم کے افراد ہیں

(1) جو حلال وحرام کی تمیز نہیں کرتے، حرام ذرائع سے دولت کماتے ہیں ڈرگ مافیا والے ہیں، رشوت خور، ملاوٹ یا ذخیرہ اندوزی کرنے والے ہیں، اور جملہ برے کام کر کے ہر طرح کی شرعی قانون شکنی کرنے والے ہیں، ان کے ہاں تو کھانا پینا بالکل مناسب نہیں اور تقویٰ کے خلاف ہے یہ لوگ 60 فیصد کے قریب ہیں، ان کے ہاں کھانا وغیرہ کھانے سے اس طرح اجتناب کرنا چاہیے کہ جیسے ایک شوگر کا مریض احباب کے ہاں بھی ایسی چیزیں نہیں کھاتا جن میں میٹھا موجود ہو، یعنی ان سے نفرت بھی ظاہر نہیں کرنا چاہیے اور خیر وخوبی سے اپنے دین کا تحفظ کرنا چاہیے

(2) دوسرا طبقہء افراد وہ ہے کہ جن کے ذرائع آمدنی درست ہیں مگر وہ طاہر ونجس کا خیال نہیں کرتے، یہ تقریباً 25 فیصد کے قریب ہیں، ان کے ہاں بھی کھانا کھانے سے اجتناب کرنا چاہیے اور اگر محبت سے انہیں ان چیزوں کی طرف متوجہ کیا جائے تو شاید ان کی اصلاح بھی ہو جائے،

بہر حال ایسے لوگوں کی عزت کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ یہ پہلے طبقہ سے ہزاروں درجے بہتر ہیں

(3) تیسرا طبقہ ان افراد پر مشتمل ہے کہ جن کا ذریعہ آمدنی بھی درست ہے اور طاہر ونجس کا بھی خیال کرتے ہیں مگر حقوق اللہ خمس وزکواۃ کی پرواہ نہیں کرتے، ایسے لوگوں کے ہاں کھانا کھا لینے میں کوئی حرج نہیں ہے مگر شرط یہ ہے کہ ان کے ہاں سے جو چیز کھائیں اس کی قیمت کا اندازہ کریں اس کا خمس اپنی جیب سے ادا کر دیں، زکواۃ بھی خود ادا کر دیں، تا کہ آپ کی کھائی ہوئی چیز شرعی طور پر حلال ہو جائے

(4) چوتھے طبقہ میں وہ افراد آتے ہیں کہ جو ہر قسمی مالی اور شرعی پابندیوں پر عمل کرتے ہیں، ذرائع آمدنی درست رکھتے ہیں، طاہر ونجس کا خیال بھی کرتے ہیں، حقوق اللہ وحقوق العباد کا خیال رکھتے ہیں، یعنی رزق حلال کے سارے کوائف درست رکھتے ہیں، ایسے افراد کے ہاں کھانا پینا شرعی نگاہ سے کلی طور پر درست ہے

بعض بھائی کہتے ہیں کہ لاعلمی میں حرام لقمہ کھایا جائے تو حرج نہیں ہے، جبکہ حرام روحانیت کیلئے زہر قاتل ہے، جیسے جسم کیلئے سم الفار یا سائی نائیڈ زہر ہے، دونوں چیزیں چاہے غلطی سے کھائی جائیں مضر ہیں، فرق اتنا ہے

کہ جیسے غلطی سے زہر کھا کر مرنے والے کو خالق خودکشی کا مجرم قرار دے کر سزا نہ دے گا

اسی طرح حرام غذا غلطی سے کھانے والے کو آخرت میں سزا نہ ملے گی ، مگر زہر کھانے کا اثر اس دنیا میں ضرور ظاہر ہوگا ، جیسے زہر کسی کی غلطی یا غلط فہمی کو معاف نہیں کرتی ، اسی طرح حرام بھی روحانی ہلاکت میں رعایت نہیں کرتا ، دنیا میں جو اثرات ہیں دونوں کے برابر ہیں ، یعنی زہر اور حرام ، آخرت میں دونوں کیلئے سزا نہ ہوگی ، ویسے بھی یہ حقیقت مانی جاتی ہے کہ ''حسنات الابرار سیئات المقربین'' نیک لوگوں کی نیکیاں بھی اعلیٰ درجات پر فائز لوگوں کیلئے برائی کے برابر ہوتی ہیں

اس لئے تقویٰ کے اعلیٰ درجات پر پہنچنے کیلئے قربانیاں بھی بڑی بڑی دینا پڑتی ہیں ، اگر ہم طالبانِ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف میں شامل ہونا چاہیں گے تو اس کلیہ پر عمل کرنا ہوگا کہ کچھ پانے کیلئے کچھ کھونا پڑتا ہے ، اور سب کچھ پانے کیلئے سب کچھ چھوڑنا پڑتا ہے ، شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے رابطے میں سب سے بڑا مانع یہی اکل حرام ہے ، رزق حلال کے ساتھ اگر رابطہ کے اعمال کیئے جائیں تو بہت جلد رابطہ ہو جاتا ہے

ایک واقعہ کا خلاصہ برائے تشویق و اصلاحِ نفس لکھتا ہوں جسے کتاب سیمائے

امام زمان عجل اللہ فرجہ الشریف میں سید محمد مہدی تاج لنگرودی صاحب نے نقل فرمایا وہ لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک دوست نے اپنے ہی ایک دوست کے بارے میں بتایا کہ انہیں یہ شوق ہوا کہ اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کریں بہت اعمال کیئے مگر ناکام رہے، پھر علم الاعداد و جفر سے کچھ عملیات حاصل کیئے (کیونکہ وہ ان علوم کے عالم تھے) بہت سے اعمال کیئے، مگر مقصود حاصل نہ ہوا، آخر عملیات سے ناامید ہو گئے تو بوقت نماز سحر گریہ وزاری کرنا شروع کر دی اور عرض کی میرے مولا عجل اللہ فرجہ الشریف میں چلہ کشیوں سے تھک گیا ہوں، آپ ہی کرم کریں، اس وقت اشارہ ہوا کہ فلاں شہر میں جاؤ گوہر مقصود کو پالو گے

وہ صاحب اس شہر میں گئے، وہاں جاکر پھر چلہ کشی شروع کر دی 38 دن بعد اشارہ ہوا کہ بازار آہنگراں میں پہنچو، وہ فوراً چل پڑے، جب وہاں پہنچے تو ایک ضعیف قفل ساز کی دکان پر اپنے محبوب حقیقی کو مسند آراء دیکھا جونہی نظر پڑی تو مولائے کائنات عجل اللہ فرجہ الشریف نے ہاتھ کے اشارے سے کلام سے روک دیا اور خاموش کھڑے ہونے کا حکم دیا، اس صاحب نے دیکھا کہ اچانک ایک مستورہ وہاں آئی جو ناتواں وضعیف تھی، اس نے ایک تالا (قفل) اٹھایا ہوا تھا، اور آکر اس ضعیف قفل ساز سے کہا خدا کیلئے مجھ

سے یہ قفل تین شاہی (تین روپے) میں خرید لو، اس آہن گر نے دیکھا اور کہا بہن اس تالے کی قیمت دس شاہی (دس روپے) ہے، اگر آپ مجھے سات شاہی کا دے دیں تو میں اس کی چابی بنا دوں گا جو دو شاہی کی ہوگی اور یہ دس روپے کی قیمت کا ہو جائے گا، اس مستور نے کہا کہ مجھے صرف تین شاہی ضرورت ہیں، وہ دے دو، انہوں نے کہا کہ اگر آپ بیچنا بھی چاہیں اور میں اس کا جائز منافع بھی لوں تو پھر بھی اس کی قیمت سات شاہی ہے اور میرا یہ تالا دس شاہی میں بک جائے گا، لہٰذا آپ سات شاہی لے لیں، اس مستور نے اسے مذاق سمجھا کیونکہ باقی بازار والے مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اسی سے دو شاہی پر لینا چاہتے تھے، اور اس مستور کو تین شاہی کی ضرورت تھی، اس مستور نے منت کی کہ بھائی آپ مجھے تین سکے ہی دے دو، اس ضعیف قفل ساز نے کہا بہن ہم مسلمان ہیں اور کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہم پر جائز نہیں ہے، یہ سات شاہی (سکے) رکھ لو، جب اس نے وہ سات سکے مستور کو دیئے تو اس نے حیران ہو کر لے لئے اور دعائیں دے کر چلی گئی

جب وہ مستور چلی گئی تو امام علیہ الصلوات والسلام نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے عزیز! اس قفل ساز کی طرح دیندار ہو جاؤ اور اس کی طرح تدین

www.khrooj.com

اختیار کرو تا کہ تمہیں ہماری تلاش میں چلہ کشیاں نہ کرنا پڑیں بلکہ ہم تمہیں تلاش کریں گے چاہے تم جہاں بھی ہو گے، تقویٰ اختیار کرو تو پھر ریاضات و چلہ کشی اور علم جفر کے توسل سے نجات پا جاؤ گے، تم اس قفل ساز کی طرح خوف خدا اور اسلام کی پاس خاطر کرو تو پھر ہم تمہیں ملنے آئیں گے (خلاصہ)

فرض نمبر 60...... ﴿ترکِ کذب﴾

شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی رضا کیلئے صداقت کا اختیار کرنا اور کذب (جھوٹ) کو ترک کرنا فرض ہے اور یہ چیز بہت اہمیت کی حامل ہے، حدیث شریف میں آیا ہے☆لعنت الله على الكاذب ولوكان مازح اللہ کی لعنت ہے جھوٹ بولنے والے پر، چاہے ہنسی مذاق میں جھوٹ بولے دور غیبت میں جو مومنین پر مالک حقیقی کی طرف سے انعام واحسان ہوئے ہیں ان میں سے ایک ہے رویائے صادقہ (سچا خواب) کیونکہ فرمان ہے کہ دور غیبت کے اس شخص کا خواب کبھی بھی جھوٹا نہ ہوگا جو خود جھوٹا نہ ہوگا اقسام وحی اِلٰہی میں سے ایک خواب بھی ہے، حدیث میں ہے کہ خواب وحی کا چالیسواں حصہ ہے، جو متصل ومتوسل پر نبوت کی طرح ہے، حدیث شریف میں ہے کہ☆من رأنی فی المنام فقد رأنی عالم خواب میں خاندان پاک علیہم الصلوات والسلام کے کسی فرد کی زیارت کرنا ظاہراً زیارت کی طرح

ہے اور زیارت کے معاملے میں خواب و بیداری یکساں ہے

فرض نمبر 61...... ﴿ حقوقِ سفر ﴾

حقوقِ سفر کی ادائیگی بھی فرض ہے یعنی سفر کے ضمن میں شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے جو حقوق ہیں ان کا ادا کرنا لازم ہے، مثلاً گھر سے یا جس مقام سے بھی آغاز سفر کیا جائے وہاں سے روانگی کے وقت دو رکعت نماز برائے سلامتی شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ادا کرنا فرض ہے

فرض نمبر 62...... ﴿ صدقہءِ سفر ﴾

سفر پر روانگی کے وقت امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی صحت اور سلامتی کیلئے صدقہ دینا اور دعا اللهم كن لوليك کی تلاوت کرنا

فرض نمبر 63...... سفر کے دوران صلوات کاملہ کا کم از کم 92 مرتبہ ورد کرنا کیونکہ یہی شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے اسم مبارک کے عدد ہیں

فرض نمبر 64...... ﴿ طلب راہنمائی ﴾

دوران سفر اگر راستہ بھول جائیں تو دو رکعت نماز توسل ادا کریں، متعدد بار امام عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے اس طرح استغاثہ کریں

یا ابا الصالح عليك الصلوات والسلام ادرکنی ادرکنی فی سبیل اللہ

یہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی کنیت ہے اور مسافر کیلئے اسی کنیت سے پکارنا

www.khrooj.com

مستحسن قرار دیا گیا ہے، اگر نماز نہ پڑھ سکیں تب بھی استغاثہ کیا جا سکتا ہے ایسے ہزاروں واقعات کتب غیبت میں موجود ہیں کہ دشت وصحرا میں لوگوں نے پکارا اور مولائے کائنات عجل اللہ فرجہٗ الشریف بذات اقدس خود تشریف لائے، بعض نے پہچان بھی لیا اور بعض لوگوں کو بعد میں معلوم ہوا، ایسے واقعات عارف ابطحی نے حال ہی کے بھی رقم کئے ہیں

فرض نمبر 65 ...... طلب شفا

بیماری کی صورت میں اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہی سے شفا طلب کرنا فرض ہے، مگر شرطِ طلب خلوص ہے اور خلوصِ طلب یہ ہے کہ دیگر اطباء کی ادویات سے کنارہ کش ہو کر طلب شفا کرنا چاہیے، کیونکہ شفا عطا کرنا مالک کا احسان ہے اور وہ اپنے احسان میں کسی دوسرے کی شرکت پسند نہیں کرتے کہ شکریہ تقسیم ہو جائے

اکثر یہ خلوص ہم میں اسی وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب دنیا جہان کے سارے ڈاکٹرز اور اطباء آزما لئے جاتے ہیں، ہر طرف سے نا امید ہو کر ہی ہم میں خلوص پیدا ہوتا ہے، اگر چہ یہ بھی نقص خلوص ہے مگر وہ کریم ذات کرم ضرور فرماتے ہیں اور اسماعیل ہرقلی جیسے ہزاروں جاں بہ لب مریضوں کو انہوں نے شفا عطا فرمائی ہے، ہاں اگر یہ خلوص مرض کی ابتدا میں پیدا ہو جائے تو

کیا ان کے در سے شفا نہیں ملے گی؟

جو امراض کے آخری مراحل میں شفا دے سکتا ہے، کیا وہ ابتدائی مراحل میں شفا نہیں دے سکتا؟ بات ساری خلوص کی ہے

فرض نمبر 66......﴿استغاثہ﴾

جملہ مسائل اور پریشانیوں میں اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہی سے استغاثہ کرنا چاہیے

میں ایک ایک چیز کو علیحدہ علیحدہ نمبر دے کر لکھنے کے بجائے صرف اتنا کہوں گا کہ مولائے کائنات عجل اللہ فرجہ الشریف ہمارے شب و روز کو جانتے ہیں جیسا کہ انہی کا اپنا فرمان ہے کہ......

☆قال علیہ السلام فانا نحیط علماً بانبائکم ولا یعزب عنا شیء من اخبارکم

فرمایا یقین رکھو کہ ہمارا علم تم سے محیط ہے اور تمہاری ظاہری باطنی باتوں میں سے کوئی بھی ہم سے چھپی ہوئی نہیں ہے، ہم جانتے ہیں کہ ایک تو وہ ذات اقدس ہر لمحہ ہمیں دیکھ رہے ہیں اور ہمارے مشکلات ذہنی و جسمانی کو بھی وہ اچھی طرح جانتے ہیں بلکہ آنے سے پہلے جانتے ہیں، ساتھ ہی انہوں نے فرمایا ہے کہ

www.khrooj.com

☆انا خاتم الاوصياء وبی یرفع الله عزوجل البلاء عن اهلی وشیعتی

ہماری ذات خاتم الاوصیا علیہم الصلوات والسلام ہے، ہمارے اہل اورشیعوں سے بلائیں ہماری وجہ سے رفع ہوتی ہیں

مشکلات اور مصائب وآلام کے حل ہونے کا ایک ہی دروازہ وذریعہ ہے ہر مریض، اسیر، تنگدست، ستم زدہ کی ہر قسمی مشکل انہی کی ذات سے توسل واستغاثہ کرنے سے ٹلتی ہے، انہی کے کرم سے بلائیں اور مصیبتیں ٹلتی ہیں جملہ امور میں مدد اپنے زمانے کے والی ومالک سے طلب کرنا چاہیے، یہ فریضہ بحق حاکمیت اعلیٰ ہم پر فرض ہے

فرض نمبر 67......﴿اکتسابِ معرفت﴾

اکتساب معرفت بھی انہی کی ذات اقدس عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے کرنا فرض ہے معرفت توحید ونبوت، معرفت احکام دین، غرض ہر وہ معرفت جو ہم پر فرض ہے وہ انہی کی ذات اقدس سے طلب کرنا فرض ہے کیونکہ یہ ہادی دوراں عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہیں اور انہی کا حکم وفرمان ہے کہ☆قال علیه السلام طلب المعارف من غیر طریقنا اهل البیت مساوق لانکارنا

ان کے غیر سے معارف کو طلب کرنا ان ذوات کے انکار کے مترادف ہے

www.khrooj.com

اوران کا انکار کفر ہے

تحصیل معرفت حقیقی کتب سے یا علمی افراد سے نہیں ہوسکتی، علماء کرام کے اختیار میں ہوتا تو آج پوری دنیا صاحب معرفت ہوتی، جبکہ صورت حال اس کے بالکل برعکس ہے، علم وعرفان نور ہیں اور یہ نور مرکز نور الٰہی جس پر ضیا پاش کرتا ہے اسی کا سینہ اسلام وانوارِ ایمان ومعرفت کیلئے وسیع ہوجاتا ہے، کسی اور ذریعہ کو حصول معرفت میں اختیار کرنا مرکزیت نور ہدایت سے انکار کے برابر ہے

فرض نمبر 68...... ﴿تصدیق دین﴾

تصدیق دین وعقائد بھی اپنے وارث شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے کرنا فرض ہے

اس دور میں عقائد ونظریات میں عظیم انقلابات آرہے ہیں، آئے دن نئے نئے فتاویٰ اور عقائد متعارف کروائے جارہے ہیں، اب نور علم کی بجائے عمامہ وعبا کی شوکت کو اہمیت حاصل ہوچکی ہے، اور جوینده راہِ حق حیران وپریشان ہیں کہ کس کی مانیں اور کس کی نہ مانیں، کوئی ایک چیز کو مبطل کہتا ہے تو دوسرا اسی چیز کو مکروہ اور تیسرا مستحب اور چوتھا واجب قرار دیتا ہے، اس حرام ومکروہ، مستحب وواجب کے تنازعات نے دین حق کو

میدان جنگ بنا دیا ہے، کتابوں کا یہ حال ہے کہ ہر قسمی روایات ان میں موجود ہیں، حرام والے سے کہتی ہیں تم جمے رہو، مکروہ والے کو اس سے زیادہ روایات دے کر کہتی ہیں کہ شاباش لڑتے رہو، مستحب اور واجب والوں کو بھی مواد اور سامانِ جنگ وہی کتابیں دے رہی ہیں، کتابیں دیکھو تو امریکن پالیسی نظر آتی ہے کہ ''لڑاؤ اور حکومت کرو اور دونوں طرف اسلحہ بیچو''

علماء کرام ہوں یا اساتذہ ایک دوسرے سے دست و گریبان ہیں، اس جدال و قتال میں نقصان عوام اور سیدھے سادھے دین داروں کا ہو رہا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ اپنے دین وعقیدے کی کتاب پر اپنے امام زمانہ وارث دین اِلٰہی عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی مہر تصدیق لگوانا چاہیے، کیونکہ وہی ہادیِ زمانہ ہیں، وہ ذات بہتر جانتی ہے کہ حقیقی دین کیا ہے؟ اس لئے ہمارا فریضہ ہے کہ ہم اپنے عقائد ونظریات اور اپنی دینی کیفیت کے بارے میں اپنے مالک حقیقی عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی رائے ضرور معلوم کریں

فرض نمبر 69...... ﴿تصدیق مقلد﴾

اپنے لئے مقلد (جس کی تقلید کرنا ہو) اس کی تصدیق شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے کروانا فرض ہے

یہ زمانہ ءِ غیبت ایک تاریک رات کی طرح ہے جس میں راہ حق غیر واضح ہے، اب جائز و ناجائز میں فرق نظر نہیں آتا، ہزاروں دکانیں کھلی ہیں اور ہر جگہ نمبر دو مال بک رہا ہے، بغیر تقلید کے چارہ کار نہیں اور لباس اجتہاد میں ہزاروں دشمن بھی آ چکے ہیں، اس لئے اگر اپنی آخرت کو سو فی صد یقینی بنانا ہے تو اپنے لئے مقلد منتخب خود نہ کریں، بلکہ اس بارے میں بھی اپنے وارث حقیقی سے رابطہ کریں تاکہ ہلاکت کا احتمال ہی ختم ہو جائے

دورِ غیبت میں انسان اجمالاً تو مالک دین حق عجل اللہ فرجہُ الشریف سے ہدایت لے سکتا ہے مگر تفصیل و جزئیاتِ دین میں تو چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتیں ہیں جن کیلئے انسان پریشان ہوتا ہے، اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ اپنے آقا مولا عجل اللہ فرجہُ الشریف سے دریافت کیا جائے کہ ہم نے کس کی تقلید کرنا ہے اور یہ انہی سے معلوم کرنا چاہیے کہ اس دور میں وہ کون ہے؟ جو آپ کے حقیقی دین کا نمائندہ ہے تاکہ ہم ان کی تقلید کریں اور ان کے احکام و فرامین کو آپ کا حکم اور حکم خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھیں، اس کے جواب میں ظاہراً یا خواب میں جس کی تقلید کا حکم صادر ہو اس کی تقلید واجب ہے اور اس کی تقلید میں اصول وفروع کی شرط نہیں، بلکہ عقیدہ اور عمل دونوں میں اس کی تقلید کرنا اسی طرح واجب ہے جس طرح اطاعت امام اور اتباع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واجب ہے، اور وہ مالک دین اللہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف اس کے پابند نہیں ہیں کہ وہ کسی بڑے عالم کی تقلید کا حکم دیں یا بظاہر چھوٹے عالم دین کی تقلید کا یا بظاہر غیر عالم دین کا، جس کے بارے میں بھی وہ حکم تقلید دیں ہمیں پھر سوچنے پرکھنے کا حق حاصل نہیں رہتا، بلکہ اس فرمان کو فرمان اِلٰہی سمجھنا واجب ہوگا فقہی مسئلہ ہے کہ اگر ایک ہزار بھیڑوں کے ریوڑ میں سے ایک بھیڑ کے ساتھ غیر فطری فعل ہوجائے تو جب تک اس بھیڑ کو علیحدہ نہ کیا جائے پورے ریوڑ کا گوشت حرام ہے

اس دور کے علماء کے ریوڑ کے بارے میں تو احادیث میں تین ہزار سے لے کر 80 ہزار تک کی روایات موجود ہیں کہ یہ علما امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی تلوار کی نذر ہوں گے، گویا اس ریوڑ میں ایک نہیں 80 ہزار بھیڑیں مشکوک ہیں، تو پھر کس کی تقلید جائز ہے؟ صرف اس کی تقلید واجب ہے کہ جس کے بارے میں دین کا مالک خود فرما دے جب تک حکم صادر نہ ہو محتاط رہنا ضروری ہے، کیونکہ فقہ میں تقلید کے بارے میں تین فردوں کا ذکر ہے

(1) مقلَد ...... جس کی تقلید کی جائے

(2) مقلِد ...... جو تقلید کرنے والا ہے

(3) محتاط ...... جو کسی کی تقلید نہیں کرتا بلکہ وہ مسائل میں خود تحقیق کر کے اس

www.khrooj.com

پرعمل کرتا ہے اور پوری دیانت داری اور صداقت کے ساتھ ہر برائی کو ترک کرتا ہے اور ہر نیکی جو اس کے علم میں آ جائے اس پر عمل کرتا ہے

لہٰذا محتاط کا بھی ایک خاص مقام ہے، اس لئے بارگاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے مقلد کی تصدیق کروانا فرض ہے اور جواب تک محتاط رہنا چاہیے، اس طرح دین محفوظ رہے گا

فرض نمبر 70 ...... ﴿رابطہ بہ امامؑ﴾

کیونکہ یہی موضوع ہی اس کتاب کی جان ہے اس لئے اسی پر قدرے تفصیل سے لکھنا چاہوں گا کیونکہ یہ وقت کی ضرورت ہے اور اس کیلئے اپنے بھائیوں کو ایجوکیٹ (Educate) کرنا مقصودِ کتاب ہے

اس میں چند سوالات ہیں جن پر روشنی ڈالنا ضروری ہے

(1) کیا دور غیبت میں رابطہ قائم کرنا یا زیارت سے مشرف ہونا ممکن ہے؟

(2) رابطہ کرنے کی ضرورت کیوں ہے؟ ...... اس کا فائدہ کیا ہے؟

(3) امام علیہ الصلوات والسلام سے رابطہ قائم کرنا اور طلب زیارت کرنے کا اصل مقصد کیا ہونا چاہیے؟

(4) ہم کس طرح اور کن اعمال کے ذریعے زیارت سے مشرف ہو سکتے ہیں اور ہمارا رابطہ ہو سکتا ہے یعنی رابطہ اور زیارت کیلئے ہمیں کیا کرنا چاہیے

www.khrooj.com

یہ ہیں وہ سوالات جو بڑی اہمیت کے حامل ہیں

اس مختصر زندگی میں مجھے جتنے مولائے کائنات کے عاشقان ومحبّ ملے ہیں ان میں سے زیادہ تر انہی سوالات کے جواب کیلئے پریشان تھے

پہلا سوال یہ ہے کہ کیا دورِ غیبت میں شرفِ زیارت حاصل ہوسکتا ہے جبکہ علی بن محمد سمری کی توقیع مبارک میں اس کے خلاف بات درج ہے

اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ علی بن محمد سمری والی توقیع مبارک کے پہلے ناقل جناب شیخ طوسی ہیں، انہوں نے یہ توقیع مبارک بھی نقل کی ہے اور ساتھ ہی واقعاتِ ملاقاتِ امام علیہ الصلوات والسلام بھی لکھے ہیں، کیونکہ وہ ان دونوں کو ایک دوسرے کے نقیض ومخالف نہ سمجھتے تھے

اس کی وجہ یہ ہے کہ جملہ عرفاء وعلماء نے خود شرفِ زیارت حاصل کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہاں زیارت سے مراد یہ نہیں، بلکہ ادعیٰ رویتی کی بجائے ادعیٰ نیابتی ہے یعنی وہ شخص جھوٹا ہے جو دورِ غیبت میں نیابت امام علیہ الصلوات والسلام کا دعویٰ کرتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر لفظ رویت سے زیارت مراد لیا جائے تو انسان دو گناہوں میں سے ایک کو اختیار کرنے پر مجبور ہوجائے گا اور یہ دونوں ایسے گناہ ہیں کہ ان میں سے ایک کا ارتکاب بھی بہت زیادہ نقصان کا موجب ہے، آپ خود دیکھ لیں

ایک یہ ہے کہ اگر اس توقیع مبارک کو نعوذ باللہ غلط کہا جائے تو ایمان نہ رہے گا اور دوسری صورت میں سید مرتضیٰ علم الہدیٰ، مقدس اردبیلی، علامہ حلی اور شیخ مرتضیٰ انصاری جیسی اعلیٰ علمی شخصیات کی تکذیب کرنا پڑے گی اور انہیں جھوٹا ثابت کرنا پڑے گا، اس کا نقصان یہ ہوگا کہ اہل تشیع کا پورا دین حق مشکوک ہو جائے گا، کیونکہ انہی لوگوں کی کتب ہی پر تو عقائد شیعہ خیر البریہ کی عمارت کھڑی ہے، اگر ان سب کی کتب بمعہ صاحبانِ کتب ساقط الاعتبار ہو جائیں تو دین حق کس طرح معتبر رہ سکے گا؟ اس طرح لاتعداد مومنین اور لاتعداد علماء اور لاتعداد کتب غیبت کی تکذیب دین کی عمارت کو ہلا کر رکھ دے گی

اسی لئے جمع بین الروایات کے کلیہ کے تحت ضروری ہو جاتا ہے کہ نہ توقیع مبارک کی تکذیب (نعوذ باللہ) کا جرم کیا جائے اور نہ علمائے کرام اور مومنین کی تکذیب کا جرم سرلیا جائے، بلکہ انہی علمائے حق کی توضیح وتاویل کو قبول کیا جائے جو انہوں نے فرما دی ہے کہ یہاں دعوئے نیابت ووکالت کرنے والے کو جھٹلا دینا واجب ہے، نہ کہ دعوئے زیارت کرنے والے کو پھر معمولات ومسلمات شیعہ میں سے ہے کہ بعض مقامات پر چالیس مخصوص راتوں کو جانا موجب زیارت اقدس ہے، مثلاً مسجد سہلہ چالیس بدھ کی

شب کو جانا، مسجد جمکران یا کربلا معلیٰ میں اعمال زیارت بجالانا، ان اعمال سے لاکھوں انسان زیارت اقدس سے مشرف ہوتے ہیں، جن کے واقعات سے کوئی کتابِ غیبت خالی نہیں ہے

دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح مخلوق پر امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے طلب ہدایت کرنا واجب ہے اسی طرح طالب ہدایت کو صراط مستقیم دکھانا ہادی عصر عجل اللہ فرجہٗ الشریف پر بھی واجب ہے، اور عہدۂ حجت خدا پر فائز کوئی بھی پاک ذات ترک واجب کی مرتکب نہیں ہوسکتی، چاہے جان ہی جانِ آفرین کے سپرد کیوں نہ کرنا پڑے، جیسا کہ کوفیوں نے جب امام علیہ الصلوات والسلام پر اتمام حجت کی تو امام علیہ الصلوات والسلام واقعات کربلا کا علم رکھنے کے باوجود وہاں اتمام حجت کیلئے تشریف لے گئے

اسی طرح اگر آج کوئی ان کے لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے عرض کرتا ہے کہ میرے مولا میں آپ کے جد مظلوم علیہ الصلوات والسلام کا عزادار ہوں یا میں طالب راہ حق ہوں، میری ہدایت فرمائیں، مجھے خود آ کر صراط مستقیم دکھائیں، اگر آپ نے آج مجھے زیارت نہ کروائی اور ہدایت حق نہ فرمائی تو بروز قیامت میں نہیں آپ جواب دہ ہوں گے اور میں آپ کا دامن گیر ہوں گا اور کہہ دوں گا کہ جب ہادیِ حقیقی عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے ہدایت ہی نہیں فرمائی تو

میں درست کیسے ہوسکتا تھا......تو یہ فرزند امام حسین علیہ الصلوات والسلام ہر صورت میں ہدایت فرمائیں گے اور اتمام حجت ضرور کریں گے

خود سوچیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کی گلیوں میں ہدایت کا فریضہ انجام دیتے ہوئے کتنے ستم اٹھائے ،جسم اطہر کے خون سے نعلین لبریز ہوگئی ، اور ہمارے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے سر اطہر پر وہی دستار ہے اور وہی منصب ہدایت انہیں بھی حاصل ہے، تو کیا یہ ہماری ہدایت نہ کریں گے؟ اگر ہم کافر بھی ہوں تو تب بھی انہیں ہدایت فرمانا چاہیے، حالانکہ ہم تو ان کے اجداد طاہرین علیہم الصلوات والسلام سے محبت رکھنے والے ہیں اور ان کے ہر حرف کو حرفِ آخر سمجھنے والے ہیں

جن تطہیر کی مالک بیبیوں صلواۃ اللہ علیہن نے ہدایت خلق کیلیئے بازار شام تک جانا پسند فرمایا، کیا ان کا لخت جگر (ہمیشہ سلامت ہو) اپنے گھر کے اجڑنے کا درد رکھنے والوں کی ہدایت نہیں فرمائے گا؟

میرے بعض بھائیوں کے ذہن میں یہ بات نقش ہو چکی تھی کہ زیارت اور ہدایت ناممکن تو نہیں ہے، ہوتو سکتی ہے، مگر ہم گنہگار ہیں ہمیں کیسے زیارت ہوسکتی ہے؟ ان کی زیارت سے مشرف تو نیک اور صالحین ہو سکتے ہیں

میں ان سے اکثر عرض کرتا تھا کہ صالحین کا تو پھر بھی کوئی نہ کوئی سہارا ہے

www.khrooj.com

عمل کا، نیکیوں کا، کردار کا سہارا ہے، ہمارا تو اس کریم ازل عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے سوا کوئی سہارا ہی نہیں، یہ کیسے ہم سے دور رہ سکتے ہیں

ڈاکٹر کی ضرورت صحت مند کو نہیں مریض کو ہوتی ہے، صالحین تو صحت مند ہیں، مریض تو ہم گنہگار ہیں، وہ کیسا معالج و ڈاکٹر ہے جو کہہ دے کہ میں مریضوں سے نہیں صحت مندوں سے ملوں گا، مرض جتنا زیادہ ہو ڈاکٹر کی نگرانی کی اتنی ہی زیادہ ضرورت ہوتی ہے، اور ہم تو ایمرجنسی وارڈ میں رکھنے کے قابل مریض ہیں، ہمارا کریم معالج عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہم سے کیسے غافل ہوسکتا ہے؟ ہمیں زیارت نہ کروانا اور ہدایت نہ فرمانا تو ان کے سٹیٹس عہدے اور مقام کے خلاف ہے، ہم ذرا انہیں بلا کر تو دیکھیں

ماضی میں وقت سست رفتار سے چل رہا تھا، مرضِ معصیت و بغاوت وبائی شکل میں نہ پھوٹا تھا، اس وقت ضرورت تھی کہ لوگ خود چل کر ڈاکٹروں کے پاس جائیں مگر جب کہیں کوئی وبا پھوٹ نکلتی ہے تو رسکیو ٹیمیں خود چل کر جاتی ہیں، گھر گھر جا کر مریضوں کا علاج کرتی ہیں، آج یہی عالم ہے امراضِ کفر و شر و معصیت و عصیان وبا کی صورت میں پھوٹ نکلی ہیں جنہوں نے پوری انسانیت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، تو ایسی صورت میں حکومت الٰہیہ کی رسکیو ٹیم کو بھی گھر گھر جا کر علاج کرنا چاہیے، مگر ہم انہیں کچھ نہ کچھ

وقت تو دیں کہ وہ ہمارا علاج کریں، ہم علاج کی ضرورت تو محسوس کریں اپنی گمراہیوں کو تسلیم تو کریں، طلب ہدایت کر کے تو دیکھیں، اس دور میں تو رابطہ اور زیارت بہت آسان فرما دی گئی ہے، مگر جب کوئی چاہنے والا ہی نہ ہو تو پھر کس کا قصور ہے؟......ع

راہ دکھلائیں کسے راہروِ منزل ہی نہیں

یہ رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رحمت العالمین فرزند ہیں جو ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں، جن کی رحمت سے بلا امتیاز نیک و بد ہر آدمی فائدہ اٹھا رہا ہے، ان کے فیوض و برکات سے ہر شخص استفادہ کر رہا ہے، جن کی شفقت ماں کی مامتا سے لاکھوں گنا زیادہ ہے، وہ ہماری ہلاکت پر کیسے خوش ہو سکتے ہیں؟ اگر کسی ماں کا بچہ گٹر میں گر جائے اور غلاظت میں سر سے پاؤں تک غرق ہو جائے اور ماں دیکھ رہی ہو تو کیا وہ اس کے نجاست بھرے جسم کی وجہ سے اسے آنکھوں کے سامنے مرتا ہوا دیکھ سکتی ہے؟ ہرگز نہیں، وہ اس کے جسم کی نجاستوں کو بالائے طاق رکھ کر نکالے گی، خود نہلائے گی، کپڑے بدلے گی، پیار کرے گی

بالکل اسی طرح ہم معصیت اور گناہ کے گٹر میں گر چکے ہیں، اگر ہم اپنے مولائے کریم عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے طلب نصرت کریں تو یقیناً وہ ہماری نجاستوں

www.khrooj.com

کو بالائے طاق رکھ کر ہمیں ان غلاظتوں سے نکالیں گے، صاف و پاک کریں گے اور ساتھ ہی ماں کی طرح پیار بھی کریں گے، بشرطیکہ ہم یہ نہ سوچ رہے ہوں کہ ہم خود نکل آئیں گے، ہمیں ماں کی ضرورت ہی نہیں ہے، اگر ہم گستاخ نہ ہوں گے تو کرم ضرور ہوگا

ایک اور مثال دیکھیں کہ ایک ماں کا اندھا بچہ ہے جو غلاظت میں لتھڑا ہوا ہے، اچانک اس بچے پر ایک کتا حملہ کرتا ہے، تو کیا ماں اپنے بچے کو سینے سے اس لئے نہیں لگائے گی کہ بچہ غلیظ ہے، کیا وہ غلاظت کی وجہ سے اسے کتے سے نہیں بچائے گی؟ ہماری صورت یہی ہے کہ ہم وہ اندھے بچے ہیں کہ جنہیں کچھ نظر نہیں آتا اور ہم پر ابلیس ایک باؤلے کتے کی طرح بار بار حملہ کر کے نوچ رہا ہے، اور ہم غلیظ ہونے کی وجہ سے کیا ماں سے بھی زیادہ مہربان ذات کو نہ بلائیں تو انجام کیا ہوگا؟ اگر ہم بلائیں تو کیا وہ ہمیں نہیں بچائیں گے؟ بات صرف اتنی ہے کہ ہم خود کو ان کا بچہ تو بنائیں، اپنے اندھے ہونے کا اور کتے کے کاٹنے کا احساس کر کے چلائیں تو سہی، پھر دیکھیں کس طرح جناب حر علیہ السلام کی طرح ہمیں امام مظلوم علیہ الصلوات والسلام کے لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف سینہ سے لگاتے ہیں، تمام گستاخیاں سارے گناہ بھول کر کس طرح معراجِ سعادت نصیب کرتے ہیں، جناب حر علیہ السلام جیسی ندامت

ہم پیدا کریں تو آگے سارے کام اس ذات کی رحمت خود ہی کر لے گی
میں کتنے ہی اہلسنت کے لوگوں کو جانتا ہوں کہ جنہیں زیارت نصیب ہوئی ہے اور ہدایت بھی ملی ہے، میں نے ایک کمیونسٹ فوجی جو لینن گراڈ کا تھا اس کا واقعہ پڑھا ہے کہ اسے زیارت ہوئی اور ہدایت بھی ہوئی
اس کریم ازل کی بارگاہ میں مذہب وملت کی شرط بھی نہیں ہے طلب ہدایت ایک شرط ہے، دورغیبت میں زیارت ورابطہ ناممکن نہیں، بلکہ آسان ہے

پہلا سوال

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ بات کس نے پھیلائی ہے کہ زیارت نہیں ہو سکتی اور کیوں پھیلائی ہے؟
اس کا جواب یہ ہے کہ عام مارکیٹ میں جو لوگ دو نمبر مال کا دھندا کرتے ہیں وہی کہتے ہیں کہ اصل ایجنسی سے رابطہ نہیں ہوسکتا، کیونکہ انہیں معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی نے مرکز سے تصدیق کروالی تو ہماری دکان بند ہو جائے گی اور ہمارے پاس کوئی نہیں آئے گا، اب جو ایجنسی ہولڈر ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ جاؤ کمپنی سے پوچھ لو کہ فلاں شہر میں تمہارا نمائندہ کون ہے؟ جو جعلی ایجنسی کھول لیتا ہے اور نمبر ٹو مال بیچتا ہے وہی لوگوں سے کہتا ہے کہ کمپنی والے تو کسی سے ملتے ہی نہیں، جو جائے گا دھکے مار کر نکال دیا جائے گا

www.khrooj.com

اسی طرح جعلی علما کہتے ہیں کہ امام علیہ الصلوات والسلام کی زیارت ناممکن ہے، دین سارے کا سارا کتابوں میں موجود ہے، امام وقت عجل اللہ فرجہ الشریف سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، ہمارے پاس آؤ، جس قسم کا مسئلہ ہو یا فتویٰ ہو فیس جمع کراؤ اور لے جاؤ

یہ اسلامی ''کا ذسطائیت'' ہی کا پروپیگنڈا ہے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ کوئی جھوٹ بے اثر نہیں ہوتا جبکہ اسے مسلسل دہرایا جائے، اسی طرح ان لوگوں نے اس نظریے کی ایڈورٹائزمنٹ کر کے لوگوں کے ذہن میں بٹھا دیا ہے کہ تم گنہگار ہو، تمہیں تو زیارت ہو ہی نہیں سکتی، ہاں اگر ہو سکتی ہے تو وہ ہم جیسے کسی بڑے عالم اور پاک و پارسا کو ہو سکتی ہے

حالانکہ عارف الابطحی لکھتے ہیں کہ ایران کے تقریباً 80 فیصد موالی اپنے شہنشاہ معظم عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں، ہاتھ کنگن کو آرسی کیا والی بات ہے، خود جا کر مسجد جمکران سے تسلی کر لیں، اگر وہاں طالبانِ زیارت کا جم غفیر نظر آئے تو سمجھ لو کہ زیارت ہو رہی ہے، ورنہ بیشک نہ ماننا

یہ لوگ جو صدیوں سے عمل کر رہے ہیں ان کا خدانخواستہ دماغ نہیں چل گیا کہ بے سود عمل کر رہے ہیں، کیونکہ بے سود عمل پر زیادہ دیر تک کوئی باقی

www.khrooj.com

نہیں رہ سکتا، اس لئے آپ اپنے لوگوں ہی سے واقعات زیارت جا کر خود سن لیں، پھر تو یقین آئے گا

﴿دوسرا سوال﴾

زیارت اور رابطہ کرنے سے کیا فائدہ ہوگا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کسی دین کو کیوں اختیار کرتا ہے؟ صرف اس لئے کہ ایک دن یہ مادی زندگی ختم ہو جائے گی اور پھر ایک نئ زندگی کا آغاز ہوگا کہ جو اس حیاتِ مختصر سے لاکھوں کروڑوں گنا لمبی ہے اور اس زندگی میں دو ہی راستے ہیں یا نجات ابدی کا، یا عذابِ ابدی کا، اور آدمی عذابِ ابدی سے بچنے کیلئے اور اخروی زندگی کو سدھارنے کیلئے دین و مذہب کو اختیار کرتا ہے، اب جو شخص جس دین پر بھی ہے اسے یہ بات کنفرم نہیں ہے کہ واقعی ابدی زندگی سدھر گئی ہے

کیونکہ سو فی صد بات تو وہ کر سکتا ہے جو وہاں کا سفر کر کے واپس آ چکا ہو، اور وہی بتائے کہ وہاں کس چیز کا کیا مقام ہے؟ کس مذہب اور قانون کی وجہ سے وہاں خوش آمدید کہا جاتا ہے، لیکن ایسا ہو نہیں سکتا کہ ایک انسان مر جائے اور حیات بعد الموت کے مراحل سے گزرنے کے بعد واپس آ کر بتائے کہ وہاں کون سا دین قابل قبول ہے، اور کیا کرنے والا وہاں انعام

www.khrooj.com

پائے گا، تو نتیجہ یہ نکلا کہ جملہ مذاہب کی نجات اور درستگی بہ تعداد مذاہب ومسالک مشکوک ہو جائے گی، اگر سو مذاہب ومسالک موجود ہیں تو ان میں سے ہر مذہب وفرقہ کا ایک فی صد چانس بنتا ہے کہ وہ شاید نجات پائے اور 99 فیصد منفی نتائج کا اعلان کرتا ہے

اب کوئی آدمی ایسی لاٹری میں اتنا بڑا خطرہ مول نہیں لینا چاہتا کہ جس میں جان، مال، عزت، ناموس، ہر چیز کو داؤ پر لگا دے جبکہ اس کے مطلوبہ نمبر نکلنے کا چانس ایک فی صد ہو

ریس کورس میں جانے والا ہر گمبلر پہلے ماضی کے نتائج دیکھتا ہے، پھر کسی گھوڑے پر داؤ لگاتا ہے کہ یہ زیادہ مرتبہ جیت چکا ہے، شاید اس مرتبہ بھی جیتے، بس اسی لئے انسان مذہب بدل بھی لیتا ہے، کیونکہ وہ آخرت کا رسک لینا نہیں چاہتا

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں یہ کون بتائے گا کہ 100 اعداد میں سے کون سا ایک عدد یقیناً نکلے گا تاکہ اس پر جان، مال، عزت، ناموس ہر چیز کو داؤ پر لگایا جائے تو نقصان نہ ہو بلکہ لاکھوں کروڑوں گنا زیادہ ملے

اس کا واحد حل یہ ہے کہ وہ کوئی ایسی شخصیت ہو جو عالم ارواح سے بھی اسی طرح مربوط ہو جس طرح عالم اجسام میں موجود انسانوں سے مربوط ہو

اور اس کا رابطہ روح کل سے بھی ہو، اور وہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کی دستار اور ان کے دین کی وارث بھی ہو، اس کیلئے دنیا و آخرت ایک جیسے ادراکی ہوں، جس طرح وہ دنیا والوں سے معاشرت رکھتا ہو اسی طرح ارواح میں بھی معاشرت رکھتا ہو

پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ خالق اور مخلوق کے مابین جملہ فیوض و نعمات کا وسیلہ ہو اور ایسا وسیلہ ہو جو زندہ انسانوں اور مردہ لوگوں کی ارواح کے مابین بھی فیوض الٰہی کا وسیلہ ہو، کیونکہ ارواح بھی مخلوق ہیں اور وہ سب کیلئے وسیلہ مطلق ہو، تو اس مقام پر شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے علاوہ کوئی فائز ہی نہیں ہے، لہٰذا وہی ذات اقدس ہیں جو انسان کو اخروی زندگی کی حفاظت کی ذمہ داری دے سکتے ہیں

اب اگر دین ان سے لیا جائے یا ان کے روبرو لیا جائے تو پھر آخرت کی زندگی میں حاصل ہونے والا ریٹرن (Return) سو فی صد یقینی ہو جائے گا، اس سے بڑا فائدہ اور کیا ہو سکتا ہے

جناب عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک حواری آیا اور عرض کی کہ میں آپ کیلئے سب کچھ چھوڑنے کیلئے تیار ہوں مگر آپ میرے ساتھ عہد کریں کہ آخرت کا جواب میری طرف سے آپ کو دینا ہوگا، انہوں نے فرمایا کہ ہمیں یہ سودا

منظور ہے

بس زیارت اور رابطے کا مقصد یہی سودا طے کرنا ہے کہ مولائے کائنات! یہاں کی زندگی ہم آپ کے حکم کے مطابق گزاریں گے اور آخرت کی زندگی کے آپ ضامن ہوں گے کہ کوئی ہمارا نقصان نہ ہوگا، کل جہاں آپ ہوں گے ہمیں بھی وہاں اپنے قدموں میں رکھیں گے

﴿ تیسرا سوال ﴾

سوال یہ ہے کہ رابطے اور زیارت کا شرف حاصل کرنے کا اعلیٰ ترین مقصد کیا ہے؟ کہ جس سے یہ تشرف جلد بھی حاصل ہو اور فائدہ بھی زیادہ سے زیادہ ہو

اس کا جواب یہ ہے کہ طالبانِ زیارت کے واقعات کا جب ہم بغور جائزہ لیتے ہیں تو ہمارے سامنے یہ نتائج آتے ہیں کہ زیادہ تر ان لوگوں نے زیارت طلب کی ہے جو دنیاوی پریشانیوں میں مبتلا تھے یعنی کوئی بیمار تھا، کوئی بے اولاد تھا، کوئی راہ بھولا ہوا تھا، کوئی تنگ دست تھا، یعنی زیادہ تر لوگ وہی تھے کہ جنہوں نے جدوجہد صرف دنیاوی ضرورتوں کیلئے کی اور نتیجہ بھی یہی نکلا کہ زیارت سے مشرف ہوئے، شرفِ کلام حاصل ہوا، مگر پہچان نہ سکے، کیونکہ وہ اس مقصد اعلیٰ کو نہ پہچان سکے تھے کہ جس کیلئے

زیارت کرنا ضروری تھا

بعض لوگ صرف ثواب کیلئے طالب زیارت ہوئے، بعض صرف ایمان کے استحکام کیلئے طالب زیارت ہوئے کہ یقین ہوجائے کہ ہمارے آقا ومولا عجل اللہ فرجہُ الشریف موجود ہیں، بعض لوگوں نے روحانی ترقی میں سنگ میل کی حیثیت سے طلب زیارت کی، اور بعض حضرات نے زیارت کو ایک نئی چیز ڈسکور (Discover) کرنے کے طور پر طلب کیا

جہاں ہزارواں ایسے لوگوں کے واقعات لکھے ہوئے ہیں وہاں چند ان خوش قسمت لوگوں کا ذکر بھی موجود ہے کہ جنہوں نے شرفِ زیارت کے اعلیٰ مقصد کو سامنے رکھ کر زیارت چاہی اور اس سے زیادہ فائدہ بھی اٹھایا اور انہی لوگوں نے بوقت زیارت اپنے مولا علیہ الصلوات والسلام کو پہچان بھی لیا اور شفقت وکرم کی بارش بھی ہوئی، وہ مقصد اعلیٰ یہ ہے کہ انسان اپنی آخرت کو سو فیصد یقینی بنانے کیلئے طلب زیارت کرے، اپنے دین کو سو فیصد درست کرنے کیلئے یہ اعمال کرے

کیونکہ کوئی شخص کتنا ہی نیک و پارسا یا صاحب اعمال خیر کیوں نہ ہو، معرفت کی بلندیوں پر ہی کیوں نہ ہو، جب تک دین اِلٰہی کا وارث تصدیق نہ کرے کہ تم درست جا رہے ہو اس وقت تک اس کا دین مشکوک ہے، اس

کی نجات موہوم ہے، اس کے عقائد خطرے سے خالی نہیں ہیں، یہی طریقہ صالحین میں صدیوں سے رائج چلا آ رہا ہے

بہت سے واقعات ہماری کتب میں موجود ہیں کہ مومنین وصالحین آ کر اپنا عقیدہ اپنے زمانے کے امام علیہ الصلوات والسلام کے حضور پیش کرتے تھے کہ مولا علیہ الصلوات والسلام ہمارا یہ عقیدہ ہے، اگر درست ہے تو مہر تصدیق ثبت فرمائیں، اگر غلط ہے تو اصلاح فرمائیں، اور خاندان پاک علیہم الصلوات والسلام نے ان کے ظرف وعقل کے مطابق ان کی تصدیق وترمیم فرمائی

ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے مولائے زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی بارگاہ عالیہ میں اپنے جملہ متعلقات پیش کریں اور عرض کریں کہ اے ہمارے آقا ومولا! اے پاک مالک! ہماری جان، مال، اولاد، عزت، ناموس، دین ہر چیز کے مالک حقیقی آپ ہیں، ہم آپ کے عبد مملوک ہیں اور آپ کے عہد مملکت میں ہیں، ان چیزوں میں سے کیا درست ہے اور کیا غلط ہے آپ بہتر جانتے ہیں، یہ سب کچھ میں آپ کے حضور پیش کرتا ہوں

(1) یہ جان حاضر ہے، جہاں جی چاہے خرچ کروا دیں

(2) میری اولاد حاضر ہے، ان کا کیا کرنا ہے ساتھ رکھنا ہے یا چھوڑنا ہے

(3) بیوی حاضر ہے، اس کو رکھنا ہے یا چھوڑنا ہے کیا یہ مجھ پر حلال بھی ہے

یا نہیں

(4) یہ مال حاضر ہے، یہ سارا آپ نے لینا ہے، آدھا لینا ہے، پانچواں حصہ لینا ہے، اس میں سے کتنا کہاں لگانا ہے؟، آگاہ فرمائیں

(5) یہ بیٹیاں حاضر ہیں، ان کا کیا کرنا ہے، کیونکہ غلام کی ہر چیز کا مالک اس کا خریدنے والا مالک ہی ہوتا ہے اور ہم آپ کے زرخرید غلام ہیں

(6) یہ میرا دین وعقیدہ بھی حاضر ہے، آپ ہی دین حقیقی کے مالک ہیں آپ کا حرام کردہ ہم پر حرام ہے، آپ کا حلال کردہ ہم پر حلال ہے، میرا ذاتی کوئی نظریہ اور عقیدہ نہیں ہے، میرے عقائد کا سفید پیپر آپ کے سامنے ہے، جو جی چاہے لکھ دیں، وہی حق ہوگا

(7) میں خود حاضر ہوں، مجھے دستور العمل عطا فرمائیں، میں نے کیا کرنا ہے، جزئیات دین میں کس سے راہنمائی لینا ہے کسی سے لینا بھی ہے یا نہیں اس نیت سے طلب زیارت کرنے والا کبھی بھی محروم نہیں رہا، بشرطیکہ صدق نیت سے عرض کرے کہ جو حکم ہوگا اس پر ضرور عمل کروں گا، چاہے ہر چیز کو چھوڑنے کا حکم ہی کیوں نہ ہو جائے، کیونکہ اس دنیا کی ہر چیز کو تو ویسے بھی چھوڑ کر جانا ہے، اگر زندگی میں مولائے کائنات محبوب حقیقی کیلئے چھوڑنا پڑے تو کون سی بڑی بات ہے

شہنشاہ برطانیہ عورت کیلئے تخت وتاج چھوڑ سکتا ہے تو ہم مولائے کائنات کیلئے یہ چند گھٹیا سی چیزیں کیوں نہیں چھوڑ سکتے

عرفائے اسرار امام علیہ الصلوات والسلام تو یہاں تک فرماتے تھے کہ شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا حق عظیم اتنا بڑا حق ہے کہ اس کیلئے ترک آخرت وعقبیٰ کرنا بھی جائز و مستحسن ہے، وہ فرماتے تھے کہ لالچ اور غرض، غرض ہی ہوتی ہے چاہے جنت ونجات ہی کی کیوں نہ ہو، اور غرض ولالچ منافی خلوص ہے

سوداگری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے
او بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے
زاہد کمالِ ترک سے ملتا ہے مدعا
دنیا جو چھوڑ دی ہے تو عقبیٰ بھی چھوڑ دے

یعنی صرف رضائے الٰہی کیلئے ہر چیز کو چھوڑنا ہے

وہ فرماتے تھے کہ ہمیں یہ عرض کرنا چاہیے کہ اے میرے خالق اس دنیا سے ہم دست کش ہو چکے ہیں اور آخرت بھی ہم نہیں لینا چاہتے، ہمارے اعمال خیر کی اگر تمہاری پاک نگاہ میں کوئی قیمت وجزا ہے اور تو اس کے بدلے میں ہمیں کچھ عطا فرمانا بھی چاہتا ہے تو وہ جزا وصلہ تو ہمیں دینے کی بجائے

ہمارے محبوب اقدس کی مسرتوں اور خوشیوں کی شکل میں انہیں عطا فرما صدیوں سے سوگوار میرے مولا کی جھولی ابدی مسرتوں سے بھر دے، ان کے دورِ حزن وملال کا خاتمہ کر کے ان کی حکومت حق کو ظاہر فرما (آمین)

غلام تو قربانی کے دنبے کی طرح ہوتا ہے، جو قربان ہو جانے کے بعد بھی مالک سے آخرت طلب نہیں کرتا، بلکہ اپنی جان کی قربانی کی جزا و ثواب بھی مالک ہی کی جھولی میں ڈال دیتا ہے

ہمیں بھی ہر قربانی دینے کے بعد اس کی جزا و ثواب کو بھی اپنے مالک شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی جھولی میں ڈالنا ہے

یہ باتیں تو عرفاء کی ہیں جن پر آہستہ آہستہ پہنچا جا سکتا ہے، پہلے تو دین اور عقیدہ کی درستی لازم ہے تاکہ عبد و مالک کا رشتہ تو قائم ہو جائے پھر باقی مراحل مالک حقیقی شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف خود طے کراتے ہیں

ہمارے ہاں ایک بزرگوار تھے جو بہت نیک وصالح تھے، سارا سال روزے سے رہتے تھے، سوتے بیٹھتے مسجد میں تھے، ان کا یہ معمول تھا کہ وہ ہر شب جمعہ اپنے مولائے کائنات عجل اللہ فرجہ الشریف سے تازہ احکامات لیتے تھے

یہ مقامات عالیہ بھی حاصل ہو جاتے ہیں، مگر دھیرے دھیرے سب کچھ ہوتا ہے، عام مشکلات میں یا طلب حاجات کیلئے طلب زیارت ضروری نہیں

www.khrooj.com

بلکہ عریضہ اور نماز توسل کے ذریعے مشکل کشائی کرنے کی دعا کی جا سکتی ہے اور مشکل حل ہو جاتی ہے اور بعض اوقات زیارت بھی ہو جاتی ہے مگر آدمی پہچان نہیں سکتا، بعد میں پتہ چلتا ہے، تب اپنے بے ادبانہ رویہ پر شرم بھی آتی ہے کہ انہیں ان کے شایانِ شان پروٹوکول نہیں دے سکا، جب رابطہ ہو جاتا ہے اور ایک مرتبہ دین اور محبت درست ہو جاتی ہے تو پھر رخ محبوب حقیقی کی زیارت کی تڑپ بڑھ جاتی ہے اور ہجر محبوب بیقرار رکھتا ہے تو آدمی بار بار دعا کمیل کا یہ فقرہ ادا کرتا ہے

☆یا سیدی ومولای وربی صبرت علی عذابك فكيف اصبر علی فراقك

اے میرے سید وسردار! اے میرے مولا! اے میرے مربی! آپ کے عذاب پر تو میں صبر کر سکتا ہوں مگر آپ کے فراق وہجر پر کیسے صبر کر سکتا ہوں خصوصاً سادات کرام ''اصلاحِ دین'' کی غرض سے اعمال زیارت کریں تو بہت جلدی مشرف بہ زیارت ہو جاتے ہیں

مگر ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم خواہشاتِ نفس کے غلام بن چکے ہیں، اس سے آزاد ہی نہیں ہو پا رہے ہیں تو مولا کے غلام کیسے بنیں گے؟ یہ حقیقت ہے کہ ایک غلام بیک وقت دو مالکوں کا غلام نہیں ہوسکتا، جیسے ایک عورت

بیک وقت دو مردوں کے عقد شرعی میں نہیں رہ سکتی، ایک شخص خواہش نفس کا غلام بھی ہو اور مولا کی غلامی کا دعویٰ بھی کرے تو ان میں سے ایک ضرور جھوٹ ہوگا، اب فیصلہ ہمیں خود کرنا ہے کہ ہم کس کے غلام ہیں؟

من میں چھپے ہوئے رہنما (ضمیر) سے پوچھ لیں کہ ہماری حقیقت کیا ہے

﴿چوتھا سوال﴾

یہ ہے کہ ہمیں کس طرح امام علیہ الصلوات والسلام سے رابطہ پیدا کرنا چاہیے؟، اس کا طریقہ کیا ہے؟، کون سے اعمال بجالانے سے رابطہ ہوسکتا ہے؟

اس کیلئے ہم ایک علیحدہ باب قائم کریں گے اور اس پر تفصیل سے روشنی ڈالیں گے تاکہ ایک جویندہ راہِ حق آسانی سے رابطہ پیدا کرسکے اور دیدار حبیب کا ایک پیاسہ جلد از جلد چشمہ ءِ ماءِ معین سے روحانی پیاس بجھا سکے

www.khrooj.com

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوسرا باب

حقوقِ مستنبط

اس میں ایسے حقوق وفرائض آتے ہیں کہ جو حقوق الاخوان سے ہمیں بذریعہ استنباط حاصل ہوتے ہیں

حقوق الاخوان کی ایک طویل فہرست ہے جو آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام نے ہمیں دی ہے، اگر کوئی شخص وہ فہرست دیکھنا چاہے تو بحار الانوار جلد 74 اور دارالسلام شیخ نوری کی طرف رجوع کرے، یہاں ہم صرف وہ حقوق وفرائض درج کر رہے ہیں کہ جن سے ہمیں شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے حقوق وفرائض کیلئے رہنمائی ملتی ہے

1......ایثار

ایثار کرنا بھی فرض ہے، یعنی جس چیز کے بارے میں دیکھیں کہ اس کی مومن بھائی کو ضرورت ہے تو اپنی ضرورت کو بالائے طاق رکھ کر اس کی خدمت کرنا ایثار ہوتا ہے، ایثار کا مطلب ہے اپنی ذات پر مومن بھائی کو

ترجیح دینا، ایثار کے فضائل بیان سے باہر ہیں، لیکن ہمارا یہ حال ہے کہ ابھی تک ہم نے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا اصلی حق یعنی خمس بھی دینا نہیں سیکھا ہے، حالانکہ ایثار تو خمس وزکواۃ کی ادائیگی کے بعد ہو سکتا تھا

مومنین پر یہ بھی فرض ہے کہ پہلے خمس ادا کریں، اس سے مال پاک ہو جاتا ہے، اس کے بعد اس پاک مال میں سے ایثار کریں اور اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی راہ میں خرچ کریں، اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں موثرین کی مدح فرمائی ہے، اسی سے سوچا جا سکتا ہے کہ جب ایک مومن بھائی کے معاملہ میں ایثار کرنے والا ممدوح خدا ہے تو اپنے مالک شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بارے میں ایثار کرنے والے کی کیا شان ہوگی؟

2......انصاف من نفسِ لِغیرہٖ

انصاف یہ ہے کہ جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے، وہی اپنے بھائی کیلئے پسند کر جو رویہ، جو سلوک، جو طرزِ معاشرت، جو اسلوبِ کلام تو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کیلئے جائز رکھ

یہ تو ایک عام مومن بھائی کے معاملہ میں حکم ہے، اب حق تو یہ تھا کہ اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کیلئے ہم اس سے بدرجہا بہتر پسند کرتے،

مگر اتنا نہ سہی تو اتنا تو ہونا لازم ہے کے اپنے جیسا حق تو انہیں دیا جائے مثلاً ...... کیا کوئی آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی بھائی اس کی شان سے گرا ہوا رویہ رکھے؟

مومن بھائی سے انصاف کرنے والے کو خالق نے جنت کی ضمانت دی ہے تو جو اپنے مالک شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے ساتھ انصاف کرے اس کا مقام کیا ہوگا؟ اور انصاف نہ کرنے والے کی سزا کیا ہوگی؟

3......اجلال وارتفاعِ قدر

مومن کے جو دس واجب حقوق بیان فرمائے گئے تھے ان میں سے ایک اس کی تعظیم شان ہے، یعنی مومن کی عزت وتکریم میں مبالغہ کرنے کی بہت فضیلت ہے، خصوصاً سفید ریش مومن کی عزت کرنا واجب نہیں اوجب ہے کیونکہ اللہ بھی سفید ریش مومن کی عزت فرماتا ہے اس وقت اس کی فضیلت اور بڑھ جاتی ہے کہ جب اس کی عزت اس کی عدم موجودگی میں کی جائے یہاں ہمارے سامنے مومن نہیں امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام کے فرزند ہیں جو سن رسیدہ بھی ہیں اور غائب بھی ہیں، مگر ہمارا یہ حال ہے کہ ان کا نام بھی عزت وشان سے نہیں لیا جاتا ہے، اور ان کے شایانِ شان ذکر تک نہیں کیا جاتا ہے، ان کا کوئی پرسان حال تک نہیں ہے، کوئی اتنا بھی نہیں سوچتا کہ

ان کے شب و روز کیسے گزر رہے ہیں

4......اکرام......5......فضل

اجلال، اکرام اور افضال عام طور پر ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں مگر ان کے حقیقی معنی جدا جدا ہیں، یعنی اجلال کے معنی ہیں اپنی ذات سے بڑا سمجھنا یا اپنے من میں کسی کو بڑا ماننا، اور اکرام کے معنی ہیں عزت افزائی کرنا، فیاضی کرنا، بے دریغ بخشش کرنا، اور شرفاء جیسا رویہ رکھنا

فضل کے معنی ہیں دوسروں پر ترجیح دینا

مثلاً ایک مومن بھائی کو اس کی عدم موجودگی اور موجودگی میں صاحب عزت سمجھنا اجلال ہے، اور جب وہ آکر ملے تو اس کی عزت وتکریم کرنا، اس کے منسوبات کا احترام کرنا، اس کی اولاد کی، نوکروں کی، اس کے جانوروں کی اور تحائف وغیرہ کی عزت کرنا، اس کی ہر بات کو اہمیت دینا، اس کی بات نہ ٹالنا اور اس کے معاملہ میں فیاضی سے کام لینا اکرام کہلاتا ہے، اور جب اس کے مقابل بھی کوئی موجود ہو تو تب اسے دوسروں پر ترجیح دینا اور اس کے ساتھ امتیازی سلوک ومہربانی کرنا یہ تفضّل ہوتا ہے

اصول یہ ہے کہ فضل ہمیشہ غیر کے مقابلہ میں ہوتا ہے کیونکہ انسان کی اپنی ذات بھی تو اس مومن بھائی کی غیر ہی ہوتی ہے، اس لئے اسے اپنی ذات

www.khrooj.com

پر ترجیح دینا بھی فضل و تفضّل کے دائرے میں آتا ہے

انہی حقوق سے اپنے پاک مالک شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے حق پر استدلال کرلیں کہ ایک تو اپنے مالک پاک کو ظاہراً اور باطناً مالک ومحترم سمجھنا ہے، ساتھ ہی ان کے جملہ منسوبات کا احترام کرنا بھی واجب ہے مثلاً ان کی ذات پاک کا، ان کے اسمائے پاک کا، ان کے منسوبات مثلاً علم پاک، یا ان اشیاء کا جو ان کی ذات سے کسی حوالے سے منسوب ہوں اور مومن بھی تو انہی کی ذات سے منسوب ہے، اس کا احترام کرنا، یہ ان کی ذات کا اکرام ہے، اور ان کے ذکر پاک کو جملہ اذکار پر ترجیح دینا، ان کی دعا پر جملہ دعائیں قربان کرنا، اپنی ضروریات پر ان کے مقصد کو ترجیح دینا باقی پاک ذوات کے ذکر پاک پر ان کے ذکر پاک کو فضیلت دینا، یہ اس ذات کے فضل و تفضّل کے ضمن میں آتا ہے اور امام زمانہ ہونے کے ناطے سے یہ ان کا ہماری گردنوں پر حق ہے جس کی ادائیگی ہمارے اوپر فرض ہے

6...... ذكر اخاك بالجميل

مومن بھائی کا ایک یہ بھی حق ہے کہ اس کا ذکر اچھائی سے کیا جائے خصوصاً اس کی عدم موجودگی میں اس کا ذکر اچھے الفاظ، اچھے انداز اور اس کے شایانِ شان طریقہ سے کیا جائے، اس کے پس پشت اس کی حفاظت کی

جائے یعنی خود بھی اس کی برائی نہ کریں اور نہ کسی کو اس کی برائی کرنے دیں اور اس کی تاکید مزید اس وقت ہو جاتی ہے کہ جب وہ دار فانی سے دار بقا کو رخصت ہو جائے، اس وقت اس کی ساری لغزشوں کو بھول کر اس کی نیکیاں ہی نیکیاں بیان کرنا فرض ہے

شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حق پر اسی سے استدلال واستنباط کیا جا سکتا ہے کہ ہمیں ان کی ذات پاک کا کس طرح ذکر پاک کرنا چاہیے

کیا بلا القاب یا بلا صلوات ذکر پاک کرنا چاہیے؟ کیا ان کی ذات پاک کیلئے واحد کا صیغہ استعمال کرنا چاہیے؟ حالانکہ شرفا کی محفلوں میں اسے جہالت اور بے ادبی مانا جاتا ہے، اور ''تو'' اور ''تیرا'' جیسے الفاظ کی مہذب محفلوں میں گنجائش نہیں ہوتی، اس لئے ہم پر یہ بھی فرض ہے کہ ہم اپنے مالک پاک کا ذکر پاک انتہائی ادب واحترام سے کریں اور ان کی شان کے مطابق کریں، ورنہ ہم گنہگار اور گستاخ قرار پائیں گے

کیونکہ گستاخی تو مومن کے حق میں بھی گناہ ہے، چہ جائیکہ خود مالک المومنین عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں خدا نہ کرے سرزد ہو

7......دعا باحب الاسماء

مومن کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اسے ایسے ناموں سے پکاریں یا

www.khrooj.com

بلائیں کہ جو خود اسے پسند ہوں، ایسے ناموں سے اس کا ذکر کریں جو اس کی ذات کو اچھے لگتے ہوں

ہمارے ماحول اور معاشرہ میں مہذب لوگوں میں تو آپس کے تخاطب کیلئے اعزازات والقاب موجود ہیں مثلاً افسر ماتحت کے مابین یہ القاب رائج ہیں''جناب عالی'' یا''سر'' عدالتوں میں''مائی لارڈ'' اور عام لوگوں میں جناب یا سائیں یا صاحب کا استعمال عام ہے، یا پھر ملک صاحب، مہر صاحب، میاں صاحب، میر صاحب، خان صاحب، مخدوم صاحب، یا دیوان صاحب کا استعمال ہوتا ہے، یا پھر قوم کے حوالے سے بات کی جاتی ہے مثلاً نقوی صاحب، رضوی صاحب، موسوی صاحب، جسکانی صاحب، رجبانہ صاحب، بھٹی صاحب وغیرہ جیسے احترامیہ القاب واعزازات کا استعمال عام ہے، یعنی یہ دیکھا جاتا ہے کہ جو جس طرح مخاطب ہونا پسند کرتا ہے، اسے اسی طرح سے مخاطب کیا جاتا ہے

اسی بات سے ہمیں اپنے مالک پاک عجل اللہ فرجہُ الشریف کے بارے میں استنباط کرنا چاہیے کہ کیا انہیں یہ طریقہ تخاطب پسند بھی ہے کہ جس سے ہم انہیں مخاطب کرتے ہیں، بلکہ پورے خاندان پاک علیہم الصلوات والسلام کے جس طرح نام پاک آج کل منبروں پر لئے جاتے ہیں، کیا یہ ان کا پسندیدہ اندازِ بیان ہے؟

8......الاقبال

اقبال ادبار کی ضد ہے اور ادبار کے معنی ہیں بے توجہی کرنا یا پشت پھیرنا یا بے رخی کرنا

انہی باتوں سے مومن کے بارے میں منع فرمایا گیا ہے حکم یہ ہے کہ نہ مومن سے بے رخی کریں نہ بے توجہی سے بات سنیں اور نہ ہی اس سے منہ موڑیں اسی سے مالک پاک عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے حق پر استدلال کیا جا سکتا ہے کہ ہمیں ان کی بارگاہ میں حضورِ قلب سے حاضر ہونا چاہیے، ان کے فرامین کو توجہ سے سننا چاہیے، یعنی ان پر عمل کرنا چاہیے اور ان کے فرامین سے بے رخی نہیں کرنا چاہیے، اور ان کی کسی بات کو پس پشت نہیں ڈالنا چاہیے اور نہ ان کی بات سے بے رخی کرنا چاہیے

9......اجتنابِ سخط

سخط رضا کی ضد ہے، مومن کا دوسرے مومن پر یہ بھی حق ہے کہ اس کی رضا کے خلاف کام نہ کرے، اس کے ناپسندیدہ کام نہ کرے، جب تک کہ وہ رضائے الٰہی کے خلاف حکم نہ دے، ورنہ مومن کی نافرمانی کرنے والا گنہگار رہے

اب اس سے استنباط کیا جا سکتا ہے کہ اپنے مالک عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نافرمانی

کرنے والا کون ہے؟ اس لئے مومنین پر یہ بھی فرض ہے کہ وہ ایسا کوئی کام نہ کریں کہ جو مالک زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی رضا کے خلاف ہو جبکہ ان کا ہر حکم عین حکم خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

10 ...... عدم خلاف امره بعد الاستشارة منه

مومن پر دوسرے مومن کا یہ بھی حق ہے کہ اس سے مشورہ کرنے کے بعد اس کے خلاف ہرگز نہ کرے، چاہے اس میں اس کا نقصان ہی کیوں نہ ہو ہم پر بھی یہ فرض واجب ہے کہ جب ہمیں مالک مطلق کی رضا کا انکشاف ہو جائے تو اس کے خلاف ہرگز نہ کریں اور یہ ہمیں معلوم ہے کہ ان کی رضا نیکی میں ہے اور ہر برائی ان کی رضا کے خلاف ہے

دوسری شق یہ ہے کہ جب ہم استخارہ کرتے ہیں تو گویا اپنے مالک مطلق شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے اس بارے میں مشورہ لیتے ہیں اور جب ہم استخارہ کرلیں تو پھر اس کے خلاف ہرگز نہ کریں اس میں چاہے ہمارا نقصان ہی کیوں نہ ہو جائے، استخارہ کے بارے میں یہ فرمان ہے کہ ہم اپنی اولاد کو استخارہ اس طرح تعلیم کرتے ہیں کہ جس طرح قرآن تعلیم کرتے ہیں کیونکہ استخارہ بھی ایک وحی اِلٰہی کی طرح ہے

11 ......اطاعت

ایک مومن پر دوسرے مومن کی اطاعت بھی فرض مشروط ہے، یعنی اس کی اطاعت خاندان پاک علیہم الصلوات والسلام کی اطاعت سے متصادم نہ ہوتو پھراس کی اطاعت فرض ہے...... امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی اطاعت ایک تو حکم خدا ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے واجب ہے، اور ایک حق مومن سے استنباط کرنے سے بھی واجب ہوتا ہے، یعنی ان کی نافرمانی کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے، کیونکہ مومن ہے ہی وہی جوان کی نافرمانی نہیں کرتا

12......ظن الخیریہ

مومن پر مومن کا ایک یہ بھی حق ہے کہ وہ اس پر نیک گمان کرے، جہاں تک ممکن ہو سکے اس کے قول فعل کی نیک تاویل کرے، مومن مومن کے بارے میں آپٹی مسٹک مائینڈ ڈ(Optimistic Minded) رہے، اس سے نیکی کی توقع رکھے، اور اس سے کوئی زیادتی ہو جائے تو اسے نیکی پر محمول کرے جب ایک مومن کے بارے میں یہ حکم ہے تو پھر مالک مطلق کا ہم پر کیا حق ہوگا؟

اس لئے ہم پر فرض ہے کہ ہم اپنے مالک کل عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بارے میں ہمیشہ یہ یقین رکھیں کہ ان کی ذات پاک ہماری خیر ہی چاہتی ہے، کیونکہ دنیا میں ہم پر آنے والی آزمائشیں انہی کی طرف سے آتی ہیں اور جملہ نعمات

بھی انہی کی طرف سے آتی ہیں، یہ میٹھے کڑوے لمحات انہی کی طرف سے آتے ہیں، اور ہمیں یہ یقین رکھنا واجب ہے کہ اگر کوئی کڑوا لمحہ انہوں نے دیا ہے تو یہ ہمارے لئے مفید ہوگا، جیسے ڈاکٹر کوئی کڑوی دوا دیتا ہے تو اس میں بھی ہمارا ہی فائدہ ہوتا ہے

یہ کلیہ ہے کہ اچھوں سے ہمیشہ اچھائی ہی صادر ہوتی ہے، اور جو خیر کل ذات ہے، اس پر بدگمانی کیسے جائز ہوسکتی ہے؟

13......افشاء سلام

ایک مومن کا دوسرے مومن پر یہ بھی حق ہے کہ اسے سلام کرے، اگرچہ سلام کرنا سنت ہے مگر اس کا جواب دینا واجب ہے، اور یہ ایسی سنت ہے کہ جس کا ثواب واجب سے زیادہ ہے، یعنی سلام کرنے والے کو 99 فیصد ثواب ملتا ہے اور جواب دینے والے کو 1 فیصد ملتا ہے اور یہ بھی ہے کہ سلام کرنے والوں کے مابین محبت بڑھتی ہے، اور رزق بڑھتا ہے

اسی حق مومن سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حق پر استنباط کریں کہ ان کا ہم پر ایک حق یہ بھی ہے کہ مومنین انہیں سلام کریں اور یہ عرفا کا معمول رہا ہے کہ ہر نماز کے بعد وہ جملہ آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام کو سلام کرتے تھے اور خصوصاً اپنے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو بعد از نماز سلام کرنا فرض ہے اور وہ کئی طرح

سے ہوسکتا ہے مثلاً

☆ السلام عليك يا ولى الله() السلام عليك يا ولى العصر و الزمان() صل الله عليك يا بقية الله() وصل الله عليك وعلى آبائك الطاهرين صلوات الله عليهم وعلىٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآله اجمعين

14......زیارت

ایک مومن پر دوسرے مومن کی زیارت کرنا بھی فرض ہے، یہ ایک مومن کا دوسرے مومن بھائی پر حق ہے، اس کے بہت زیادہ فضائل مرقوم ہیں یہاں تک ہے کہ جس نے مومن بھائی کی زیارت کی فقد زار الله على عرشه

یعنی اس نے اللہ عزوجل کی عرش پر جا کر زیارت کی ہے، اس سے خود اندازہ کرلیں کہ جب ایک مومن کی زیارت کی یہ فضیلت ہے تو وارث زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی زیارت کی کیا فضیلت ہوگی؟ آپ زیارت کے طور پر یہی سلام بھی پڑھ سکتے ہیں

☆السلام عليك يا ولى الله() السلام عليك يا ولى العصر و الزمان() صل الله عليك يا بقية الله() وصل الله عليك وعلى

آبـائك الطاهرين صلوات الله عليهم وعلیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآله اجمعين

اس سے یہ حق بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہمیں اپنے مالک عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی زیارت کیلئے جد وجہد کرنا چاہیے، کیونکہ فرمان ہے کہ مومن کیلئے ہماری زیارت لازم ہے اور وہ مومن ہی نہیں ہے کہ جسے زیارت نہیں ہوتی ہے اور جو زیارت سے محروم ہے اس کا دین ناقص ہے

15......اجابت

اجابت کا مطلب یہ ہے کہ جب بھی کوئی مومن بھائی بلائے تو لبیک کہنا فرض ہے، یعنی مدد کیلئے یا دعوت کیلئے یا کسی کام کیلئے، بس وہ جب بھی بلائے تو اس کی آواز پر جانا فرض ہے خصوصاً کسی کار خیر کیلئے بلائے تو جانا اوجب ہو جاتا ہے
اسی طرح حقوقِ والدین میں سے یہ حق بھی ہے کہ اگر وہ نماز نوافل کے دوران تمہیں بلائیں تو نماز توڑ دو اور ان کی آواز کا جواب دو، اسی سے حق امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو سمجھا جا سکتا ہے کہ جب والدین کا یہ حق ہے تو مرکز عالمین ذات پاک عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا کیا حق ہو گا؟

ان کا حق ان کی جد اطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر ہے، کہ اگر وہ نماز واجب کے دوران آواز دیں تو نمازِ واجب کا ترک کرنا واجب ہے، خصوصاً جب

نصرت کیلئے بلائیں تو جملہ واجبات ساکت ہو جاتے ہیں، اور ان کی نصرت ہی واجب اول رہ جاتی ہے، اس دور میں ہمارے وارث زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہمیں مسلسل بلا رہے ہیں کہ ''کون ہے جو ہمارے لئے ہمارے راستے کو اختیار کرے'' اس آواز پر لبیک کہنا واجب ہے

16......اخلاص فی نیت

مومن کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے معاملات میں نیت خالص ہو خلوص طمع کی ضد ہے، یعنی لالچ لالچ ہے چاہے جنت ہی کا کیوں نہ ہو

مومن کی خیر مانگنے کی واحد وجہ محبت ہو نہ کہ کوئی ذاتی غرض، انسان اپنی اولاد کو کھلاتا پلاتا ہے مگر کبھی دل میں خیال بھی نہیں کرتا کہ اس کی بھی جزا ملے گی، انسان ماں باپ کی قبر پر جاتا ہے تو یہ نہیں سوچتا کہ اس کی جزا ملے گی، بلکہ وہاں جو نیک اعمال کر آتا ہے اس کی جزا بھی انہی کو دے آتا ہے ان کے ایصال ثواب کیلئے بہت کچھ خرچ بھی کرتا ہے، اس کی جزا کا اپنے لئے تصور بھی نہیں کرتا ہے، اسی طرح اپنے بھائی کیلئے جو بھی کریں اس کی جزا اور صلہ اور داد تک کی خواہش نہ کرنا، یہی خلوص ہے

مگر ہم اپنے مالک پاک عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے بہت خودغرض واقع ہوئے ہیں، ہم ان کو ان کے اجدادِ طاہرین علیہم الصلوات والسلام کا پرسہ دیتے ہیں اور

چار آنسو بہا کر بتاتے ہیں کہ ہم آپ کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہیں مگر جب رو دھو کر فارغ ہوتے ہیں تو انہیں اپنی اغراض کی ایک بہت لمبی لسٹ تھما دیتے ہیں اور اس تعزیت کے بدلے میں دنیا کی ہر چیز کا مطالبہ بھی کرتے ہیں اور آخرت کی بھی کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑتے جو ہم ان سے مانگ کرنہ آتے ہوں

لمبی لمبی دعائیں کرتے ہیں کہ ہمیں جنت دے، حوریں دے، کوثر دے، پیسہ دے، مال و دولت سے مالا مال کردے، اولاد، بیوی، سکھ، چین، جانے کیا کیا مانگتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ خلوص کے منافی ہے، کیونکہ ہم جب اپنے کسی دوست کے ہاں تعزیت کیلئے جاتے ہیں تو کبھی بھی کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتے، بلکہ اگر کوئی مقروض بھی ہو تو ایسے موقعہ پر ہم اس قرض کی وصولی کا مطالبہ بھی نہیں کرتے، مگر اپنے مالک پاک عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے معاملہ میں سارے اصول بالائے طاق رکھ کر ہر قسمی اغراض اور مطالبات کو جائز سمجھتے ہیں، یہ باتیں خلوص کے منافی ہیں

17...... سعی فی حاجت

ایک مومن پر دوسرے مومن کا یہ بھی حق ہے کہ اس کے امور میں اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کرے، جیسے اپنے امور میں کوشش کرتا ہے، اور جس

نے اس کوشش میں ذرا بھر کوتاہی کی اس کے بارے میں حدیث صحیح میں ہے کہ اس نے اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت کی ہے اور کل عرصہ ِمحشر میں وہ خائنین کی صف میں کھڑا کیا جائے گا

اس حق سے بھی حق امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی اہمیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ان کے امور میں کتنی کوشش کرنا چاہیے

18......اھتمام بِاَمُورِھم

اگر کوئی مومن کسی مومن کے پاس حاجت لے کر آتا ہے تو اس کی حاجت روائی میں کوشش کرنا فرض ہے، اگر وہ حاجت لے کر نہ بھی آئے تو بھی اس کے امور کا اہتمام کرنا بھی ایک حق ہے، یعنی جب بھی پتہ چلے کہ اسے کوئی مسئلہ درپیش ہے تو بن بلائے اپنی طرف سے کوشش کرنا بھی فرض ہے

19......قضاء حاجت

مومن کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی حاجت روائی کریں یعنی اگر آپ سے اسے کوئی حاجت ہے تو اسے پورا کریں، بلکہ سوال کی نوبت بھی نہ آنے دیں اور سوال کرنے سے پہلے اگر معلوم ہو جائے کہ اسے یہ حاجت ہے تو پھر یہ انتظار نہ کریں کہ وہ سوال کرے گا تو پھر حاجت روائی کریں گے، کیونکہ فرمان ہے کہ اگر کسی مومن سے مومن سوال کروا کر اس

کی حاجت روائی کرتا ہے تو اس نے اس کے سوال کی قیمت دی ہے، یہ اس کا احسان نہیں ہے

اسی سے پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کے حق عظیم پر استنباط کیا جا سکتا ہے عزاداری، شبیہات اور دعا کے ضمن میں اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ اس چیز کی ضرورت ہے تو ہمیں سوال کرنے سے پہلے اس کا اہتمام کرنا چاہیے

خصوصاً اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے معاملہ میں اگر معلوم ہو جائے تو پھر تساہل کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا ہے

20......نصرت

مومن کے حقوق میں سے سب سے اہم حق ہے اس کی نصرت کرنا، مومن کی نصرت اللہ کی نصرت کے برابر ہے

انسان کے متعلقین چار طبقوں میں تقسیم ہوتے ہیں، پہلا طبقہ وہ ہوتا ہے کہ جو اجنبی کہلاتا ہے یعنی ان کا اس کے نفع نقصان غمی اور خوشی سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا...... دوسرا طبقہ ظاہر دار کہلاتا ہے ان کا تعلق انسان کے معاملات میں صرف ظاہر داری پر مبنی ہوتا ہے قلبی لگاؤ نہیں ہوتا، وہ دکھ درد میں صرف زبانی جمع خرچ کر کے وقت گزاری کرتے ہیں...... تیسرا طبقہ دشمن کہلاتا ہے اور چوتھا طبقہ دوست کہلاتا ہے، حقیقی طور پر اس چوتھے طبقے کے علاوہ

باقی تینوں دشمن ہی کی صف میں شمار ہوتے ہیں فرمان ہے☆الــخـــاذل اخی القاتل کہ خاذل قاتل کا بھائی ہے یعنی ایک قتل کرتا ہے اور ایک قتل ہونے دیتا ہے، یہ دونوں برابر ہیں، مثلاً ایک اندھا آدمی کنویں میں گر رہا ہوتو دوست وہ ہے جو نصرت کرتا ہے، باقی طبقے دشمنوں کی لسٹ میں شمار ہوتے ہیں، اسی سے خود اندازہ کریں کہ جو اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نصرت نہیں کرتا وہ کون ہے؟ ہم میں سے کچھ لوگ ان کی ذات پاک سے اجنبی ہیں، کچھ صرف ظاہرداری کرتے ہیں، اور دل سے ان کی غیبت کا افسوس نہیں کرتے، ان کے دکھوں کو دل سے محسوس نہیں کرتے، وہ دن رات گریہ کناں ہیں، سوگوار ہیں، ہمیں اس کا احساس تک نہیں اور ہم ماتم مجلس عزاداری ایک رسم کی طرح کرتے ہیں، حالانکہ ظاہری محبت جتلانا اور رسمی اظہار ہمدردی کرنا اور اوپر سے دوستی جتلانا منافقت کہلاتا ہے، مولا ہم سب کو بچائے، منافق غیروں میں سے نہیں ہوتے، اپنوں ہی میں موجود رہ کر غیر ہوتے ہیں، جو ظاہرداری کرتے ہیں، اس دور غیبت میں سب سے بڑا فریضہ نصرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہے

نصرت کیا ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں اپنے مالک عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے ظہور وخروج کی تعجیل

کیلئے جو بھی ہو سکتا ہے اسے کرنا فرض ہے، اس دور میں ہمارے پاس دعائے تعجیل فرج سے بڑھ کر نصرت کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے اس لئے ہمیں حضور قلب سے دن رات دعا کرنا چاہیے کہ ان کا خروج جلدی ہو، ان کے اجداد طاہرین علیہم الصلوات والسلام کا انتقام جلدی ہو اور ان کا گھر پاک جلدی آباد ہو، نصرت کا دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ ہم اپنی اصلاح کریں اور برائی سے مکمل توبہ کرلیں، سابقہ امتوں میں اعمال کی نیت آخرت کا حصول تھا، پھر دیگر آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام کے دور میں ان کی مال، جان، اولاد، قلم، زبان اور شمشیر سے نصرت فرض تھی، اب ہم ان مومنین جیسی نصرت تو نہیں کر سکتے، ہاں ان کا کردار اپنا کر نصرت کر سکتے ہیں اور اپنے جملہ اعمال کی نیت یہ تو کر سکتے ہیں کہ اس کی جزا اگر خالق کل عطا فرمانا چاہتا ہے تو اس کو ہمارے مالک پاک عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی خوشیوں کی تعجیل میں بدل دے، یعنی ہمارے اعمال کی نیت ہی تعجیل فرج کی ہو یہ بھی اس ذات پر دنیا و عقبیٰ قربان کرنے کے مترادف ہے، یعنی نافرمانی کو چھوڑنا، نیکی کو اختیار کرنا، دعائے تعجیل مسلسل کرنا، زبان و قلم و کردار سے اس ذات کے ناصرین پیدا کرنا اور ان کے ذکر پاک کو رواج دینا بھی ان کی نصرت ہے

21......خدمت

ایک مومن کا دوسرے پر یہ بھی ایک فرض ہے کہ وہ اس کی خدمت کرے یعنی خود بھی خدمت کرے، اگر خود نہیں کر سکتا تو اپنے خادموں سے اس کی خدمت کرائے، اس کے بھی بہت زیادہ دنیاوی اور اخروی فوائد وفضائل بیان ہوئے ہیں

اس حق سے بھی امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے حق پر استنباط کیا جا سکتا ہے کہ جب مومن کی خدمت کے اتنے فضائل ہیں تو مالک مومنین عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی خدمت کے کیا فضائل ہوں گے؟ اور یہ میں بابِ نصرت میں بیان کر چکا ہوں کہ خدمت نصرت سے اخص و اہم ہے

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس دور میں ہم کیسے خدمت کر سکتے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے منسوبات کی ڈیوٹی دے کر خدمت کر سکتے ہیں، یعنی ان سے منسوب علم پاک کو بنانے سنوارنے میں، اس کی صفائی یا جھاڑو براداری کر کے، ان کی وجہ سے مومنین کی خدمت کرنا بھی گویا ان کی خدمت ہے میں نے گذشتہ اوراق میں ایک بادشاہ کی دعوت کی مثال دی تھی، اب آپ خود دیکھیں بادشاہ کسی کو دعوت دیتا ہے اور اس کی خدمت پر وہ کسی اپنے خادم کو لگا دیتا ہے تو یہ بھی تو ایک طرح سے بادشاہ ہی کی خدمت ہے

عرفاء نے توحید کے دو حصے بتائے ہیں، ایک توحید ظاہری اور ایک توحید باطنی، ہمارا باطنی توحید سے رابطہ ناممکن ہے، نہ ہم خالق کو دیکھ سکتے ہیں، نہ اس سے رابطہ پیدا کر سکتے ہیں، نہ اس سے بات کر سکتے ہیں، نہ اس کا بلا واسطہ سجدہ کر سکتے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ اس کے اور ہمارے مابین بہت سے وسائل ہیں، جیسے پیغام کا وسیلہ انبیاء ورسل علیہم الصلوات والسلام اور آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام ہیں، عبادت کیلئے وسیلہ قبلہ ہے، اور معاملات کا وسیلہ مومنین ہوتے ہیں، یہی توحید ظاہری ہے، یعنی ہم جو بھی رویہ مومنین سے رکھیں گے وہ بالواسطہ توحید سے ہوگا، جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ فرمائے گا کہ میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہ دیا، میں بیمار تھا تو عیادت کو نہ آیا وغیرہ وغیرہ یعنی توحید ظاہری ہی انسان کو جھوٹا سچا کرتی ہے، نماز روزہ پہچان نہیں اور توحید ظاہری کا مرکز زمانہ حاضر کا امام ہوتا ہے، کیونکہ مومن کو بھی تو ان کی ولا ومؤدت کی وجہ سے یہ مقام ملتا ہے، اس لئے جملہ حقوق پر ان کا حق غالب رہے گا اور اصل پہچان ان کی ذات پاک ہوگی

22...... الاغاثة الملهوف

مومنین کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی فریادرسی کی جائے،

جب وہ استغاثہ کرے تو فوراً اس کی مدد کی جائے، اس کے بارے میں بہت تاکید ہے کہ جو فریاد رسی نہ کرے گا وہ ظالمین کی صف میں شمار کیا جائے گا اور کل بروز حشر خالق بھی اس کی فریاد رسی نہ کرے گا

فی زمانہ ہمارے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف بھی شب روز استغاثہ فرما رہے ہیں کہ کون ہے جو ہماری نصرت کرے، ہمارے لئے اپنی مرضیاں چھوڑ دے، دورِ غیبت کو مومنین کا زمانہءِ امتحان قرار دیا گیا ہے اور پرکھا جا رہا ہے کہ کون اپنے دین پر اور اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی اطاعت پر باقی رہتا ہے، کون ہے جو رشتہءِ محبت کو استوار رکھتا ہے؟

یہ زمانہءِ غیبت شب عاشور کی طرح ہے، یا عصر روز عاشور کی طرح ہے آفاق میں ہمہ وقت صدائے ''ھل من ناصراً'' گونج رہی ہے، مظلوم کائنات سب کو نصرت کیلئے پکار رہا ہے، خواہش نفس لشکر یزید ملعون کی طرح ساری دنیا پر حکمران ہے، اب کون ہے جو اس کی اطاعت کا قلادہ گردن سے نکال کر اطاعت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا قلادہ گردن میں سجا لیتا ہے؟ اس دور میں مومنین پر واجب ہے کہ ان کی آواز پر لبیک کہیں

23......الوصل

ایک مومن کا دوسرے پر وصل بھی ایک حق ہے، یعنی مومن کا مومن سے ہر

www.khrooj.com

حال میں متصل رہنا فرض ہے، چاہے دکھ ہو یا سکھ اس کا ساتھ دے اور اسے مصیبت میں تنہا نہ چھوڑا جائے، جیسا کہ ہمیں کلیہ دیا گیا ہے کہ خاذل قاتل کا بھائی ہے

اس دور میں مومنین پر لازم ہے کہ زمانہ چاہے جتنی مخالفت کرے اپنے مالک پاک عجل اللہ فرجہ الشریف کی اطاعت سے دست کش نہیں ہونا چاہیے، تقیہ کی چادر لپیٹ کر ان کی ذات سے متوسل رہے اور دن رات اس کی سوچ کا مرکز امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ذات پاک کو ہونا چاہیے، اس وقت تک اپنے دین کو درست نہیں سمجھنا چاہیے جب تک مالک پاک عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی نہ کر لے، اور ان کے وصل کی بار بار سعادت حاصل کرے اور قدم قدم پر رہنمائی حاصل کرے

24......ادخال السرور

حقوقِ مومنین میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مومن اپنے بھائی کا دل خوش کرے، یعنی ایسے کام کرے کہ جس سے اس کا دل خوش ہو، فرمان ہے کہ جس نے مومن کو خوش کیا ہے اس نے گویا اللہ کو خوش کیا ہے

اس سے بھی حق امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پر استنباط کریں یعنی ان کے پاک دل کو بھی خوش کرنا کتنا بڑا فریضہ ہے، اور ان کی خوشی اس میں ہے کہ ان کی

نافرمانی نہ کی جائے، وہ ذات ہمارے اعمال اور کردار کو اچھا دیکھ کر خوش ہوتی ہے، اس لئے ہم پر واجب ہے کہ ہم ان کی خوشنودی کیلئے نیک بنیں ان کی خوشنودی کیلئے عبادات کریں، ان کی خوشنودی کیلئے ماتم وعزاداری کریں، اوران کی خوشنودی کیلئے محرمات شرعیہ سے اجتناب کریں، فرمان ہے کہ ہمیں مومن کی توبہ سے بہت خوشی ہوتی ہے، اس لئے توبہ اور استغفار کر کے انہیں خوش کریں

25...... کف الاذی عنہ

مومن کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اسے اذیت دینے سے اجتناب کیا جائے یعنی کوئی ایسا کام نہ کیا جائے کہ جس سے اسے جسمانی یا روحانی اذیت پہنچے

اس حق سے بھی حق امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف پر استنباط کیا جا سکتا ہے کہ جب مومن کو اذیت دینا حرام ہے تو وارث مومنین عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی پاک ذات کو نصیب دشمناں اذیت دینا کتنا بڑا جرم ہوگا، انہیں اذیت اس وقت پہنچتی ہے کہ جب ہم میں سے کوئی آدمی برا کام کرتا ہے، یا مومنین کو اذیت دیتا ہے، یا مراسم عزا میں ریا کاری کرتا ہے، الغرض ہماری بدکرداریوں سے انہیں اذیت پہنچتی ہے کیونکہ ہمارے اعمال کا وہ بلا واسطہ مشاہدہ فرماتے ہیں بعض روایات میں ہے کہ ہر شام کو ملکوت لوگوں کے اعمال نامے ان کی

بارگاہ میں پیش کرتے ہیں اور مومنین کے غلط کام دیکھ کرانہیں دکھ ہوتا ہے

26...... الفرحة لفرحته

حقوق مومنین میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی خوشی سے خوش ہونا اور اس کے غم سے غمگین ہونا مومن بھائی کا فرض ہے، بدرجہ اولیٰ یہی حق امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہے کہ مومنین کا ان کی خوشی سے خوش ہونا اور ان کے غم میں شریک ہونا فرض ہے، جبکہ ہمیں یہ معلوم بھی نہیں ہے کہ ان کے شب وروز کیسے گزر رہے ہیں، وہ خود زیارت ناحیہ میں اپنی جد مظلوم علیہ الصلوات والسلام سے مخاطب ہو کے فرماتے ہیں کہ☆لَا بْکِیَنَّ لَكَ بَدَلَ الدُّمُوعِ دَماً اے میرے مظلوم دادا پاک علیہ الصلوات والسلام آپ کے دکھوں پر ہم پانی کے بدلے خون کے آنسو بہا رہے ہیں، جب ان کے غم کا یہ عالم ہے تو کیا مومنین کو کسی قسم کی خوشی کرنا چاہیے، خصوصاً ایام عزا میں تو ہنسنا بھی خلافِ وفا ہے

27......صدقہ

ایک مومن پر دوسرے کا یہ بھی حق ہے کہ وہ اس کی طرف سے صدقہ دے کیونکہ فرمان ہے کہ صدقہ بلاؤں کو رد کرتا ہے، اسی طرح امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی طرف سے بھی صدقہ دینا فریضہ ہے، یعنی جملہ مواقع صدقہ پر ان کی طرف سے صدقہ دینا چاہیے، مثلاً سفر شروع کرنے سے پہلے اپنی طرف

سے صدقہ دینا لازم ہے، اور جب اپنی طرف سے صدقہ دیں تو اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی طرف سے بھی صدقہ دیں

اسی طرح جملہ مقامات پر پہلے اپنے مالک پاک عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی طرف سے صدقہ دینا فرض ہے، اس کے بارے میں سابقہ باب میں بھی لکھا جا چکا ہے

28......قرض

مومنین کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ قرض طلب کرے تو اسے قرض دینا چاہیے، قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا ہے☆ من یقرض الله قرضا حسنا وہ کون ہے کہ جو اللہ عزوجل کو قرض حسنہ دیتا ہے، اس کی تفسیر میں آیا ہے کہ اس کا ایک مقصد تو یہ ہے کہ کون ہے جو مومن بھائی کو قرض دیتا ہے، اور اس کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ کون ہے جو اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے، کیونکہ جس نے ان کی راہ میں خرچ کیا ہے گویا اس نے اللہ عزوجل کو قرض دیا ہے، یعنی امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی راہ میں مال خرچ کرنا بھی فرض عظیم ہے

29...... ہدیہ

حقوق الاخوان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اسے ہدیہ یعنی تحفہ دیا جائے، اس سے دونوں کے مابین محبت بڑھتی ہے، اس کے بہت زیادہ فضائل لکھے گئے

www.khrooj.com

ہیں، یہاں تک لکھا ہے کہ جو آدمی اپنے بھائی کو ہدیہ دے گا قبر میں ایک فرشتہ مؤکل کیا جائے گا جو قیامت تک اس کیلئے ہدیے لاتا رہے گا، شرط یہ ہے کہ ہدیہ پاک مال سے دیا جائے، مال حرام سے نہ دیا جائے، اس کا قیمتی ہونا ضروری نہیں، کیونکہ ہدیہ دینے والے کی استطاعت وحیثیت کے مطابق ہوتا ہے، نہ کہ لینے والے کی حیثیت کے مطابق

اسی طرح امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں ہدیہ دینا فرض ہے، ہم ان کی نیابت میں نمازیں، روزے، حج وزیارات ہدیہ کر سکتے ہیں، جملہ نیک کام ان کے حضور ہدیہ ہو سکتے ہیں، یہاں بھی شرط ہے کہ مال پاک ومخمس ہو

30......وفا بالوعد

مومن کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ جو وعدہ کیا جائے اسے پورا کیا جائے، ویسے تو ایفائے عہد کا عمومی حکم موجود ہے مگر مومن بھائی کے ساتھ اس کی زیادہ تاکید ہو جاتی ہے، ہمیں جو ادعیہ تعلیم فرمائی گئی ہیں ان کا مضمون یہ بھی ہے کہ

اے اللہ ہم اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ عہد نصرت کرتے ہیں اور ان کی بیعت کا اعادہ کرتے ہیں، اور وعدہ کرتے ہیں کہ ان کی اطاعت

www.khrooj.com

وبیعت کا قلادہ ہماری گردن میں قیامت تک رہے گا

یہ بھی فرمان ہے کہ جب تم نافرمانی کرتے ہو اور عہد شکنی کے مرتکب ہوتے ہو تو اس سے بیعت کا قلادہ ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے لازم ہے کہ دوبارہ بیعت کرو، دوبارہ خاندان پاک علیہم الصلوات والسلام پر صلوات پڑھو اور دوبارہ دشمن سے بریت کا اقرار کرو، کیونکہ نافرمانی اور معصیت دشمن کی بیعت اور مالک سے بیوفائی کے مترادف ہے

31......رعی ذمتہ

حقوق الاخوان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مومن اپنے بھائی کے حقوق کی رعایت اور لحاظ رکھے، یعنی ادائیگی میں ذرا بھر کوتاہی نہ کرے اور جو اس کے ذمہ ہو بروقت ادا کرے اور تساہل اور کمی وبیشی کا ارتکاب نہ کرے

اس حق سے حق امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف پر بھی استدلال کیا جا سکتا ہے یعنی اسی طرح ہم پر جو اپنے مالک عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے حقوق عائد ہوتے ہیں ان میں غفلت کرنا بہت نقصان دہ ہے، کیونکہ فرمان ہے کہ جس نے خمس دیا اور اس میں ایک درہم (چار آنے) کی کمی بیشی کی ''فصار ولد الزنا'' وہ حلال زادہ نہیں رہتا، اسی فرمان سے اس کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے

www.khrooj.com

(32) شکر نعمت

ایک مومن پر دوسرے مومن کا یہ بھی حق ہے کہ اس کی طرف سے ملنے والی کسی نعمت کا شکرادا کرے، جیسے ارشاد ہے کہ جس نے مخلوق کا شکرادا نہیں کیا اس نے خالق کا بھی شکرادا نہیں کیا

فرمان ہے کہ جو مومن کسی کو کچھ عطا فرماتا ہے تو وہ چیز پہلے اللہ کے ہاتھ پر آتی ہے پھر دوسرے کے ہاتھ پر جاتی ہے، اور اللہ نے جسے وسیلہ ءِ نعمت قرار دیا ہے اس کا شکریہ ادا کرنا بھی واجب ہے

شکر کئی طرح سے ہوتا ہے، مثلاً زبانی شکر کرنا، اس کی عطا کردہ نعمت کا لوگوں کے سامنے ذکر کرنا، اس کی عطا کردہ نعمت کو اس کے مقصد عطا کے مطابق خرچ کرنا، اس کے حق میں دعا کرنا اور اس کا احسان مندر ہنا وغیرہ

ہمیں جو نعمات عطا ہوتی ہیں ان کے بارے میں دو عقائد ہیں، ایک یہ ہے کہ مخلوق کو ملنے والی ہر نعمت آقائی ولی العصر عجل اللہ فرجہُ الشریف کے دست قدرت ہی سے عطا ہوتی ہے

دوسرا عقیدہ یہ ہے نعمات اِلٰہی اللہ عزوجل کی طرف سے نازل ہوتی ہیں اور لیلۃ القدر میں ملکوتِ سما امام زمانہ عجل اللہ فرجہُ الشریف کی بارگاہ قدس میں پورے سال کے امور و نعمات لے کر حاضر ہوتے ہیں اور اس طرح نعمات انہی

www.khrooj.com

کے ید باسطہ سے خلق پر جاری ہوتی ہیں

صورت حال جو بھی ہو ان کا احسان شامل حال ثابت ہے، کیونکہ یہ خود عطا فرمائیں تب بھی ان کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے، اور اگر یہ وسیلہءِ نعمت ہیں تو تب بھی ان کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے، کیونکہ نعمت ہر حال میں انہی کے دست مبارک سے ہم تک پہنچتی ہے، اسی لئے ہمیں ان کے احسانات کا پرچار کرنا، ان کا شکریہ ادا کرنا، نعمات کو ان کی منشائے عطا کے مطابق خرچ کرنا واجب ہے، جو ایسا نہیں کرتا گویا وہ کفرانِ نعمت کا مرتکب ہوتا ہے

33......المکافات لصلته

ایک مومن بھائی پر دوسرے بھائی کا یہ بھی حق ہے کہ اس کے عطا کردہ ہدایہ اورتحائف اور جملہ نعمات کا بدلہ ضرور دے، یہ بھی ایک طرح کا شکر ہے

دنیاداری میں بھی ایسے آدمی کو مطلبی سمجھا جاتا ہے کہ جو تحفہ وتحائف لینے میں تو بڑا چست ہو اور دینے میں بخیل ہو

ہمیں جتنی نعمات میسر ہیں وہ ہمارے شہنشاہ معظم عجل اللہ فرجہ الشریف کی ذات صد برکات کے طفیل ہی ملی ہیں، ورنہ شکم مادر سے تو کوئی شخص کوئی چیز نہیں لایا جو ملا ہے اللہ عزوجل کے ید باسطہ یعنی شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ملا ہے، اب اس کا بہترین بدلہ یہ ہے کہ ہم ان کی عطا کردہ نعمات کو، مال

و دولت کو، اولاد کو ان کی اطاعت میں صرف کریں، یہ اعضا و جوارح، ہاتھ، پاؤں، آنکھیں، زبان، کان اور شعور یہ بھی نعمات ہی کے دائرے میں آتے ہیں، اس لئے انہیں بھی ان کی رضا کے خلاف استعمال نہیں کرنا چاہیے، یہی مکافاتِ صلہ ہے، یعنی مال کو ان کی راہ میں اور اعضا کو ان کی اطاعت میں صرف کرنا فرض ہے

34...... الثناء علیه عند العجز عن مکافاته

یہ بھی ایک مومن کا دوسرے پر حق ہے کہ اگر وہ اس کی بخشش اور عطا کا بدلہ دینے سے عاجز ہو تو اس کی مدح وثنا کرے، اس کے احسان کا لوگوں میں ذکر کرے، اس کا مدح سرا رہے، اور اس کے احسان کو یاد رکھے

ہم یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم نعماتِ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے مکافات اور بدلہ دینے سے عاجز ہیں، جن کے احسانات ہم شمار نہیں کر سکتے ان کا بدلہ کیسے دے سکتے ہیں؟ اس لئے ہم پر واجب ہے کہ ہم اپنے منعم ومحسن کی مدح وثنا سے غافل نہ ہوں، ہم اگر کچھ دے نہیں سکتے تو دعا تو دے سکتے ہیں، ان کی مدح وثنا تو کر سکتے ہیں، اپنے بچوں کو یہ تو بتا سکتے ہیں کہ جملہ نعمات ہمیں اس پاک ذات کی طرف سے ملتی ہیں، لوگوں کے سامنے تو یہ بیان کر سکتے ہیں کہ یہ نعمات ہمارے منعم ومحسن عجل اللہ فرجہ الشریف کی عطا کردہ ہیں

35......الدعاء له بظهر الغيب

یہ بھی ایک مومن کا دوسرے پر حق ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں اس کے حق میں دعا کرے، دعا کا حکم وہاں سے شروع ہوتا ہے کہ جہاں انسان کے ظاہری اختیارات ختم ہو جاتے ہیں اور جہاں تک آدمی مدد کر سکتا ہے وہاں تک دعا کا حکم نہیں بلکہ مدد کا حکم ہے، مثلاً ایک آدمی ڈوب رہا ہے تو وہاں دعا نہیں مدد کرنا چاہیے، اور جب آدمی مدد اور نصرت کرنے سے عاجز ہو تو وہاں دعا کا حکم ہے، یعنی مدد و نصرت کی آخری انتہا کرنے کے بعد دعا کی حد شروع ہوتی ہے

اس دور میں ہم اپنے مالک مطلق عجل اللہ فرجہ الشریف کی نصرت کر سکتے ہیں یعنی ان کے ذکر کا احیاء بھی نصرت ہے، ان کی انتظار میں رہنا بھی نصرت ہے، ان کے فضائل و مصائب کا بیان بھی نصرت ہے، ان کی مدح و ثنا میں نظم و نثر میں کچھ لکھنا بھی نصرت ہے، مومنین کے دلوں میں ان کی محبت بھرنا بھی نصرت ہے، مومنین کو ان کے در اطہر کی اور ان کے حقوق کی معرفت کروانا ان کی ذات سے رابطہ پیدا کرنے کا شوق دلانا بھی نصرت ہے، اسی طرح سے نصرت کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں، اس طرح سے نصرت کرنے کے بعد پھر دعا کی حد شروع ہوتی ہے

www.khrooj.com

نصرت کے ساتھ دعا کا جاری رکھنا ایک طرح کی نصرت بھی ہے اور دعا بھی ہے اور دعاؤں میں سے افضل دعا وہ ہے جو غیبت میں کی جائے ، اس وقت ہمیں اس افضل ترین دعا کا موقعہ میسر ہے، اب ہمیں نتائج سے بے نیاز ہو کر دعا کرنا چاہیے کہ ہمارے وارث مطلق کا جیسا اقتدار آسمانوں پر ہے، جیسا اجلال غائبانہ طور پر ہے، وہ ظاہراً اس دنیا اور اہل دنیا کے روبرو جاری وساری ہو

36...... قطع الطمع

مومن کے حقوق میں سے یہ بھی واجب ہے کہ اس سے کسی قسم کا طمع روا نہ رکھا جائے ، اس کی جتنی خدمات کی جائیں اس میں دنیا یا عقبٰی میں سے کسی قسم کے اجر کی خواہش نہ ہو......ع

نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی پرواہ

والی بات ہو، کیونکہ اجر وثواب کی نیت ہو یا دنیاوی نفع کی خواہش، یہ تو لالچ ہے، اور لالچ خلوص کے منافی ہے، اور مالک پاک مومنین کو آپس میں مخلص دیکھنا چاہتے ہیں

اسی طرح ہمیں اپنے مالک مطلق سے بھی مخلص ہونا چاہیے، ہم پر لازم ہے کہ ہم خلوصِ نیت سے ان کو دعا کریں، اور ان کی اطاعت کے معاملہ میں

کسی اجر کی نیت نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان کی اطاعت میں جان و مال وعزت و ناموس کا خیال کرنا بھی مذموم ہے، ایک عارف کا قول ہے کہ جو شخص نیکی میں جزا کا خیال کرتا ہے، وہ نیکی کے ساتھ برائی کرتا ہے

37......اخلاص فی نیت فی السعی

مومن بھائی کا مومن بھائی پر ایک یہ بھی حق ہے کہ اس کے امور میں پوری کوشش کرے اور اس طرح کوشش کرے جس طرح اپنے لئے کر سکتا تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ تگ و دو کرے اور خلوص نیت سے اس کے امور میں جد و جہد کرے، اسی طرح شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نصرت میں ان کے ذکر کی ترویج میں، ان کے بارے میں مومنین کی تالیف قلب میں پوری پوری کوشش کرے اور فرض سمجھ کر کرے، اور کسی اجر و جزا و ستائش و داد کی طرف نہ سوچے، بلکہ اگر کوئی حوصلہ شکنی کرتا ہے، برا بھلا کہتا ہے یا سختی کرتا ہے تو اس سے بھی بد دل نہ ہو، کیونکہ یہی تبلیغ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے کہ لوگ پتھر بھی ماریں تو حق بیان کیا جائے

38......کرھتہ لہ ما کرھہ لنفسہ

مومن کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اپنے بھائی کیلئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جس چیز سے خود کراہت کرتا ہے اسے اپنے

www.khrooj.com

بھائی کیلئے بھی مکروہ سمجھے، مثلاً انسان اپنے لئے کیسا دوست پسند کرتا ہے اپنے لئے کیسا رویہ پسند کرتا ہے، بس ویسا ہی اپنے بھائی کیلئے خود بن جائے اسی طرح اپنے مالک پاک شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کیلئے کرنا واجب ہے، یہ ہمیں سوچنا چاہیے کہ جیسے ہم اپنے مالک کے دوست ہیں کیا ایسا نافرمان دوست ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں؟، کیا ایسا منافقانہ رویہ اپنے لئے برداشت کرتے ہیں؟، کیا ایسا لاپرواہ غلام اورنوکر ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں؟ کہ جو تنخواہ ہم سے لے اور کام اپنی مرضی کا کرے، کیا ایسا تعلق دار ہم پسند کرتے ہیں؟ کہ جو اپنی جملہ ضروریات ہم سے پوری کرے اور ہمارا ایک بھی کہا نہ مانے

ایک اچھا دوست، اچھا بیٹا، اچھا غلام، اچھا بھائی، اچھا ہمسایہ کیسا ہوتا ہے؟ وہ بن کے دکھائیں اور نہیں تو ایک اچھا مزدور ہی بن کر دکھائیں کہ اپنے ہر عمل کو مزدوری ہی سمجھ لیں تو کیا ایسا مزدور ہمیں پسند ہے؟ کہ جس کی ضروریاتِ زندگی ہم دیں، دنیا کی دولت سے مالا مال ہم کریں، ہر چیز اس کے گھر پہنچا دیں، اور کام وہ اپنی مرضی کا کرے، دل چاہے تو کرے، نہ چاہے تو نہ کرے

اب ہم اسی سے اندازہ کرسکتے ہیں کہ جس ذات پاک عجل اللہ فرجہ الشریف نے ہمیں

دنیا کی جملہ نعمات عطا فرمائی ہیں اور آخرت، قبر وحشر کے مراحل بھی ان کی مہربانی سے طے ہونا ہیں، تو کیا ہمیں ان کی مرضی کے خلاف کچھ کرنا چاہیے؟

اسی کلیہ سے سارے معاملات میں استدلال کرتے جائیں تو اپنی منزل کو پایا جاسکتا ہے

39...... انفاق بطیبات

پاکیزہ مال میں سے مومنین پر خرچ کرنا بھی ان کا ایک حق ہے، یہ بات فضول خرچی میں نہیں آتی کیونکہ جب شامی ملعون نے امام حسن علیہ الصلوات والسلام کی بارگاہ میں لکھا تھا کہ ''لا خیر فی اسراف '' تو انہوں نے جواباً تحریر فرمایا تھا کہ'' لااسراف فی الخیر '' اس ملعون نے لکھا تھا کہ ''فضول خرچی میں نیکی نہیں ہوتی '' تو فرمایا کہ'' نیکی میں فضول خرچی شمار ہوتی ہی نہیں'' جتنا خرچ کرو، نیکی ہی نیکی ہے

اسی سے حق امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف پر استنباط کیا جاسکتا ہے کہ ان کی راہ میں جتنا خرچ کیا جائے ایک تو وہ کم نہیں ہوتا، پھر یہ فضول خرچی میں شمار نہیں ہوتا کیونکہ ہم اس مال کے مالک نہیں ہیں، ہم تو امین ہیں، پھر مالک جہاں حکم دے وہاں خرچ کرنے پر ہمیں کیا اعتراض ہوسکتا ہے؟

www.khrooj.com

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

40......الایتلاف والانس

مومنین کے مابین الفت پیدا کرنا، ان کے مابین انس کو بڑھانا اور ایسی محفلوں کا قیام کرنا کہ جس میں چند مومن مل بیٹھیں اوران کے مابین الفت بڑھے، تو یہ بھی ایک مومن پر دوسرے مومنین کا حق ہے، فرمان ہے کہ ایسی محفلوں میں بیٹھنے والا کبھی شقی نہیں ہوتا بلکہ سعادتمند ہی ہوتا ہے، اور ایسی محفلوں میں ملکوتِ سماء شریک ہوتے ہیں، رحمت برستی ہے

اسی سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی اپنے پاک وارث عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی محبت مومنین کے دلوں میں بڑھائے اور ایسی محفلوں کا انعقاد کرے کہ جس میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بارے میں تالیف وتانیس ہو اور مومنین کے دلوں میں محبت پیدا بھی ہو اور موجود محبت میں اضافہ بھی ہو تو اس کا کیا مقام ہوگا؟ یہ تالیف وتانیس وتشویق بھی ایک فرض ہے، یعنی الفت پیدا کرنا، اپنے مولا سے مانوس کرنا، ان کے حقوق کی ادائیگی کا شوق دلانا فرض عظیم ہے

41......الفت 42......محبت 43......موَدت

ایک مومن پر دوسرے بھائی کا ایک یہ بھی حق ہے کہ وہ اس سے الفت

www.khrooj.com

کرے، ساتھ ہی محبت کرے، اور پھر مؤدت کرے

یہ جملہ زبانوں کا مسلمہ ہے کہ ان میں ہمہ پہلو ایک معنی کے الفاظ نہیں ہوتے، جو الفاظ ہوتے ہیں ان میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہوتا ہے، اسی طرح عربی میں بھی یہ تین لفظ ہیں کہ جن کا ایک ہی لفظ سے ترجمہ کرتے ہیں، ان سب کے معنی محبت لکھ دیتے ہیں، حالانکہ ان کے معنی جدا جدا ہیں

انسان کے پاس تین سرمائے ہوتے ہیں

پہلا مال و دولت ......، دوسری جان ......، تیسری عزت

جس محبت میں صرف مال و دولت کی حد تک قربان کیا جا سکے اسے الفت کہتے ہیں، یہ محبت کا پہلا درجہ ہے، جس محبت میں انسان جان بھی قربان کر سکے اسے محبت کہتے ہیں، اور جس محبت میں انسان عزت کی بازی بھی لگا سکے اسے مؤدت کہتے ہیں، یہ محبت کا بلند ترین درجہ ہے، اسی لئے پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام سے مؤدت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مومن کے حقوق میں سے ایک مؤدت بھی ہے، کیونکہ یہ بھی ایک طرح سے پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام ہی سے مؤدت کرنے کے مترادف ہے

یہ تینوں حق بدرجہ اولیٰ اپنے مالک عجل اللہ فرجہُ الشریف کی طرف سے ہم پر عائد ہوتے ہیں یعنی ان کی محبت میں مال و جان و عزت و ناموس تک کو قربان کرنا فرض

www.khrooj.com

واجب ہے اور یہ کسی پر احسان نہیں کیونکہ فرض کا ادا کرنا احسان نہیں ہوتا

44......النظر اليه حباً

حقوق الاخوان میں سے یہ بھی ہے کہ اپنے بھائی پر ہمیشہ محبت بھری نگاہ کی جائے اور اس کے متعلقات پر بھی نگاہِ محبت کی جائے، یعنی اس کی اولاد، اس کے رشتہ دار، اس کی اشیا وغیرہ پر بھی محبت بھری نگاہ کرنا فرض ہے

اس حق سے بھی اپنے مالک پاک عجل اللہ فرجہ الشریف کے حق پر استنباط کیا جا سکتا ہے کہ ہماری محبت کا مرکز ان کی ذات کو رہنا چاہیے اور سادات عظام گویا ان کی اولاد ہیں، اس لئے ان پر نگاہِ محبت کرنا، ان کے منسوبات میں جملہ شبیہات آ جاتی ہیں، مثلاً کردگار وفا علیہ الصلوات والسلام کا علم پاک ہے تو اس کے وارث اس دور میں یہی شہنشاہ معظم عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں، اسی طرح عزاداری اور جملہ شبیہوں کے وارث بھی یہی ہیں، لہٰذا ان سے محبت کرنا اور ان پر محبت واحترام سے نگاہ کرنا فرض واجب بھی ہے اور عبادت بھی ہے

45......التبری من اعدائه

حقوق الاخوان میں سے یہ بھی ایک حق ہے کہ اس کے دشمنوں سے دور رہا جائے، کیونکہ دوست کا دشمن بھی دشمن ہی ہوتا ہے، اور دشمن کا دوست بھی دشمن ہی ہوتا ہے، اس لئے اپنے بھائی کے دشمن اور اس کے دشمنوں کے دوستوں

سے دور رہنا اور ان سے نفرت کرنا اور ان کو اپنا ذاتی دشمن سمجھنا فرض ہے
اسی طرح یہ بھی فرض ہے کہ اپنے وارث پاک عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے دشمنوں اور ان کے دشمنوں کے دوستوں سے دور رہنا چاہیے، کیونکہ یہ کلیہ ہے کہ ''جو دشمنی نہیں کرسکتا ہے وہ دوستی نہیں کرسکتا'' اس لئے واجب ہے کہ دشمن سے اس کے کردار سے، اس کی سیرت سے، اس کے جملہ معاملات سے نفرت کرنا چاہیے، تبرّیٰ کے معنی گالیاں دینا نہیں عملی طور پر دوری ہے

46...... کتمان السر

اپنے بھائی کے راز کو راز رکھنا بھی ایک فرض ہے، کیونکہ اس کے بارے میں یہ فرمان ہے کہ جس نے مومن کے راز کو فاش کیا گویا وہ اس کے قتل عمد کا مرتکب ہوا ہے

اسی طرح اپنے مالک پاک عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے جب روحانی رابطہ ہوتا ہے تو ان کا ہر فرمان ایک راز ہوتا ہے، اسے بیان کرنا جرم عظیم ہے، ان کا ہر فرمان صرف تمہارے لئے ہے، اگر تمہیں کسی کے عیب یا غلطی سے آ گاہ کیا جاتا ہے تو اس کا مقصد یہ سمجھو کہ تمہیں آ گاہ فرمایا گیا ہے کہ تم ایسی حرکت نہ کرنا ایسی غلطی نہ کرنا، اس کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ تم اس شخص کو آ گاہ کرو، ہاں اگر آ گاہ کرنے کا حکم بھی ہو تو پھر کیا جا سکتا ہے، اسی طرح معارف کے خزائن

بھی راز ہیں، انہیں چھپانا بھی فرض ہے، بلکہ اپنے پرائے سے چھپانا واجب ہے، اس میں کسی مومن کو بھی شریک نہیں کیا جا سکتا، جب تک مالک پاک کا امر نہ ہو، ہاں تشویق کیلئے ان مومنین کو کنایوں میں بیان کیا جا سکتا ہے کہ جو بہت زیادہ پیاسے ہوں

47......لَینُ الجَانِب

مومن کے حقوق میں سے ایک فرض یہ بھی ہے کہ اس کے سامنے انکساری کی جائے اور اس کے سامنے اکڑنا جائز نہیں، تواضع کرنا ''جھک نوائی'' کرنا فرض ہے اور تکبر کی ایک تو عمومی طور پر منع ہے، پھر مومن کے سامنے اس کا جرم بڑھ جاتا ہے، عمومی طور پر یہ بھی حکم ہے کہ متکبر کے سامنے تکبر بھی عبادت ہے، مگر مومن کے سامنے جھکنا عبادت ہے

اسی سے حق امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پر استدلال کیا جا سکتا ہے کہ ان کے سامنے جھکنا کتنا ضروری ہے؟، ان کے سامنے اور ان کے منسوبات کے سامنے جھکنا واجب ہے، مومن بھی تو انہی سے منسوب ہے، اس لئے اسے جھکنا فرض ہے، پھر ان کے فرامین میں مین میخ نکالنا بھی تکبر ہے، ان کی احادیث میں کیڑے نکالنا اور ان کی تکذیب کرنا بھی گناہ ہے، اسی لئے علما وعرفا کا آخری فیصلہ یہ ہے کہ اگر تمہیں کوئی ایسی حدیث نظر آئے کہ جو

حقیقت کے بالکل خلاف ہوتو بھی اس کی تکذیب نہ کرنا، بلکہ اسے پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کی طرف لوٹا دینا اور کہنا کہ یہ ہے تو حق مگر اس کا حقیقی مقصد کیا ہے؟ وہ پاک ذوات ہی جانتی ہیں، اسے متشابہات میں سے سمجھنا، اس پر عمل نہ کرنا، مگر تکذیب نہ کرنا، کیونکہ یہ بھی تکبر ہے جو خسارۂ آخرت ہے

(48) شھود فی جنازته (49) تعزیت

حقوق الاخوان میں سے یہ دو حق بھی ہیں کہ اگر کوئی مومن فوت ہو جائے تو اس کی تجہیز و تکفین میں شریک ہو، اس کے جنازہ میں شرکت کرے، اس کے جنازہ کے ساتھ قبرستان تک جائے، اور اس کے پس ماندگان کو اس کی تعزیت کرے، اس کے لاتعداد فضائل ہیں، اسی سے خود استنباط کر لیں کہ جب مومن کے بارے میں اتنے فضائل بیان ہوئے ہیں تو پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کے حقوق کتنے اہم ہوں گے؟ اسی وجہ سے عزاداری اور اس میں شرکت کے بے پناہ فضائل ہیں، تعزیہ پاک بھی ایک طرح سے ہمارے امام زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف کے جد اطہر علیہ الصلوات والسلام کا تابوت ہی ہے، اسے کاندھا دینا، جلوس کے ساتھ چلنا اور ان کی تعزیت امام زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف کو کرنا بھی مومنین کا ایک فرض واجب ہے، اور اس کے فضائل بیان سے باہر ہیں فرض کریں کہ اس کے فضائل نہ بھی ہوتے تو پھر بھی امام زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف کی

محبت کا تقاضہ یہ تھا کہ ان کے جد مظلوم علیہ الصلوات والسلام کے تابوت اطہر کے جلوس میں شرکت کی جائے ،اور اس کا پرسہ اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں پیش کیا جائے اسی طرح مومنین کے جملہ حقوق سے استنباط واستدلال کیا جاسکتا ہے، میرا کام تو سوچ کو ایک راستہ فراہم کرنا تھا، باقی مراحل ہر صاحب عقل سلیم خود طے کرسکتا ہے

اب کچھ مختلف شعبہ ہائے حیات سے متعلقہ افراد کے حقوق وفرائض علیحدہ علیحدہ بیان کئے جاتے ہیں تاکہ ان فرائض کو سمجھنے میں آسانی رہے اور دعا ہے کہ مولائے کائنات عجل اللہ فرجہ الشریف ہر موالی کو اپنے فرائض کی ادائیگی کو توفیق عطا فرمانویں

﴿آمین یارب العالمین﴾

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسرا باب

﴿غریب وسادہ مومنین پر عائد حقوق﴾

یہ حقیقت ہے کہ انسان جتنا غریب ومفلس ہوتا ہے فرائض وحقوق کی مقدار اس پر کم ہوتی چلی جاتی ہے اور حسابِ حشر میں بھی اختصار ہوتا چلا جاتا ہے مال بڑھتا ہے تو حقوق وفرائض بھی بڑھتے ہیں، حسابِ حشر بھی بڑھتا ہے یہ بھی حقیقت ہے کہ کسی بھی نبی کی سب سے پہلے غربا ہی نے تصدیق کی ہے اور سرکشی اور تکذیب سب سے پہلے امیروں ہی نے کی ہے

دینِ حق میں زیادہ تعداد اسی طبقے کے لوگوں کی ہوتی ہے اور دینِ حق کیلئے جب بھی قربانیوں کا وقت آتا ہے تو یہی لوگ قربان ہوتے ہیں، ان کی مالی قربانیوں کی اہمیت بہت زیادہ ہے، متمول کے ایک لاکھ روپے سے غریب کا ایک روپیہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے

امیر آدمی کا راہِ خیر میں خرچ کرنا اور غریب کا یہ حسرت کرنا کہ اگر میرے پاس ہوتا تو خرچ کرتا بدرجہا افضل ہے، کیونکہ مالک حقیقی شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف اس کے نامہءِ اعمال میں لکھ دیتے ہیں کہ اس نے خرچ کیا

ہے اور ہم نے منظور بھی فرمایا ہے، حالانکہ امیر و دولتمند کا راہِ خیر میں مال خرچ کر کے بھی یقینی نہیں ہوتا کہ مقبول بھی ہوا ہے یا نہیں، اس لئے غریبوں پر عائدہ حقوقِ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف بہت مختصر ہیں مثلاً

نمبر...... 1

اپنے ذریعہ معاش میں ہر قسمی بد دیانتی سے محفوظ رہیں، اگر کسی کے مزدور ہیں تو مالک سے پہلے طے کر لیں کہ اس اجرت میں نماز کا وقت شامل ہے

ورنہ آجر کی اجازت کے بغیر وقت مقررہ کے دوران نماز بھی جائز نہیں ہے کیونکہ وہ یہ وقت خرید چکا ہے، اوقاتِ نماز و دعا میں جو دورانِ مزدوری ہوں اختصار سے کام لیں تا کہ آجر کیلئے کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو، اور یہ صرف شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی رضا کیلئے کرنا ہے کیونکہ بد دیانتی دعا کی اجابت میں حائل ہوتی ہے، جبکہ ہمارا فرض اولین دعا ہے

نمبر...... 2

دوران محنت ومزدوری دل میں یا زبان سے مسلسل صلوات کاملہ کا ورد جاری رکھے

یارب محمدؐ وآل محمدؐ صل علیٰ محمدؐ وآل محمدؐ وعجل فرج آل محمدؐ

www.khrooj.com

نمبر......3

دن کو محنت کرے، رات کو جلدی سو جائے اور صبح کو نماز صبح سے ایک گھنٹہ پہلے بیدار ہو کر نمازِ شب ادا کرے، اور بقیہ وقت صلوات کاملہ کا ورد دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر کرے

نمبر......4

جو مجالس و محافل خصوصاً ذکر امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کیلئے منعقد ہوں ان میں شرکت کرے، کم از کم ہفتے میں ایک مرتبہ ایسا ضرور کرے، خصوصاً جمعہ کو چھٹی کر کے خود کو امورِ خیر کیلئے وقف کر دے

نمبر......5

روزِ جمعہ غسل بہ نیت زیارت امام علیہ الصلوات والسلام کرے اور زیارت پڑھے اور اقرار و تجدید عہد و بیعت کرے

نمبر......6

اگر صاحب نساب ہو جائے تو مالی واجبات بھی رضائے امام علیہ الصلوات والسلام کیلئے ادا کرے، خمس تو کسی صورت میں معاف ہوتا ہی نہیں نہ غریب کو نہ امیر کو

نمبر......7

جسمانی خدمات میں شرکت کرے، مثلاً شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف

کیلئے کوئی چیز بن رہی ہے تو اس میں لیبر ورک میں شریک ہو جائے اور اجرت نہ لے، اگر مجبوری ہوتو ذرا کم اجرت لے تا کہ اس کا حصہ بھی کارِ خیر میں شامل ہو جائے

نمبر......8

دین کی تبلیغ کرے، وہ اس طرح کہ مشکل میں گرفتار لوگوں کو شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی منت ماننے یا نیاز کرنے کی طرف مائل کرے، باقی فرائض مشترکہ میں دیکھ لے کہ کیا کرسکتا ہے

............☆☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوتھا باب

﴿علماء پر عائدہ حقوق وفرائض﴾

علمائے ربانیین کا کردار ایک نبی جیسا ہوتا ہے، جیسے انبیاء علیہم السلام درسِ عرفانِ توحید دیتے ہیں، اسی طرح علمائے کرام درسِ عرفانِ نبوت و امامت دیتے ہیں اور دورِ غیبت میں منصب علم زیادہ اہم ہو چکا ہے کیونکہ ظاہراً حجت اللہ فی العالمین موجود نہیں ہیں اور دشمن کو ریشہ دوانیوں کا موقعہ مل چکا ہے اور سیدھے سادھے لوگوں کے دلوں میں وجودِ حجت عجل اللہ فرجہ الشریف اور ان کے خصائص وصفات واختیارات وعظمت کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کا موقعہ ملا ہوا ہے، دشمن نے لبادۂ اہل حق اوڑھ رکھا ہے، اشرارِ خلق اللہ دین حق میں آرائے فاسدہ کو داخل کر رہے ہیں، وارث آلِ محمدؐ ولی العصر والزمان حجت دوراں عجل اللہ فرجہ الشریف اور ان کے آبائے طاہرین علیہم الصلوات والسلام کے منصب وعظمت پر اعتراضات سے شکوک وشبہات کو جنم دے رہے ہیں، اس لئے علمائے حق کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہو گیا ہے

ماضی میں علماء کرام کے دو فرائض اوّلیہ تھے

www.khrooj.com

لوگوں کو در امامت پر کھینچ کر لانا اور احکام شریعت کا احیاء کرنا یعنی شریعت کو اور احکام شریعت کو زندہ رکھنا، کیونکہ دشمن منصب خلافت وولایت و امامت کے خلاف تھا اور اس کا پروپیگنڈہ یہ تھا کہ خالق اور مخلوق کے مابین نیک اعمال وسیلہ حقیقی ہیں نہ کہ کوئی امام وسیلہ ہے، صرف نماز اور روزہ ادا کرو، نوافل واحیائے شب کافی ہے، معرفت امام علیہ الصلوات والسلام داخل دین نہیں ہے

اسی عقیدہ کے حامل افراد کے بارے میں تاریخ اسلام میں لکھا ہے کہ خوارج کے نوجوانوں میں اعمال صالحہ کا اتنا شوق تھا کہ ہر نوجوان پورا سال روزہ دار رہتا تھا، اور ہر شب وہ آدھی رات تک سوتے تھے پھر مصلے پر کھڑے ہو جاتے اور نمازِ صبح تک مثل مار گزیدہ تڑپ تڑپ کر روتے اور عبادت کرتے تھے، آیاتِ جہنم کی تلاوت پر ایسا لگتا تھا گویا انہیں جہنم میں ڈال دیا گیا ہے اور آیاتِ جنت کی تلاوت پر اشتیاقِ جنت اور مرتبہ شہادت کے حصول کیلئے دھاڑیں مار مار کر روتے تھے، مگر انجام کیا تھا؟

ادھر علمائے حق اور اصحابِ عظام اس وقت کے بھولے بھالے لوگوں کو اعمال کے دام تزویر سے نکال کر باب اللہ پر ان کے سر خم کروا رہے تھے کیونکہ اعمالِ عرفان کی افادیت تو امامت پر منحصر ہے اور امامت امام عصر علیہ

الصلوات والسلام پر ایمان لانے کے بعد اعمال خیر سود مند ہیں ورنہ یہ ابلیسی عبادت سے زیادہ اہمیت وحیثیت نہیں رکھتے، اس زمانہ میں ہر عالم ربانی اپنا یہ فریضہ سمجھتا تھا کہ لوگوں کو بارگاہِ امامت میں لائیں تا کہ ہدایت حقیقی خود ہادی ءِ دوراں فرمادیں

اور دور دراز علاقوں میں مومنین پر جو اعتراضات کئے جاتے تھے اور ان کے دلوں میں جو شکوک وشبہات پیدا کئے جاتے تھے ان کا دفاع بھی بہ تائید ہادی ءِ دوراں وہ علماء ہی کیا کرتے تھے جیسا کہ لاتعداد روایات میں ہے کہ کسی دشمن سے مناظرہ ہوا اور اصحاب آئمہ علیہم الصلوات والسلام نے انہیں مُسکت جواب دیئے، پھر ان کا ذکر بارگاہِ قدسی میں ہوا تو فرمایا یہ جوابات تمہیں ہماری طرف سے عنایت ہوئے تھے اور اہل حق کو یہاں تک حکم فرمایا کہ اگر تمہیں ہمارے حق کیلئے مناظرے کی طرح مباہلہ بھی کرنا پڑے تو نہ ڈرنا، ہم تمہاری نصرت فرمائیں گے، اور مباہلہ کا طریقہ بھی تعلیم فرمایا تا کہ علماء ربانیین کو دشمن کے مقابلہ میں علمی وروحانی قوتوں سے مسلح کیا جائے، اور وہ علمی وروحانی وعرفانی میدان میں منصب امام اور فضائل واختیارات و صفاتِ حجت کا مکمل دفاع کرسکیں اور دشمن کے شکوک وشبہات کی تردید کر کے کاروانِ ضعفاء کو باب اللہ تک امن وامان سے لائیں

اس حقیقت کو سمجھانے کیلئے ایک تمثیل پیش کرتا ہوں

ایک بادشاہ نے کسی نیک سیرت جوان کو اپنی بھیڑوں بکریوں کے ریوڑ کا امین بنایا اور کہا کہ میں اپنے گھر جا رہا ہوں جو اس جگہ سے 50 میل دور ہے، راستے میں جنگل ہے جس میں درندے رہتے ہیں، تم میرے اس ریوڑ کو میرے گھر تک پہنچا دو گے تو تمہیں انعام ملے گا، تم جانتے ہو کہ یہ بھیڑ بکریاں میرے گھر کا راستہ نہیں جانتیں، اگر یہ آنا بھی چاہیں گی تو نہ آ سکیں گی، راستہ میں بھٹک جائیں گی، اور نہ ہی یہ اپنی حفاظت کر سکتی ہیں، جبکہ جنگل میں ہزاروں درندے ہیں، چور ڈاکو بھی ہیں لہٰذا یہ کام تم نے کرنا ہے وہ نوجوان جب اس ریوڑ کو لے کر بادشاہ کے قصر کو روانہ ہوا تو پوری طرح اسلحہ سے لیس ہو کر روانہ ہوا، کیونکہ اس کے کاندھوں پر بہت زیادہ ذمہ داری کا بوجھ تھا، ان معصوم جانوروں کو سیدھے راستے پر چلانا، ان کی کمزوریوں اور نادانیوں کو برداشت کرنا، ان کی خوراک و آرام کا خیال کرنا، تھکا دینے والے سفر سے بچنا، چاروں طرف سے جنگلی جانور حملہ آور ہو رہے تھے، ہر طرف دوڑ دوڑ کر ان کو بھگانا، بھٹکنے والی بھیڑ بکریوں کو دوڑ کر واپس ریوڑ میں لانا، کمزور و ناتواں کو کاندھوں پر رکھنا، ڈاکوؤں اور چوروں سے ہمہ وقت چوکنا رہنا، یہ کتنی ذمہ داریاں تھیں

جب وہ نوجوان ان ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہوکر قصر شاہی تک تمام ریوڑ کوحفاظت کے ساتھ لایا ہوگا تو بادشاہ کتنا خوش ہوا ہوگا

اس تمثیل سے سمجھ لیں کہ بادشاہ شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہیں، قصر شاہی جہاں بادشاہ رہتا ہے وہ ان کی محبت وعرفان ہے، اور یہ بھیڑ بکریوں کا ریوڑ خلق خدا ہے، یہ نیک سیرت جوان عالم ربانی ہے، چور ڈاکو لشکر ابلیس ہے، درندے اور وحشی وسفاک جانور علمائے سوا ور محبانِ دنیا ہیں جن کے بارے میں بہت سی احادیث میں ہے کہ یہ اشرارِ خلق اللہ ہیں، مخلوقِ خدا میں سب سے زیادہ شریر علمائے سو ہیں اور ''اضر من جیش یزید علیه لعن '' ہیں یعنی یہ لشکر یزید سے زیادہ ضرر رساں ہیں، کیونکہ وہ صرف جان ومال کا دشمن تھا، یہ دین حق کے دشمن ہیں، اور بھیڑ بکریوں کی مثال سادہ لوح موالی اور مومنین ہیں

علمائے ربانی ہی ان درندوں سے مومنین کے عقائد وعرفان و دین کی حفاظت کرتے ہیں، اور بارگاہ ولی العصر علیہ الصلوات والسلام تک ان کو پہنچاتے ہیں اسی لئے بفرمان امام علی نقی علیہ الصلوات والسلام یہ حامل انوارِ الٰہی ہوتے ہیں

☆یاتی علماء شیعتنا القوامون بضعفا محبینا واهل ولایتنا یوم القیامة و الانوار تطلع من تیجانهم

www.khrooj.com

ہمارے ضعیف و کمزور شیعوں کو مضبوط کرنے والے علماء عرصہءِ قیامت میں اس طرح وارد ہوں گے کہ ان کی پیشانیاں انوار سے درخشاں ہوں گی

اس دور غیبت میں علمائے حق کا سب سے بڑا فریضہ یہ ہے کہ طالبان حق و صداقت کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے قصر ہدایت تک امن و امان سے لائیں ماضی میں دشمن سے صرف فروع کی حفاظت کرنا پڑتی تھی، مگر اہل ایمان میں اصول پر شکوک و شبہات پیدا نہ کئے جاتے تھے، اب تو خود لبادۂ اہل حق میں آنے والے دشمنوں سے اصول کی حفاظت فروع سے بھی زیادہ ضروری ہے، اس لئے جملہ علماء کرام پر دیگر فرائض کے ساتھ جو فرائض بہ ضمن امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف عائد ہوتے ہیں میں انہیں یہاں اختصار کے ساتھ لکھنے کا شرف حاصل کرتا ہوں

تفصیل کیلئے کتب غیبت سے رجوع کیا جا سکتا ہے

نمبر 1 ...... عالم ربانی پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنے خطبات و مجالس میں شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو مرکزی مقام دے

نمبر 2 ...... جملہ فرض نمازوں کے قنوت میں دعائے تعجیل فرج کو رائج کریں

نمبر 3 ...... نجی محفلوں اور انفرادی مجلسوں میں لوگوں کے سامنے حقوق و فرائض ولی العصر عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو بیان کریں

نمبر 4......مجالس ومحافل میں ادعیہ ماثورہ جو تعجیل فرج کے ضمن میں ہیں ان کا انعقاد کروائیں، مثلاً دعائے کمیل، دعائے عہد، دعائے ندبہ وغیرہ

نمبر 5...... دعائے سلامتیِ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف اور دعائے تعجیل فرج کے ضمن میں شب بیداریوں کا انعقاد کروائیں

نمبر 6...... اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے روحانی رابطہ پیدا کرنے کی تشویق کریں اور خواب و بیداری میں اپنے محسن ومولیٰ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی زیارت کرنے کا شوق دلائیں

نمبر 7...... ان اعمال اور ادعیہ کی تعلیم دیں جن سے عالم خواب و بیداری میں انسان اپنے مولا و مالک عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی زیارت سے مشرف ہوسکتا ہے

نمبر 8......لوگوں کو ان اعمال و ادعیہ سے آگاہ کریں جو شرف زیارت امام عصر عجل اللہ فرجہٗ الشریف میں ممد ہیں، اور ان افعال کا ذکر کریں جو افعال بد مانع زیارت ہیں

نمبر 9...... اجتماعاتِ جمعہ اور دیگر مخصوص ایام کے اجتماعات میں ذکر فضائل امام اور مصائب حجت زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے اہتمام گریہ و بکا کریں

نمبر 10 ......اجتماعاتِ عقد وتزویج میں طلب مسرتِ آل محمد علیہم الصلوات والسلام کے ساتھ قیام حکومت محمدؐ وآل محمد علیہم الصلوات والسلام کی دعا کریں

www.khrooj.com

نمبر 11 ...... اجتماعاتِ جنازہ وتدفین میں دعائے تعجیل فرج کو رائج کریں اور برسی کی مجالس میں ذکر شہادت امام حسن عسکری علیہ الصلوات والسلام اور وقوع غیبت کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ دعائے تعجیل فرج و دعائے انتقام کریں

نمبر 12 ...... دورانِ درس وتدریس طلبا کو ان تزکیاتِ نفس کا درس دیا جائے کہ جن سے انسان اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت سے مشرف ہوسکتا ہے

نمبر 13 ...... بچوں (طلبا) میں ان علما کے واقعات برائے تشویق زیارت بیان کریں کہ جنہوں نے یہ اعزاز حاصل کیا ہے، اوران حاجت مندوں کے واقعات بھی بیان کریں کہ جنہیں یہ شرف حاصل ہوا ہے

نمبر 14 ......اپنے درسوں کے نام مولائے عصر شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اسمائے حسنیٰ سے موسوم کریں

نمبر 15 ...... اپنی جملہ کتب کا انتساب اس ذات اقدس سے کریں اور حسب توفیق زبان وقلم سے انہی کے ذکر پاک کی ترویج کریں

نمبر 16 ......عیدین پر دیگر زیارتوں کے ساتھ ساتھ زیارت ولی العصر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پڑھائی جائے اور نماز کے ہر قنوت میں دعائے تعجیل فرج پڑھیں یعنی اللهم كن لوليك الحجة کی تلاوت کریں

نمبر 17 ...... نیمہ شعبان کی عید کو جوش و جذبہءِ ایمانی سے منعقد کیا جائے اور عریضہ ہائے امام میں تعجیل فرج و قیام حکومت آل محمد علیہم الصلوات والسلام کی استدعا کروائی جائے

نمبر 18 ...... قیادتِ زائرین کی صورت میں جملہ مشاہد مقدسہ پر خصوصی دعائے تعجیل فرج اور انتقام مظلوم علیہ الصلوات والسلام کی دعا کو بکثرت ادا کیا جائے

نمبر 19 ...... اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ان خصوصیات و صفات کو بار بار منبروں پر بیان کیا جائے کہ جو امام علیہ الصلوات والسلام کی پہچان ہیں تاکہ کوئی جھوٹا مدعی دعوئے امامت کر کے لوگوں کو گمراہ نہ کرے

نمبر 20 ...... مجالس احیائے ذکر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو فی سبیل اللہ پڑھا جائے اور اس کی نذر نیاز قبول نہ کی جائے، تاکہ غریب وضعیف مومنین ایسی مجالس کے قیام کو بوجھ محسوس نہ کریں

نمبر 21 ...... شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے بعض اسمائے گرامی کی تلاوت پر تعظیماً کھڑے ہو کر صلوات پڑھنے کا حکم ہے، مثلاً اسم قائم آل محمدؐ عجل اللہ فرجہ الشریف اسم مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کو سن کر کھڑا ہو جانا لازم ہے اور ماتھے پر ہاتھ رکھ کر صلوات پڑھ کر (بِاَبِی اَنتَ وَاُمّی) کہنا واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر شرعی نہ ہو، کیونکہ آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام کا یہی معمول تھا، اس لئے اس پر

عمل واجب ہے، یہ لوگوں کو بتانا ضروری ہے

نمبر 22 ...... آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام اور خاندان تطہیر علیہم الصلوات والسلام کے جملہ افراد کے اسمائے حسنیٰ سننے اور تلاوت کرنے کے وقت صلوات پڑھنا واجب ہے، کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ جو شخص نام پاک تلاوت کرے یا سنے دونوں حالتوں میں اس پر صلوات پڑھنا لازم ہے، اور اگر صلوات نہ پڑھے تو گویا اس نے صاحب اسم پر جفا کی ہے، لہٰذا ایسے اسمائے حسنیٰ کے آداب تعلیم کرنا علماء کا فریضہ ہے

نمبر 23 ......شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا ایک نام پاک وہ ہے جو اسم حقیقی وذاتی ہے، اس نام پاک کو مجالس ومحافل ومجامع میں ذکر کرنا حرام ہے، توقیع مبارک میں خود حجت زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے تحریر فرمایا ہے کہ جو ہمارا یہ (حقیقی) نام مجالس اور محافل میں برسرعام تلاوت کرے، اس پر ہماری اور ہمارے آباءواجداد کی لعنت ہو

تو اس نام پاک کی تلاوت اور کتابت سے اجتناب کرنا چاہیے اور علماءحق کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ اسم حقیقی اس طرح تحریر فرماتے تھے آقائی (م ح م د) عجل اللہ فرجہ الشریف بصورت مجبوری یہ نام پاک اس طرح لینا چاہیے اور جہاں اس طرح بھی نام پاک تلاوت ہو تو تلاوت کرنے والے اور سامعین کو

سروقد کھڑا ہو جانا لازم ہے، اور پیشانی پر دونوں ہاتھ رکھ کر سر جھکا کر صلوات پڑھنا چاہیے اور پھر بابی انت وامی (میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں) کہنا چاہیے، یہ بات عوام کو بتانا اوراس کا طریقہ کار بتانا علمائے حق پر فرض ہے

نمبر 24......شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نصرت کی ترغیب دینا بھی علماء کا فریضہ ہے تاکہ لوگ ہر وقت امام علیہ الصلوات والسلام کی نصرت کیلئے تیار رہیں ان کی ندائے اقدس پر لبیک کہنے کو تیار رہیں، اور علماء کرام ناصرین کے فضائل اور خاذلین (چھوڑنے والوں) کی مذمت پر جو روایات کتب میں موجود ہیں انہیں بیان کریں، اگرچہ یہ جملہ مومنین کا عمومی فریضہ ہے مگراس سے آگاہ کرنا علمائے حق کا فریضہ ہے

نمبر 25......متنازعہ مسائل پر بحث ومناظرہ کی بجائے عمل صالح اور محبت سے مومنین کو درِ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف پر لائیں اور یہ یقین رکھیں کہ نور معرفت دینا ان کا کام نہیں ہے اور نہ ہی وہ یہ چیز دینے کے مجاز ومختار ہیں بلکہ ان کا کام مالک کا دروازہ دکھانا ہے، اور متنازعہ مسائل پر بحث کرنا باعث منافرت ہوتا ہے، جو تحبیب کے خلاف ہے

www.khrooj.com

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پانچواں باب

﴿خطباء وواعظین وذاکرین پر عائد فرائض وحقوق﴾

مجالس عزا مکتبہءِ حق کی شہہ رگ کی حیثیت رکھتی ہیں، اوراحیائے علوم آل محمد علیہم الصلوات والسلام کا موجب وذریعہ ہیں، اوریہی مجالس ذریعہءِ تشویق ومحبت آلِ محمد علیہم الصلوات والسلام ہیں

ساتھ ہی یہ مجالس عوام کے حصولِ علم کا عوامی ذریعہ بھی ہیں، ان کے جہاں لاکھوں دیگرفوائداورمنافع ہیں وہاں یہ مجالس بیداریءِ شعور کا وسیلہ بھی ہیں اور جو سامعین یہاں تشریف لاتے ہیں ان میں ہر طبقہءِ فکر وشعور کے لوگ موجود ہوتے ہیں اورکثرت سیدھے سادے مومنین کی ہوتی ہے

اس لئے مقررین وذاکرین پران کے دین وعاقبت کی بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے،جس کا احساس کم ہوتا جارہاہے، حالانکہ یہ مجالس عزا ایک اجتماعی عبادت کی حیثیت رکھتی ہیں اورعبادت کے طور پرمنعقدکی جاتی ہیں، مقررین اورسامعین زبانی طور پرتو یہی کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہم عبادت کررہے ہیں مگرابھی تک اس عبادت کومقام عبادت نہیں مل سکا، جو

کہ ملنا چاہیے تھا، کیونکہ عبادات ہمیشہ مشروط بہ مقدمات ہوتی ہیں، جیسے نماز عبادتِ غیر مشروط ہے اور زکواۃ عبادت مشروط ہے یعنی نماز ہر حال میں واجب ہے اس لئے اسے واجباتِ غیر مشروط میں رکھا جاتا ہے اور زکواۃ واجب مشروط اس لئے ہے کہ اگر آدمی صاحب نساب نہیں تو اس پر زکواۃ واجب نہیں ہے، عزاداری بھی واجباتِ غیر مشروط میں شامل مانی جاتی ہے حالانکہ اس کا مقام اس سے بھی اونچا ہے

یہ بھی ایک مسلمہ ہے کہ واجب غیر مشروط کے مقدمات بھی واجب ہوتے ہیں، مثلاً نماز واجب غیر مشروط ہے اس کا مقدمہ وضو ہے جو واجب ہے اب وضو کا مقدمہ پانی یا خاک ہے، ان کا پاک وطاہر وطیب ہونا واجب ہے، غصبی پانی سے وضو ہوتا ہی نہیں ہے، جب وضو نہ ہوگا تو نماز کیسے ہوگی؟ یعنی واجب غیر مشروط کے مقدمات بھی واجب ہوتے ہیں، عزا وبکا بھی واجب غیر مشروط ہے اس لئے اس کے مقدمات بھی واجب ہیں، اس میں شرطِ اوقات تک نہیں ہے، ہر حال میں واجب ہے، مجمع قلیل وکثیر کی شرط نہیں ہے، خلوصِ نیت شرط ہے، چونکہ یہ واجب غیر مشروط کے مترادف ہے اس لئے اس کے مقدمات بھی واجب غیر مشروط کی طرح ہیں، مگر ہمیں اس معاملہ میں بالکل نابلد رکھا جارہا ہے، جس طرح نماز اور زیارتِ مشاہد

www.khrooj.com

مقدسہ کے احکام ہیں، بالکل اسی طرح کے احکام یہاں عائد ہوتے ہیں مجالس عزا میں باوضو ہوکر جانا ضروری ہے، بڑے چھوٹے ذاکر میں امتیاز کئے بغیر سب کو ہمہ تن گوش ہوکر سننا فرض ہے، امام بارگاہ میں جوتے پہن کر داخل نہیں ہونا چاہیے، امام بارگاہ میں سگریٹ یا دیگر چیزیں مثلاً پان وغیرہ کا استعمال خلافِ ادب ہے

بس ایک کلیہ ہے جسے دماغ میں بٹھا کر جملہ آداب اخذ کئے جا سکتے ہیں کہ اگر آپ لوگ پاک خاندان تطہیر علیہم الصلوات والسلام کی بارگاہ میں جانے کا اعزاز حاصل کرلیں تو وہاں کیسے جانا پسند کریں گے؟ اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے دربارِ عالیہ میں ان کے روبرو بیٹھے ہوئے ہوں تو کن کن چیزوں کا خیال کریں گے؟ اور کون کون سے آداب کی بجا آوری لازمی سمجھیں گے؟

بس وہی آداب واحکام مجلس کے سمجھ لیں، کیونکہ یہاں بھی ہمارے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہمارے روبرو موجود ہوتے ہیں، اور ہم ان کی موجودگی میں پرسہ انہی کو دیتے ہیں، انہی کے روبرو ماتم اور نوحہ خوانی کرتے ہیں، اسی ذات اقدس کے سامنے مجلس پڑھتے ہیں، تو پھر آداب وشرائط بھی انہی کی محفل کے ہونا چاہیں، اور یوں سمجھ لیں کہ ان آداب و شرائط میں کسی قسم کی کوتاہی یا غفلت ہرگز مناسب نہیں بلکہ ناقابل معافی ہے

www.khrooj.com

فرائض ذاکرین ومقررین

اب وہ فرائض عرض کرتا ہوں جو ذاکرین ومقررین کیلئے مخصوص ہیں

نمبر 1 ......انعقاد عزا کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لوگوں کے سامنے ذکر ظلم سے حسرتِ انتقام اور ازالہ ءِ مظالم کا جذبہ پیدا ہو، اس لئے یہ بھی فریضہ ہے کہ مجلس کا آغاز دعائے تعجیل فرج یعنی دعائے اللھم کن لولیک سے کریں

نمبر 2 ......منبر امام مظلوم علیہ الصلوات والسلام پر حاضر ہوتے ہی اپنے بیان میں اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے استعانت اور مدد کی دعا کریں

نمبر 3 ......صلوات پڑھوانے کیلئے ایسے الفاظ استعمال کریں جن سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے محبت اور قلبی لگاؤ کا اظہار ہو مثلاً برائے سلامتی ءِ ولی العصر صلوات ...... برائے تعجیل ظہورِ امام زمانہ صلوات ...... برائے انتقام مظلومین صلوات

نمبر 4 ......نعرۂ توحید ورسالت وولایت کے ساتھ نعرۂ حجت کورواج دیں ایسے نعرے لگوائیں کہ جن سے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو ہم یقین دلاسکیں کہ ہم ان کے منتظر ہیں، ان کی جد اطہر علیہم الصلوات والسلام کے انتقام کے منتظر ہیں اور ہم ان کی نصرت کیلئے تیار ہیں مثلاً

یا امام المنتظرؑ ......العجل العجل

www.khrooj.com

یا ولی عالمینؑ ......العجل العجل

یا عصمت الاممؑ ......العجل العجل

یا صاحب الزمانؑ ......العجل العجل

ثائرخون حسینؑ ......العجل العجل

وارث دستارجدؑ......العجل المدد

ہماری مجالس میں یہ صدا بھی بلند کی جاتی ہے

یا مولا صاحب الزمان ...... ہردم ہووی امان ...... کروخوشیاں دا اعلان ......وسی پاک خاندان ......اے امینؑ ذوالفقار......العجل العجل

کر تیغ بے نیام......آ قاگھن انتقام......ویڑھا وساسخی......خوشیاں ڈکھا سخی

نمبر 5 ...... مقررین اپنی تقریر کا آغاز اردو یا سرائیکی میں دعا سے کریں چاہے چند جملے ہی سہی

نمبر 6 ...... یہ بھی فرض ہے کہ بہ آوازِ بلند شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ذات سے مخاطب ہوکر عرض کریں کہ مولا ہم آپ کو آپ کے پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کا پرسہ دینے آئے ہیں، قبول فرمائیں

نمبر 7 ...... ذاکریں کا ابتدائیہ مسدس دعائے تعجیل انتقام اور پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کی خانہ آبادی کی دعا پر مبنی ہونا چاہیے، جس میں بیانِ ظلم ہو اور

www.khrooj.com

ساتھ ہی ازالہِ ظلم کی دعا بھی ہو

نمبر 8 ...... قصائد اور اشعار میں سے چند ایک ہی سہی فضائل و مصائب امام عصر عجل اللہ فرجہٗ الشریف پر ضرور پڑھنا چاہییں

نمبر 9 ...... معظّمہ کائنات بی بی صلواۃ اللہ علیہا کو پرسہ دیتے ہوئے ان کے صدیوں سے ویران گھر کی آبادی اور مدت سے خزاں زدہ چمن کو بہار جاوید کی دعا ضرور کریں

نمبر 10 ...... فضائل خاندان تطہیر علیہم الصلوات والسلام کے ساتھ ساتھ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے ذکر فضائل و مصائب کی ترویج کریں

نمبر 11 ...... مجلس عزا ہو یا مجلس میلاد ہو دونوں مجالس میں جہاں بھی پاک خاندان تطہیر علیہم الصلوات والسلام میں سے کسی پاک فرد کا نام زبان پر آئے اس کے فوراً بعد ''علیہ الصلوات والسلام'' ضرور کہیں کیونکہ اس کے بغیر بفرمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسان جفا کا مرتکب ہوتا ہے

نمبر 12 ...... جب بھی زبان پر شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا نام پاک آجائے اس پر ''عجل اللہ فرجہٗ الشریف'' ضرور کہیں، یہ تعظیم موجب اجر وثواب قرار پائے گی

نمبر 13 ...... ذاکریں دوران مجلس ادب کو ہر حال میں ملحوظ خاطر رکھیں اور حلیہ اور لباس میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے دکھی دل کیلئے (خدانہ کرے) باعث آزار بنے، اور انہیں نصیب دشمناں دکھ دے

نمبر 14 ...... جب ذکر مصائب میں عوام پر رقت طاری ہو اور آنسوؤں کی بارش ہو رہی ہو تو استجابت دعا کا وقت سمجھ کر سب سے کہیں کہ سبھی لوگ ان بہتے اشکوں کے ساتھ دعا کریں کہ اس گھر اطہر کو ابدی خوشیاں نصیب ہوں خصوصاً اس مظلوم کو دعا کریں کہ جن کا ذکر مصائب بیان کر رہے ہوں مثلاً شہزادہ علیؑ اکبر علیہ الصلوات والسلام کا ذکر پاک ہو تو اس طرح کہیں کہ دعا کریں ہمشکل پیغمبر علیہ الصلوات والسلام کا جلدی انتقام ہو، اس شہزادے کا منتقم جلدی آئے اس کے سینے کی برچھی کا بدلہ لیا جائے ، اس شہزادے کی بہنیں صلواۃ اللہ علیہن اپنے بھائی کی خوشیاں دیکھیں ، اس شہزادے کی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا بیٹے کی جوانی کو سہروں سے سجا ہوا دیکھیں

ایسے بہت سے فقرے مولا کی دعا سے متعلق کہے جا سکتے ہیں

نمبر 15 ...... مجلس کا اختتام ایسے جملوں پر ہو کہ جس میں دعائے تعجیل فرج ہو مثلاً ...... اللھم عجل فرج آل محمد علیھم الصلوات والسلام بمنتقمھم (آمین)

نمبر 16 ...... مجلس میں وجودِ حجت، برکاتِ حجت، ضرورتِ حجت، احسانات ِحجت، فضائل حجت، معجزاتِ حجت اور رابطہ بہ حجت پر ضرور کچھ نہ کچھ روشنی ڈالنا چاہیے

نمبر 17 ...... اَبکیٰ وَتَباکیٰ کا عمل امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ضمن میں

بھی کریں یعنی ان کے مصائب بیان کریں، ان کا بچپن میں ترک وطن کرنا، بچپن میں خانہءِ اطہر پر ظالمین کا حملہ کرنا، ان کے بچپن کے مصائب ومظلومی کا ذکر کر کے رونا رلانا، جملہ مصائب سے زیادہ باعث خوشنودی خدا ہے، دیگر مظلومین کے مصائب سے ان کے مصائب کا موازنہ عوام کے سامنے کیا جائے جس سے ثابت ہو جائے کہ یہ سب سے بڑے مظلوم ہیں

نمبر 18 ...... جو مخصوص مجالس بہ ذکر امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہوں، ان میں ذاکرین کو فی سبیل اللہ جانا چاہیے، اور نذر و نیاز قبول کر کے اپنے اجر و ثواب میں کمی نہیں کروانا چاہیے اور یہ مجالس صرف اور صرف رضائے اِلٰہی کیلئے پڑھنا چاہیں

نمبر 19 ......بعض ذاکرین کم علمی کی وجہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ یہ صف ماتم قیامت تک بچھی رہے (خدا نہ کرے) یہ دعا خلوص کے منافی ہے بلکہ ہمیں یہ دعا کرنا چاہیے کہ رب ذوالجلال والاکرام تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں صدیوں سے صف ماتم بچھی ہوئی ہے، اب اس گھر کو ابدی مسرت کے پھولوں سے بھر دے، اب تو یہ صف ماتم لپیٹنی چاہیے، اور معظّمہ کائنات صلواۃ اللہ علیہا کی پاک شہزادیاں صلواۃ اللہ علیہن لباس سوگ اتاریں، دوبارہ

www.khrooj.com

اپنے آنگن کو خوشی کی بہار کے پھولوں سے بھرا ہوا دیکھیں، ان کے مصائب کا خاتمہ ہو، ان کے ہر ظلم کا انتقام ہو، ان کے آنسو مسرت و انبساط کے تبسم میں بدل جائیں......(آمین)

نمبر 20...... یہ بھی فرض ہے کہ مقدساتِ مذہب یعنی شبیہات و امام بارگاہوں کا ادب خود بھی کریں اور دوسروں کو ادب کا درس دیں، ایسا نہ ہو کہ بنی اسرائیل کی طرح مقدسات کا احترام بھلانے کے جرم میں ہلاک و پراگندہ ہو جائیں

نمبر 21...... مومنین کو شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بارے میں ایجوکیٹ کرنے کی ضرورت ہے، اس کیلئے معرفت نصرت، اہمیت دعا، فضیلت دعا و انتظار، اور فضائل ومصائب امام علیہ الصلوات والسلام کو موضوع گفتگو بنایا جائے کیونکہ عزاداری کے حقیقی اہداف ومقاصد دین حق کا دفاع اور امام وقت کی نصرت ومعرفت کو ترجیح دینا ہیں

نمبر 22......منبر حسینی جس کے وارث ہمارے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہیں، اس کا احترام کرنا لازم ہے، باوضو اور ادب واحترام سے عجز وانکساری سے یہاں حاضر ہونا چاہیے، خلافِ شرع کوئی چیز نہ ہو کہ جس سے مولائے کائنات کی (خدانہ کرے) دل آزاری ہو

www.khrooj.com

نمبر 23......بعض ذاکرین ومقررین رب ذوالجلال الاکرام اور محمدؐ وآل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام کو ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کر دیتے ہیں، اس طرح ایک تو عزاداری کی پاکیزہ فضا نفرتوں سے متعفن ہو جاتی ہے، ساتھ ہی عزاداری کی اہمیت تو ختم ہوتی ہی ہے مگر اعمال کی طرف بھی توجہ نہیں ہو پاتی اور آدمی الجھ سا جاتا ہے، اس لئے مناسب ہے کہ اعمال وفروعات کو خطباتِ جمعہ میں امر بالمعروف کی تکمیل کیلئے بیان کیا جائے، بلکہ بہتر صورت یہ ہے کہ لوگوں کو نیک اور صالح بنانے کیلئے اعمال صالحہ کی ترویج اس انداز میں کی جائے کہ ان کی توجہ اصل روحِ اعمال صالحہ کی طرف مبذول کرائی جائے، یعنی شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے محبت پیدا کی جائے اور اس محبت کے ماتحت انہی کی ذات کو خوش کرنے کیلئے نیک بننے کی تشویق کی جائے کیونکہ جو عمل محبت کے ماتحت واقع ہوتا ہے وہ خالص ہوتا ہے، جملہ اعمال کی روح خلوص نیت ہے لہٰذا لوگوں کے دلوں میں اگر مولا کی محبت کاشت کریں گے تو اعمال کی طرف خود بخود توجہ ہو جائے گی

اس دور میں عوام لاعلم ہے اور انہیں ایجوکیٹ کرنے کی بہت ضرورت ہے

کیا یہ ستم ظریفی نہیں ہے کہ جو ذات پاک ان امام بارگاہوں کی وارث ہے، ان مجالس کی وارث ہے، مظلومین کے خون کی وارث ہے، اس صف

www.khrooj.com

عزا کی وارث ہے، جو اس منبر اور محراب کی وارث ہے، اسی ذات پاک کا ذکر نہ منبر پر کیا جائے، نہ محراب میں، نہ مجالس میں اور نہ ماتم میں، اس سے بڑی ستم ظریفی اور کیا ہو سکتی ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں یہی رواج ہے کہ لوگ جب کسی کا پرسہ دینے جاتے ہیں تو اس کے شرعی وارثوں کو پرسہ دیتے ہیں، مگر یہاں یہ عالم ہے کہ مظلومین کا شرعی وارث موجود ہے اور اس کا نام تک نہیں لیا جاتا ہے، نہ انہیں پرسہ دیا جاتا ہے، اس لئے اب ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں کو اس معاملے میں ایجوکیٹ کیا جائے، اور یہ فرض ذاکرین اور اس کے بعد مومنین کا ہے، اور اسے ادا کرنا واجب نہیں بلکہ اوجب ہے

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چھٹا باب

﴿شعراء اور صاحبانِ قلم پر عائد فرائض﴾

نمبر 1 ...... شعراء کرام کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے فضائل و مصائب پر اشعار موزوں کریں

نمبر 2 ...... شعراء کرام کو اپنے کلام میں اور منظومات میں شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی مدح و ثنا اور دعائے تعجیل فرج کو پیش کرنا چاہیے

نمبر 3 ...... شعراء کرام کو مراثی وغیرہ کی تشبیب میں ذکرِ شہنشاہِ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو لانا چاہیے، اور پورے پاک خاندانِ تطہیر علیہم الصلوات والسلام کے گلشن ویران کو ابدی بہاروں کی دعا دینا چاہیے

نمبر 4 ...... ہر نوحہ کے مقطع میں اس مظلوم کو جس کا مخصوص نوحہ ہو یہ دعا کرنا چاہیے کہ آپ کی خوشیوں کے دن جلدی آئیں، آپ کا منتقم آپ کا خوں بہا (قصاص) جلدی لے، اور ظلم معہ ظالمین ختم ہو، جو نوجوان شہزادے بغیر خوشی دیکھے دنیا سے رخصت ہوئے انہیں ابدی خوشیاں نصیب ہوں

نمبر 5 ...... ایسے مجموعہ ہائے کلام شائع کروائے جائیں کہ جو شہنشاہ معظم

www.khrooj.com

امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی شان میں مدحیہ نظموں اور قصائد و قطعات و رباعیات پر مبنی ہوں

نمبر 6 ......سنت فرزدق ادا کرتے ہوئے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی مدح کے عوض میں مال دنیا قبول نہ کیا جائے جیسا کہ فرزدق بن غالب شاعر کو مدح امام زین العابدین علیہ الصلوات والسلام پر مبنی قصیدے پر جناب محمدؐ حنفیہ علیہ الصلوات والسلام نے انعام دیا تھا تو اس نے واپس ان کی بارگاہ میں پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ مولا ادائیگی فرض پر اجرت یا انعام قبول کرنے کی ضمیر اجازت نہیں دیتا، کیونکہ نصرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف میرا فرض تھا سو وہ میں نے ادا کر دیا ہے، انعام کیسا؟ ہاں اگر کوئی مجبور کرتا ہے تو لینے میں کوئی ہرج نہیں

نمبر 7 ...... ایسے مشاعروں اور مناظموں کا اہتمام کرنا چاہیے کہ جن میں شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی مدح میں لکھے ہوئے قصائد پر انعام مقرر ہو تا کہ شعرا کو تحریص و ترغیب و تشویق ملے، انعام کے ساتھ اگر کوئی ٹائٹل بھی رکھا جائے تو اور بھی بہتر ہے، اچھائیوں میں (Competition) کمپی ٹیشن اچھی چیزوں کو نکھار دیتا ہے اور شوق بڑھتا ہے، ایسے مشاعروں میں انعام لینا جائز ہے اور یوں سمجھیں کہ یہ پاک وارث علیہ الصلوات والسلام نے

خود عطا فرمایا ہے، اس کے کم یا زیادہ کی پرواہ نہ کی جائے

نمبر 8 ......شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے موضوع پر صاحبانِ قلم بہت کچھ لکھ سکتے ہیں مثلاً تحقیقی مقالے، احادیث، فضائل، علائم ظہور اور دیگر سینکڑوں موضوع ہیں کہ جن پر سپیشلائزیشن (Specialization) ہوسکتی ہے

نمبر 9 ......اپنے اداروں اور کتب کو شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے منسوب کیا جانا چاہیے، اپنے رسائل و جرائد پر سرپرست اعلیٰ کی حیثیت سے ان کا نام اقدس دیا جاسکتا ہے

نمبر 10 ...... دشمن کے پیدا کردہ شکوک وشبہات کو رد کرنا بھی اہل قلم کا فرض ہے، عقلی، نقلی، فکری سائنسی غرض ہر طریقہ اختیار کرنا جائز ومباح ہے

نمبر 11 ...... ان اوراد و اعمال و وظائف کو عام کرنا چاہیے کہ جن سے ملاقات بہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا امکان ہو اور واقعاتِ ملاقات کی نشر واشاعت بھی تشویق میں ممد ومعاون ہوتی ہے

نمبر 12 ...... یہ الیکٹرانک میڈیا کا دور ہے، اس دور میں شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے فضائل کے اظہار کیلئے آڈیو ویڈیو کیسٹ تیار کرنا اور وہ عوام کو مفت دکھانا بھی فرائض میں سے ہے

www.khrooj.com

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساتواں باب

﴿بانیانِ مجالس اور سامعین مجالس کے فرائض﴾

مجالس عزا جیسی عظیم عبادت کا انعقاد قابل احترام بانیانِ مجلس کی سعی جمیل سے ہوتا ہے، اور بزم عزا کی رونق کا باعث سامعین کرام ہوتے ہیں، جملہ اعمال کا انحصار نیت پر ہوتا ہے، اکثر بانیانِ مجالس کی نیت خالص ہوتی ہے وہ لوگ قلیل تعداد میں ہیں کہ جونمود ونمائش کی نیت سے مجالس کرواتے ہیں وہ لوگ گویا آٹے میں نمک کے برابر ہیں، یہ بھی ہے کہ نیت میں بھی درجے ہوتے ہیں مثلاً کوئی شخص صرف اس نیت سے مجلس کروا دے کہ یہ کفارۂ گناہ ہوگی تو یہ بھی درست ہے، کوئی شخص اگر عمومی عبادت کی نیت سے مجلس کرائے تو یہ بھی درست ہے، اگر کوئی شخص رضائے اِلٰہی اور خوشنودیِ خدا کے تحت مجلس کرائے تو یہ بھی درست ہے، ایک شخص اس نیت سے مجلس کراتا ہے کہ خاندان تطہیر علیہم الصلوات والسلام کے پاک افراد میرے ہاں تشریف لائیں گے اور ان کی میزبانی کا شرف مجھے ملے گا اور خصوصاً شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف اپنی جد مظلوم علیہ الصلوات والسلام کا ذکر سماعت فرمانے کی

www.khrooj.com

غرض سے یہاں تشریف لائیں گے تو یہ آخری نیت سب سے اعلیٰ ہے
اگر اس میں یہ دعا بھی شامل ہو جائے کہ ہم اپنے آقائے مظلوم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو پرسہ دے کر دعا کریں گے کہ مولا آپ کا گھر اطہر جلدی آباد ہو، آپ کے پاک مخدرات عصمت صلواۃ اللہ علیہن کے مصائب وگریہ وبکا ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائیں، اوران کی جھولیاں گلہائے مسرت سے بھر جائیں، ان کا انتقام جلدی ہو، تو اس غرض ونیت سے مجلس کروانا ہی اصل مقصد مجالس ہے، لہٰذا ایسی مجالس کا انعقاد ہی مقصد مجالس کو پورا کرتا ہے، اس لئے بانیانِ مجالس کا اپنے فرائض سے آشنا ہونا ضروری ہے، ان فرائض میں سے چند یہ ہیں

نمبر 1 ...... بانیانِ مجالس کو معلوم ہونا چاہیے کہ گریہ وبکا مقصود بالذات نہیں ہے ورنہ ہر رونا قابل جزا قرار پاتا، حقیقت یہ ہے کہ گریہ وبکا کے اور مقاصد ہیں جن کی تکمیل گریہ وبکا سے ہوتی ہے، ان میں سرفہرست شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی خوشنودی اور ان کے سامنے اپنے اعلیٰ جذباتِ محبت کا اظہار کرنا ہے

نمبر 2 ...... بانیانِ مجالس پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ ذاکرین عظام اور مقررین کرام کو شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے زیادہ سے زیادہ

فضائل ومصائب وقصائد کی تاکید کریں

نمبر 3...... یہ بھی فرض ہے کہ مجلس کا آغاز دعائے تعجیل فرج سے کریں اور مجلس گاہ میں ایسے کتبے اور بینرز لکھوا کر لگوائیں کہ جن میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا ذکر ہو اور جن سے لوگوں میں یہ احساس پیدا ہو کہ اس صف عزا کے مالک ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ذات پاک ہے

نمبر 4...... امام بارگاہوں کے نام القاب امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے ترتیب دیں یعنی امام بارگاہ کا انتساب وارث زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نام پاک سے کیا جائے

نمبر 5...... فضائل وذکر پاک میں خصوصاً قصائد کے دوران شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نام پاک پر مبنی نعرے بلند کروائیں اور برائے سلامتی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف صلوات پڑھوائیں

نمبر 6...... قصیدہ خوان ذاکرین کیلئے شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے فضائل پر مبنی قصائد کیلئے اعزازات مقرر کریں، انعام مقرر کریں، تاکہ ذاکرین کثرت سے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا ذکر کریں اور دعا وفضائل پر قصائد لکھوا کر ادا کریں

نمبر 7......جن اسمائے حسنیٰ کا مجالس میں لینا شرعاً جائز نہیں ان کے تلاوت

ہونے پر تعظیم بجا لائیں، اور مقرر حضرات کی اس طرف توجہ دلائیں کہ یہ نام پاک لینا شرعاً منع ہے، تاکہ جو کم علم مقرر حضرات ہیں ان کی اصلاح ہو اور وہ بھی پیار سے ہو جائے، بہتر یہ ہے کہ اسے پہلے ہی آگاہ کر دیا جائے تاکہ مجلس کا ماحول ڈسٹرب نہ ہو

نمبر 8...... مخدراتِ عصمت بیبیوں صلواۃ اللہ علیہن کے نام پاک برسر عام لینا مانع ادب بھی ہے اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی دل آزاری (خدا نہ کرے) کا موجب بھی ہے، اس لئے ان کا ذکر القاباتِ عالیہ اور شایانِ شان طریقہ سے ہو اور بوقت لقب گفتن صلوات پڑھنا اور تعظیم کرنا موجب خوشنودی امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہوگا

نمبر 9...... نازیبا الفاظ اور توہین آمیز روایات پیش کرنے پر ذاکرین کو پیار سے روکا جانا بھی فرض ہے، تاکہ ہماری مجالس میں تشریف لا کر شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی دل آزاری نہ ہو

نمبر 10...... وہ ایام جو شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے منسوب ہیں ان میں خصوصی مجالس کا انعقاد بھی فرض ہے، مثلاً روز جمعہ ہے تو یہ شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے منسوب ہے، نیمہ شعبان، ماہ شوال کا پہلا عشرہ، 8 ربیع الاول کے روز یتیمی امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہے، ایام تشریق 8 ذوالحجہ

سے 18 ربیع الاول تک ان ایام میں خصوصی مجالس کا اہتمام کرنا بھی فرائض میں سے ہے

نمبر 11 ......ان مخصوص ایام میں شب بیداریوں کا قیام اور گریہ وزاری سے دعائے تعجیل فرج کا خصوصی اہتمام کرنا بھی فرض ہے

نمبر 12 ......شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نیاز مجلس کے بعد تقسیم کرنا اور نیاز تقسیم کرنے کے دوران بار بار یہ فقرہ دہرانا ☆ اللھم عجل فرج آل محمد علیھم الصلوات والسلام بمنتقمھم بھی فرض ہے

نمبر 13 ...... دوران مجلس صلوات کو اسی فقرے کے ساتھ مکمل کرنا یعنی ☆اللھم صل علی محمدؐ وآل محمدؐ وعجل فرجھم تاکہ صلوات متصل بہ دعائے تعجیل فرج ہو جائے، ادعیہ مسنونہ میں اسی طرح صلوات پڑھنا لکھا ہوا ہے

نمبر 14 ......ایسے علم پاک تیار کروانا کہ جن پر یہ دعا درج ہو

☆اللھم عجل فرج آل محمد بقائمھمؑ عجل الله فرجهٗ الشريف

نمبر 15 ......شبیہوں اور دیگر منسوبات پر یہ دعا تحریر کروانا، امام بارگاہوں میں روشن سائن بورڈ لگوانا کہ جن پر شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا نام پاک لکھا ہوا ہو، یہ بھی فرض ہے

www.khrooj.com

نمبر 16 ...... یہ بھی فرض ہے کہ منبر امام مظلوم علیہ الصلوات والسلام کے سرپوش پر جلی حروف میں اسم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف نقش کروانا اور ذاکرین ومقررین کو پہلے آگاہ کرنا کہ منبر امام مظلوم علیہ الصلوات والسلام پر قدم رکھنا یا تھپڑ مارنا سوئے ادبی ہے

نمبر 17 ...... ذاکرین ومقررین وعلماء کو بوقت دعوت لکھوادیں کہ وہ ذکر فضائل امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف اور مصائب بھی اپنے شہنشاہ پاک کا تیار کر کے لائیں، کم ازکم چند منٹ ہی سہی، ان کا ذکر منبر پر ضرور کروائیں

نمبر 18 ......متدین علمائے کرام احترام امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف میں کرسی پر نہیں بیٹھتے تھے، کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کے روبرو کرسی پر بیٹھنا سوئے ادبی ہے، مگر جس کو خود امام علیہ الصلوات والسلام کا حکم ہو جیسا کہ بعض شعرا و ذاکرین کو منبر پر بیٹھنے کا بعض آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام نے حکم دیا، اس اختصاص سے عموم پر استدلال جائز نہیں ہے

جس طرح علی بن یقطین کو سوادِ اعظم کی طرح وضو اور نماز کا حکم ہوا تھا، وہ اختصاص تھا، اس سے عمومیت پر استدلال جائز نہیں کہ ہر آدمی اس روایت سے سواد اعظم کی طرح نماز و وضو شروع کردے، ایک اور اختصاص کی مثال وہ اصحاب کرام ہیں کہ جنہیں ذوالشہادتین کہا جاتا ہے

ان میں سے ہر شخصیت کی گواہی کو دو شرعی گواہوں کے برابر فرمایا گیا تھا اس سے باقی اصحاب کرام کے ذوالشہادتین ہونے پر استدلال نہیں ہوسکتا اسی طرح جن ذاکرین کو منبر پر خود بیٹھنے کا حکم فرمایا گیا تھا وہ انہی کیلئے تھا اس سے ہر آدمی اپنے لئے منبر پر بیٹھنے کا جواز نہیں نکال سکتا، اس لئے بغیر عذر شرعی کسی مقرر کو منبر پر نہیں بٹھانا چاہیے اور ذاکرین ومقررین کو احتراماً نہیں بیٹھنا چاہیے

نمبر 19 ......جس ذات اقدس کی شبیہ، تابوت وزیارت برآمد ہوان کے ذکر مصائب کے بعد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کوان کا پرسہ دینا اوردعائے تعجیل انتقام اور اختتام عزا کی دعا کرنا چاہیے، یعنی یہ عرض کرنا چاہیے کہ اے ہمارے خالق اس پاک گھر سے جملہ غم اور مصائب کا خاتمہ فرما اوراس گھر پاک کوخوشیوں سے معمور فرمادے

نمبر 20 ...... سامعین کیلئے لازم ہے کہ وہ باوضو آئیں اوراس نیت سے آئیں کہ ہم بارگاہِ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف میں پرسہ دیں گے اور دعا کریں گے، کہ ان کی جد اطہر کا انتقام جلدی ہو، ان کے گھر میں دوبارہ خوشیاں لوٹ آئیں، بعض عرفا کا تو یہ معمول بھی رہا ہے کہ وہ جب مجلس میں حاضر ہوتے تھے تو غسل زیارت امام علیہ الصلوات والسلام کر کے دو رکعت نماز توسل پڑھ کر

حاضر ہوتے تھے، اگرچہ یہ اس دور میں عوام کیلئے قدرے مشکل ہے، مگر وضو تو آسان ہے، کیونکہ یہ عبادت ہے، اس لئے وضو اس کے مقام کو پہچاننے میں معاون ثابت ہوگا

نمبر 21...... شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذکر فضائل کے دوران ان کے نام پاک کے نعرے بلند کرنا بھی لازمی ہے

نمبر 22...... ذکر مصائب میں جب بھی آنکھ میں آنسو آجائیں اس وقت دعائے انتقام فرض ہو جاتی ہے، رو رو کر اپنے آقا کے گھر اطہر کی آبادی اور دشمنوں کی بربادی کی دعا کرنا ضروری ہو جاتا ہے

نمبر 23...... جو ذاکرین و مقررین اپنے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا ذکر کریں فضائل و خصائص بیان کریں، ان کی زیادہ سے زیادہ حوصلہ افزائی کرنا چاہیے، تاکہ وہ اور زیادہ محنت کر کے اور زیادہ فضائل کو بیان کریں

نمبر 24...... جو مقرر بوجہ لاعلمی بلا صلوات نام پاک تلاوت کرے اور بغیر القاب کے اسماء آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام زبان پر لائے تو فوراً اونچی آواز سے صلوات پڑھ کر اسے آگاہ کریں کہ تم بھی صلوات کو ترک نہ کرو، اگر پھر بھی نہ سمجھے تو پیار سے ماحول مجلس کے لحاظ سے سمجھا دیں

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آٹھواں باب

﴿ماتمی عزاداروں پر عائد فرائض وحقوق وآداب﴾

جب ہم اس دور میں عزاداریءِ امام مظلوم علیہ الصلوات والسلام پر نگاہ کرتے ہیں تو اس میں دو گروپ واضح نظر آتے ہیں

نمبر 1 ...... مجلسی گروپ

نمبر 2 ...... ماتمی گروپ

ان دونوں گروپس پر علیحدہ علیحدہ حقوق وفرائض وآداب عائد ہوتے ہیں پہلے گروپ کے بارے میں سامعین کے ضمن میں لکھا جا چکا ہے

ماتمی گروپ ہمارے نوجوانوں پر مبنی ہوتا ہے اور یہ ہمارے ہراول دستے کا مقام رکھتے ہیں، جملہ پروسیشنز (Processions) یعنی جلوسوں میں ان کا بڑا اہم کردار ہوتا ہے، یہ گروپ جفاکش اور جفاجو قسم کا ہوتا ہے، موسم سے لڑنا سردی، گرمی، بارش، برف باری، دھوپ، چھاؤں، غرض ہر قسمی صعوبات کی پرواہ کئے بغیر یہ جانباز مشعل عزا کو روشن رکھتے ہیں، ماتم کرنا اور مسلسل کرنا یعنی ہاتھ سے، زنجیر سے، چاقو، بلیڈ، قمہ وشمشیر سے، یہ اپنے جسم کو سرتا

www.khrooj.com

پا خون سے رنگین کر کے شہدائے کربلا کی زندہ شبیہ بن جاتے ہیں
میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح شیعیت کی شہ رگ حیاتِ عزاداری ہے، اسی طرح عزاداری کی شہ رگِ حیات یہ ماتمی گروپس ہیں، کیونکہ اس گروپ میں بلا امتیاز مذہب وملت ہر مکتبہ فکر کے نوجوان شریک ہوتے ہیں، محبت امام حسین علیہ الصلوات والسلام کا اس طرح مظاہرہ کرتے ہیں کہ عملی طور پر نظر آنے لگتا ہے کہ......ع......حسینؑ ہے سب کا
ان نوجوانوں کو ابھی مزید ایجوکیٹ (Educate) کرنے کی ضرورت ہے تاکہ سفر ارتقا میں جمود طاری نہ ہو اور سلسلہ مؤدت ومحبت میں مزید ''فلو'' (Flow) پیدا ہو، ان بھائیوں پر بھی شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ضمن میں حقوق وفرائض وآداب عائد ہوتے ہیں، جن کی ادائیگی سے خوشنودی امام حسین علیہ الصلوات والسلام اور وارثِ خونِ شہداء علیہم الصلوات والسلام یعنی ہمارے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی رضا کا حصول اور زیادہ بہتر طریقے سے ہوسکتا ہے
نمبر 1 ...... کیونکہ اولین وآخرین کے جملہ مظلومین کی عزا وبکا اور تعزیت کے سر پرست اعلیٰ اور جملہ مظلومین کے منتقم اور وارث یہی ذات اقدس ہیں، اس لئے ہمیں یہ بات اپنے ماتمی جلوس میں ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ہم پرسہ اور تعزیت انہی کے حضور پیش کر رہے ہیں

نمبر 2...... اپنے ماتمی دستوں اور سنگتوں کے نام اس ذات کے نام اقدس پر رکھنا چاہییں، اور اپنی تنظیموں کے اشتہارات اور کتبوں اور بینرز پر بحیثیت سرپرست اعلیٰ ان کا نام پاک لکھنا چاہیے

نمبر 3...... آغازِ ماتم میں اگر دعائے انتقام مظلومین علیہم الصلوات والسلام پر مبنی کوئی افتتاحیہ یا نوحہ پڑھوایا جائے تو بہتر ہے، ورنہ سب ماتمی حضرات پہلے دعائے تعجیل فرج کر کے پھر ماتم کا آغاز کریں

نمبر 4...... دورانِ ماتم بعض مقامات پر عزائیہ صدائیں ماتمدار دیتے ہیں ان میں ایسے دعائیہ فقرے بھی شامل کرلیں کہ جن میں خصوصی طور پر شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی محبت و موٴدت کا اظہار ہو جیسے

یا امام یا امام- العجل العجل .... انتقام انتقام- العجل العجل

وارثِ خونِ حسینؑ- العجل العجل .... وارثِ آل عبا- انتقام انتقام

ثائر بنت نبیؐ- انتقام انتقام .... یا ثارت الحسینؑ- یا ثارت الحسینؑ

نمبر 5...... جلوس و ماتم کے دوران با وضو اور پا برہنہ ہو کر خلوص دل سے یہ دعا کرنا لازم ہے کہ الٰہی ہمیں امام عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے لشکر انتقام میں شامل فرما اور انتقام مظلومین علیہم الصلوات والسلام کے جہاد میں شامل ہونے کے قابل بنا، آمین بہرحال پاکیزگی شرطِ اول ہے

www.khrooj.com

نمبر 6...... دل میں شوقِ شہادت کو پیدا کر کے دعا کرنا چاہیے کہ انتقام مظلومین علیہم الصلوات والسلام کے اعلان کے بعد ہمیں یہ سعادت نصیب ہو کہ ہم اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے روبرو درجہ ءِ شہادت حاصل کریں کیونکہ یہی مضمون بعض دعاؤں کا ہے کہ

☆ومن استشهد بين يديه طائعاً غير مكرهٍ

اے ہمارے خالق ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے سامنے مکمل رضا وسرور کے ساتھ شہید ہوں، نہ کہ بہ امر مجبوری

نمبر 7...... کیونکہ خاندان پاک علیہم الصلوات والسلام کے بارے میں ارشاد وفرمان ہے☆ لا يذكره المومن الا بالالقاب ان کا ذکر کوئی مومن نہیں کرتا مگر (بوجہ احترام) القاب سے کرتا ہے، ادباً اور احتراماً نام نہیں لیتا، اس لئے یہ بھی لازم ہے کہ ایسے نوحے پڑھے جائیں کہ جن میں خاندان پاک علیہم الصلوات والسلام کے اسمائے حسنٰی کی بجائے ان کے القاب ہوں، خصوصاً مخدراتِ عصمت بیبیوں صلواۃ اللہ علیہن کے اسمائے گرامی کو برسر بازار وکوچہ احتراماً نہ لیا جائے بلکہ القاب کے حوالے سے ذکر کیا جائے، اور نوحوں میں جہاں بھی کسی مقدس ذات کا نام پاک آ جائے، دل ہی میں سہی مگر صلوات پڑھنا واجب ہے

www.khrooj.com

مومن کے حقوق میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اس کا ذکر اس نام سے کریں کہ جو اسے پسند ہو اور پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کا یہ دستور تھا کہ کسی مومن کو نام سے نہیں پکارا کرتے تھے بلکہ اس کی کنیت سے بلاتے تھے، اور یہی حسن تخاطب ہے، اسی لئے مومنین پر بھی لازم و واجب ہے کہ ان پاک ذوات علیہم الصلوات والسلام کو کنیت والقاب سے یاد کریں، جیسا کہ ان کے اپنے زمانے کے مومنین کا معمول تھا کہ وہ ''یابن رسول الله جعلت فداك '' کہہ کر مخاطب کرتے تھے، اسی طرح ہم پر بھی اسی طرح ذکر کرنا واجب ہے یعنی اسلوبِ بیان یہی ہونا چاہیے

نمبر 6...... ماتمی جلوسوں میں شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نام پاک سے منسوب ایک یا ایک سے زیادہ علم پاک موجود ہوں اور ان پر حروف جلی سے یا قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف تحریر ہو یا دیگر کوئی لقب ہو

ایسے بینر ہوں جن پر لکھا ہو کہ ہم اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو اجدادِ طاہرین علیہم الصلوات والسلام کی تعزیت پیش کرتے ہیں اور ان کے انتقام کیلئے دعا گو ہیں

نمبر 9...... جو بھی پاک شبیہ برآمد ہو اس پر وارثِ خون مظلوم یعنی شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا نام ضرور تحریر ہو تا کہ دنیا کو یہ معلوم ہو کہ ان مظلومین کا ایک مظلوم وارث آج بھی ہم میں موجود ہے اور بہت جلد

www.khrooj.com

ظالمین سے انتقام لینے کو آ رہا ہے

نمبر 10 ...... ہمارے ماتمی دستوں کے آگے ایک بینر ہونا چاہیے کہ جس پر لکھا ہو کہ ''اس کاروانِ عزا کے سرپرست ہمارے امام زمانہ ولی العصر عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہیں''

نمبر 11 ...... امام بارگاہوں میں جملہ آئمہ اطہار علیہم الصلوات والسلام کے اسماء مبارکہ کے ساتھ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے جو 182 اسماء مبارکہ منقول ہیں انہیں بھی کتبوں یا دیواروں پر تحریر کروانا چاہیے تاکہ ہر لمحہ مومنین و ماتمی جوانوں کو یہ احساس ہوتا رہے کہ ہماری روحانی سرپرستی کیلئے ہمارے آقا شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف موجود ہیں

نمبر 12 ...... دورانِ سفر جلوس ایسی سبیلوں کا اہتمام ہونا چاہیے کہ جو خود امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے نام پاک سے منسوب ہوں

نمبر 13 ...... ایسی تعزیتی سیاہ پٹیاں بھی بنائی جا سکتی ہیں کہ جو سروں پر یا بازوؤں پر موزوں کی جائیں اور ان پر لکھا ہو

☆اللھم عجل فرج آل محمدؐ بقائمھم عجل اللہ فرجہٗ الشریف

نمبر 14 ...... جب زنجیر، چاقو یا قمہ و شمشیر کا ماتم شروع کرنا ہو تو زنجیر وغیرہ ہاتھ پر رکھ کر سر جھکا کر اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو سلام کر کے

کہیں ☆ صلى الله عليك يا بقية الله عجل الله فرجك پھر ماتم شروع کریں

نمبر 15 ...... دورانِ ماتم اس قسم کی صدا دینا چاہیے

یا وارثِ خونِ حسینؑ علیہ الصلوات والسلام

نمبر 16 ...... خونِ شہداء کی طرح یہ خون بھی طاہر ہوتا ہے اور جب خون جاری ہوتا ہے تو قبولیت دعا کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اس لئے عین انہی لمحات میں یہ دعا کرنا لازم ہے کہ اے میرے خالق مجھے ان مظلومین کی خوشیاں اور انتقام آنکھوں سے دکھا (آمین) ...... یہ دعا ضرور منظور ہوگی

نمبر 17 ...... ماتم کا اختتامیہ نوحہ کوئی استغاثہ نما ہونا چاہیے، جس میں مولائے کائنات عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے یہ عرض کیا گیا ہو کہ

اے ہمارے والیءِ زمانہ عجل اللہ فرجک اب تو آپ آجائیں، صدیوں سے دخترانِ امیرالمومنین علیہ الصلوات والسلام سوگوار ہیں، اپنے گھروں کی آبادی کی منتظر ہیں، شہزادہ قاسم علیہ الصلوات والسلام کی شادی اور سہرہ بندی کی منتظر ہیں اور جوان بیٹوں کی رسم حنا وتقریب مسرت کو ترس رہی ہیں، اور ہماری آنکھیں آپ کے خانہءِ ویراں کی رونقوں کو ترس رہی ہیں، شہزادہ علی اکبر علیہ الصلوات والسلام کی بہنیں بھائی کی جوانی کے دیدار کر ترس رہی ہیں، اور سوگوار ماؤں کی جھولیاں معصوم بچوں کیلئے، اور ان کے لب ہائے مبارک لوریوں کیلئے

بیقرار ہیں، معظّمہءِ کائنات وارثِ فدک بی بی صلواۃ اللہ علیہا اور ان کی مظلوم اولاد ظالمین و غاصبین کا انجام بد کے دیکھنے کو ترس رہی ہے، اب تو آپ آجائیں، عنانِ حکومت اِلٰہیہ خود سنبھال لیں، اور اولین و آخرین کے دل شاد ہوں، آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جگر مسرور ہوں

اسی طرح ایک ایک مصائب کی سوگند یا واسطہ دے کر انہی کی خوشیوں کو طلب کیا گیا ہو، ایسے نوحے یا استغاثے ہوتے ہیں، اور استغاثوں کو رواج دینا چاہیے اور شعراسے لکھوانا چاہیں

نمبر 18...... اختتام ماتم پر زیارت امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو پڑھنا بہت ضروری ہے، جسے ہم باب ادعیہ میں نقل کریں گے اور اگر وقت ملے تو آغازِ ماتم بھی اسی زیارت سے کیا جائے

نمبر 19...... بعد از زیارت ایک مرتبہ دعا اللھم کن لولیك اور 14 مرتبہ یارب محمدؐ وآل محمدؐ صل علی محمدؐ وآل محمدؐ وعجل فرج آل محمدؐ پڑھنا ضروری ہے

نمبر 20...... جب بھی ایام عزا کا سلسلہ شروع ہو جائے ایک دن کا ہو یا چالیس دن کا یا عشرہ محرم ہو، اس سلسلہ کے یوم آغاز کی شب کو غسل کر کے دو رکعت نماز ہدیہ معظّمہ کائنات بی بی صلواۃ اللہ علیہا اور دو رکعت نماز ہدیہ امام

www.khrooj.com

زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پڑھ کر دعا کرنا چاہیے کہ مولا! ہمارا نام عزاداروں میں لکھا جائے، ریا کاروں میں نہ لکھا جائے، مجھے اس طرح توفیق ماتم وعزا دیں کہ میں آپ کو خوش کرسکوں

نمبر 21...... ایام عزا میں اپنی نظر کی حفاظت بہت ضروری ہے کیونکہ نامحرم پر نظر بھر کر دیکھنے سے مولا کا دست حفاظت اٹھا لیا جاتا ہے، اپنے جلوسوں کو بری نظر، بری سوچ، بری غرض، بری نیت سے تم بچالو، جلوسوں کی حفاظت خود امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ضمانت ہے، بصورت دیگر دست حفاظت اٹھا لیا جاتا ہے اور ہزاروں فسادات پیدا ہو جاتے ہیں

نمبر 22...... ان اجتماعاتِ مجالس و ماتم میں شریک ہونے والوں کو اپنے حرکات وسکنات، دل و دماغ کو قابو میں رکھنا لازم ہے، کہ ادب واحترام کے خلاف خود بھی کوئی کام نہ کریں، اور اگر کوئی اس کے خلاف کرتا ہوا نظر آئے تو پیار سے سرزنش کریں، اور یہ احساس دلائیں کہ مولا علیہ الصلوات والسلام دیکھ رہے ہیں

نمبر 23...... مجلس میں جگہ کھلی رکھیں اگر کسی کا ہاتھ یا کاندھا ٹکرا جائے تو درگزر کریں اور صلوات پڑھ لیں تاکہ ہمارا یہ عمل ہمارے وارث معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو پسند آئے

نمبر 24...... اگر کوئی شخص بوجہ ناسمجھی توہین وتنقیص کا مرتکب ہورہا ہو تو بطریق احسن اس کی سامعین اصلاح کر دیں، اگر اس کی قدرت نہ رکھتے ہوں تو مجلس سے باہر چلے آئیں، تاکہ مولائے کائنات عجل اللہ فرجہ الشریف تمہیں اس جرم میں شامل یا راضی قرار نہ دیں

نمبر 25...... ایام وتقریباتِ مسرت میں مومنین ایک دوسرے کے ساتھ معانقہ کریں، اور ہر دو مومن دعا کریں کہ مولا تمہیں اپنی زیارت سے سرفراز فرمائے، اور دوسری طرف سے بھی یہی کہا جائے کہ آپ کو بھی سرفراز فرمائے (آمین)، اور ایام عزا میں ایک دوسرے کو رو کر گلے سے لگانے سے ایک تو تعزیت کا ماحول بن جاتا ہے، پھر دونوں رو کر کہیں کہ خالق ہمیں ان مظلومین علیہم السلام کا انتقام اور مسرت دکھا، دوسرا مومن آمین ثم آمین کہے

نمبر 26...... ایام عزا میں آستین الٹا دینا، گریبان کھلا چھوڑنا، سر برہنہ اور پا برہنہ ہونا علاماتِ عزا میں سے ہیں، اور ترکِ آرائش کرنا، تیل، سرمہ لگانے یا بال سنوارنے سے اجتناب لازم ہے، ہر وہ کام جو اپنے بنانے سنوارنے کا ہے اسے ترک کر دینا چاہیے، خصوصاً عزادار مستورات کو اس کا خیال رکھنا چاہیے، سب مومنین کو چاہیے کہ ان کا لباس سادہ کاٹن کا ہو

www.khrooj.com

اور اس پر کڑاہی وغیرہ نہ ہو کہ ہمیں مولائے کائنات عجل اللہ فرجہٗ الشریف اس حال میں دیکھیں کہ ہم واقعی تعزیت اور پرسہ دینے آئے ہیں، دل آزاری کرنے نہیں آئے

نمبر 27...... امام بارگاہ گویا آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام کا گھر ہے، اس لئے اس میں جوتے پہننا، تھوکنا، سگریٹ پینا، پان چبانا، پاؤں پسار کر بیٹھنا، قہقہ لگانا اور خواہ مخواہ ادھر ادھر دیکھنا خلافِ ادب واحترام ہے، اور یہ چیزیں شرفا کی محفل میں ویسے بھی بری سمجھی جاتی ہیں، چہ جائیکہ درگاہ و دربارِ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف میں یہ چیزیں آجائیں

نمبر 28...... شبیہات علم پاک، تعزیہ پاک، ذوالجناح پاک کے قریب جوتے پہن کر جانا، بغیر وضو کے جانا، ان شبیہوں کو پشت کر کے چلنا، یا ان کے سائے پر قدم رکھنا بھی احترام کے خلاف ہے، سوائے شرعی مجبوری کے میرے ایک محترم دوست جو نیک اور صالح بھی ہیں اور پیش نماز بھی ہیں ان کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تو وہاں ایک مسئلہ انہیں مولا علیہ الصلوات والسلام نے سمجھایا، وہاں وہ امام بارگاہ کے صحن میں سے تو احتراماً جوتے پہن کر نہیں گزرتے تھے مگر باہری راستہ سے جوتے پہنے اوپر مسجد کے دروازہ تک جاتے تھے، انہوں نے دیکھا کہ جب مولا علیہ الصلوات والسلام

نے انہیں بلایا تو وہ اس مسجد میں اسی طرح جوتے پہنے ہوئے گئے اور سیڑھیوں سے گزر کر جوتے ہاتھ میں لئے تا کہ محفوظ جگہ رکھیں، لیکن جب جوتے رکھنا چاہے تو وہ ہاتھوں سے چمٹ گئے، انہوں نے بہت کوشش کی مگر جوتے ہاتھ سے جدا نہ ہوئے، انہوں نے مولا علیہ الصلوات والسلام کے قریب کھڑے ہوئے ایک غلام سے عرض کی کہ مجھے ان جوتوں سے نجات دلا دو تو انہوں نے فرمایا کہ

''نیچے صحن میں سرکار ابوالفضل العباس علیہ الصلوات والسلام کے علم پاک نصب ہیں تم ان سے اوپر تو روز جوتے لے کر جاتے ہو، اب مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی بارگاہ میں کیوں نہیں لے جاتے......(خلاصہ)

یعنی مولائے کائنات نے کرم فرمایا اور انہیں خصوصی عنایت سے مسئلہ سمجھا دیا کہ علم پاک بھی مقام مسند امام علیہ الصلوات والسلام سے کم درجہ نہیں رکھتا

لٰہذا یہ یقین رکھنا چاہیے کہ ہر وہ چیز جو منسوب ہوتی ہے ذات اقدس سے خالی نہیں ہوتی، ذوالجناح پاک پر آراستہ پھول ہوں یا پھولوں کی پتیاں ہوں، اگر وہ گر جائیں تو ان پر قدم نہیں رکھنا چاہیے بلکہ اٹھا لینا چاہیے، ان میں بھی شفائے صدور ہوتی ہے، جملہ شبیہات کے سامنے اظہارِ عجز و انکساری کریں، اقرارِ ذلت زبانی اور زبان حال سے کریں تا کہ متکبرین

میں شامل نہ ہو جائیں، شبیہوں کی موجودگی میں ہنسنا یا بیہودہ گوئی کرنا بھی خلافِ ادب ہے

نمبر 29 ...... مجالس کے بعد تبرک و نیاز کا اہتمام کرنا، اوران کا احترام کرنا بھی لازم ہے، اس کے بہت سے فضائل ہیں

نمبر 30 ...... بعد از مجالس و ماتم زیارات رائجہ کے ساتھ زیارت امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف اور دعائے تعجیل فرج ضروری ہے

نمبر 31 ...... ماتم میں سر اور منہ پر ماتم کرنا سنت شریکۃ الحسین صلواۃ اللہ علیہا ہے، اور اس وقت ان کے مصائب کے خاتمے کی اور ان کے انتقام کی دعا کرنا ضروری ہے، ماتم دار گواہِ خونِ مظلومین بن کر قیامت کے دن آئیں گے لہٰذا مدعی کی دل آزاری کا خیال ضرور رکھیں کیونکہ معظّمہ کونین صلواۃ اللہ علیہا کی دل آزاری کبھی بھی معاف نہیں ہوسکتی

(مولا کریم ہر ماتمدار اور مولائی کو اس سے بچائیں ...... آمین)

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نواں باب

﴿مؤذن اور پیش نماز حضرات پر عائد حقوق و فرائض﴾

نمبر 1 ......آذان کو صلواتِ کاملہ سے شروع کریں یعنی

یارب محمدؐ وآل محمدؐ صل علی محمدؐ وآل محمدؐ و عجل فرج آل محمدؐ

نمبر 2 ......شہادتِ ثالثہ میں چہاردہ معصومین علیہم الصلوات والسلام کی گواہی کو شامل رکھیں اور وہ اس طرح ادا کریں

☆اشهد ان امير المومنين وامام المتقين عليؑ و اولاده المعصومين حجج الله......(اللهم صل علىٰ محمدؐ وآل محمدؐ وعجل فرجهم)

اسے جزوِ آذان واقامت سمجھیں کیونکہ آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام نے فرمایا ہے کہ جہاں بھی دو شہادتیں دو، تیسری شہادت دینا فرض ہے

یہ بریکٹ والا فقرہ تحت اللفظ ادا کریں

نمبر 3 ...... بعد از آذان دعائے اللهم كن لوليك کی تلاوت کے بعد تین بار یہ فقرہ بآواز بلند ادا کریں

www.khrooj.com

یا عصمت الامام عجل الله فرجۂ الشریف الیس الصبح بقریب

نمبر 4 ...... پھر صلوات کاملہ 5 یا 12 مرتبہ ادا کریں

نمبر 5 ...... پیش نماز حضرات دعائے قنوت میں اللهم كن لوليك کو رواج دیں

نمبر 6 ...... ما بین صلواتین (دو نمازوں کے درمیان) دعاء

اللهم كن لوليك کو بمعہ صلواتِ کاملہ ادا کریں

نمبر 7 ...... بعد از نماز بھی یہی دعا و صلوات پڑھیں

نمبر 8 ...... مومنین کو آگاہ کر کے ان سے امام زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف کی تجدید بیعت کرائیں، یعنی سارے آدمیوں سے کہیں کہ وہ اپنے داہنے ہاتھ کو اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف کا ہاتھ قرار دیں اور بائیں ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دے کر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھیں اور پھر یہ فقرہ ادا کریں

☆اللهم هذه بيعة له فى عنقى الى يوم القيامة

یا اسی طرح ایک اور فقرہ مروی ہے

☆اللهم انى اجدد له بيعة فى رقبتى

نمبر 9 ...... جملہ ایام عزا، میلاد، عیدین اور ماہ صیام میں انعقادِ دعائے تعجیل فرج کریں اور لوگوں کو اعمال توسل بہ امام علیہ الصلوات والسلام کی تعلیم دیں

www.khrooj.com

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دسواں باب

مخیّر حضرات پر عائد حقوق و فرائض و آداب

نمبر 1 ...... مخیّر حضرات ایسی مجالس کا انعقاد کروائیں کہ جن میں خصوصی طور پر شہنشاہِ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا ذکر پاک ہو

نمبر 2 ...... اپنی دولت کا ایک خاص حصہ ذکر امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی ترویج کیلئے وقف کریں اور اس سے جو صاحبانِ قلم کتب شائع نہیں کروا سکتے ، ان کی طباعت کا اہتمام کریں

نمبر 3 ...... امام بارگاہوں کیلئے ایسے سائین بورڈ بنوا کر ہدیہ کریں کہ جن پر دعائے تعجیل فرج اور دعائے انتقام یا القاب امام علیہ الصلوات والسلام ہوں

نمبر 4 ...... غریب شعراء کی سرپرستی کرتے ہوئے شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی مدح وثنا کی محافل کا انعقاد کروائیں

نمبر 5 ...... مومنین و غرباء کے معاملات میں بوجہ مؤدتِ شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف حسن سلوک اور رعایت کریں اور مابین المومنین اونچ نیچ کے تصورات کو توڑیں

www.khrooj.com

نمبر 6 ......غریب مومنین اگر انعقادِ دعا وشب بیداری برائے دعائے تعجیل فرج کا قیام کریں تو اس میں ضرور شامل ہوں، اس سے اہمیت دعا کا اظہار ہوگا

نمبر 7 ...... بنیادی حقوق مثلاً خمس وزکواۃ کی ادائیگی کے بعد اپنی دولت کو شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نصرت کیلئے تیار رکھیں

نمبر 8 ......مجالس ومحافل دعا میں شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے فراق میں گریہ کرنے سے نہ شرمائیں، بلکہ بین کرنا اور بھی بہتر ہے

............☆☆............

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گیارہواں باب

﴿مراسم عقد وتزویج میں عائد شدہ فرائض وآداب﴾

ہر کام کی ایک نیت ہوتی ہے اور اسی پر عمل کی جزا و سزا کا انحصار ہوتا ہے، اسی طرح عقد وتزویج کی بھی ایک نیت ہے کیونکہ عقد نکاح بھی ایک عبادت اور فعل شرعی ہے اور سنت ہے، اس لئے اسے حظ نفس اور تکمیل خواہش نفسی کا ذریعہ نہیں سمجھنا چاہیے، کیونکہ اسی شرعی پر اسس سے بڑے بڑے بزرگان دین اور اولیاء کرام عالم شہود میں آئے ہیں، اور یہ بھی مسلّمہ ہے کہ جو شخص اس مقدس سنت کو خواہش نفس کی تکمیل کا ذریعہ ہی سمجھتا ہے اس کے ہاں بیٹے کم اور بیٹیاں زیادہ پیدا ہوتی ہیں، اور جو اس سنت مقدسہ کو عبادت سمجھ کر ادا کرتا ہے وہ اولادِ صالح سے ضرور سرفراز ہوتا ہے اس موضوع پر بہت سے آداب وفرائض احادیث میں بیان ہوئے ہیں مگر میں شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے ضمن جو باتیں آتی ہیں ان کا ذکر کرتا ہوں

نمبر 1 ......نیت عقد یہ ہو کہ خالق مجھے ایسی اولاد عطا فرمائے جو انصار شہنشاہ

معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف میں شامل ہو اور اس ذات کی قربانی بن سکے

نمبر 2 ...... عقد و تزویج کی جتنی شرعی یا رواجی رسمیں ہیں ان کا آغاز خاندان تطہیر علیہم الصلوات والسلام کی ابدی مسرتوں کی دعا سے کریں اور ان رسموں کا اختتام بھی اسی دعا سے کریں، اس میں منگنی کی رسمیں ہیں، مہندی و شادی سہرہ بندی یا خطبہءِ نکاح وغیرہ یعنی ہر رسم کا آغاز محمدؐ و آل محمدؐ علیہم الصلوات والسلام کے سوگ اور عزا کے خاتمے، اور ان کی ابدی خوشی کی دعا سے کریں

نمبر 3 ......سہرہ بندی کے وقت امام حسینؑ علیہ الصلوات والسلام کے جوان شہزادوں کی شہادت اور ان کی امہات مطہرات صلوٰۃ اللہ علیہن کی حسرتوں اور تمناؤں کا ذکر کریں کہ جو ان کی اپنے جوان بیٹیوں کے بارے میں تھیں، اس موقعہ پر کسی ذاکر یا عالم یا مقرر سے ان کا ذکر پاک کرایا جائے اور دعا کی جائے تو اور بھی اچھا ہے

نمبر 4 ...... ایسے ایام میں شادی کی تقریب کا انعقاد ہو کہ جن میں آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام کے ایام میلاد ہوں اور ان ایام میں عقد و تزویج یا کوئی تقریب مسرت حرام ہے جو ایام عزا ہیں، کیونکہ ان دنوں ہمارے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف نصیب دشمناں سوگوار ہوتے ہیں، اور مومنین پر اس دن خوشی کرنا حرام ہے

نمبر 5 ...... شب اول دولہا دلہن دو رکعت نماز ہدیہ بحضور شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ادا کر کے گریہ وزاری کے ساتھ دعائے تعجیل فرج کریں خصوصاً شہزادہ علی اکبر علیہ الصلوات والسلام شہزادہ علی اصغر علیہ الصلوات والسلام شہزادگان عون ومحمدؑ علیہما الصلوات والسلام اور جملہ جوانان بنی ہاشم علیہم الصلوات والسلام کیلئے خوشیوں اور ابدی مسرتوں کی دعا کریں، اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے دعائے انتقام کریں

نمبر 6 ...... بعد از نماز ودعا ایسی اولاد طلب کریں جو شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے غلاموں اور جانثاروں میں شامل ہو اور انصار واعوان واشیاع امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف میں سے قرار پائے

.... ☆☆ ....

www.khrooj.com

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بارہواں باب

﴿اولاد کی ولادت کے ضمن میں حقوق وفرائض﴾

نمبر 1 ...... بچے کی ولادت کے وقت

اعوذ بالله من الشيطن الرجيم() بسم الله الرحمن الرحيم () وصل على محمدؐ وآله اجمعين() خصوصا على سر الله فى العالمين ولى العصر والمومنين

پڑھیں، اس کے بعد آذان واقامت پڑھیں، یعنی یہ سب کچھ بچے یا بچی کے کانوں میں دھیمے لہجہ وآواز میں ادا کرنا ہے، اقامت بائیں کان میں اور باقی سب کچھ دائیں کان میں کہنا ہے

نمبر 2 ...... اس کے بعد بچے کو رخ کے روبرو ہاتھوں میں اٹھا کر صلوات کاملہ کے ساتھ دعا اللهم كن لوليك ادا کریں

نمبر 3 ...... بچے کو گھر کے کسی بزرگ کی جھولی میں ڈال کر اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو دعا کی طرح اپنے ہاتھ سے ملائیں اور خود دعائے اللہم کن لولیک بمعہ صلوات کاملہ اس بچے کی طرف سے ادا کریں

نمبر 4...... بچے کا عقیقہ کرنے سے پہلے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی سلامتی اور حفظ وامان کیلئے کوئی جانور خصوصاً دنبہ قربان وتصدق کریں

نمبر 5......رسم عقیقہ کے جملہ مراحل میں صلوات کاملہ کا ورد کیا جائے

نمبر 6...... ماں جب بچے کو پہلا دودھ پلائے تو اس سے مخاطب ہو کر کہے کہ تمہیں اپنا بیٹا یا بیٹی سمجھ کر نہیں، اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا صدقہ وقربانی سمجھ کر دودھ پلا رہی ہوں، اور یہ بھی بہتر ہے کہ جب بھی ماں بچے کو دودھ پلائے باوضو ہو اور جب تک بچہ دودھ پیتا رہے، ماں صلوات کاملہ کا ورد جاری رکھے، اس سے بچے میں سعادت اور مؤدت آل محمد علیہم الصلوات والسلام خصوصاً شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی محبت ماں کے دودھ میں شامل ہو کر جز و بدن بنتی ہے اور بچہ بڑا ہو کر صالح اور نیک ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی کہے کہ یہ دودھ امام علیہ الصلوات والسلام کا صدقہ سمجھ کر پیو

نمبر 7...... ماں باپ پر واجب ہے کہ بچوں کے نام بھی پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام یا شہدائے کربلا علیہم الصلوات والسلام یا اصحاب صالحین آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام کے ناموں پر تجویز کریں، مگر اس دور میں لازم ہے کہ اسمائے اطفال میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا ذکر ضرور ہو، جیسے انتظار مہدیؑ، انتصار مہدیؑ، عبدالمہدی یا ایسی صورت میں نام رکھیں کے دو دو معصومین کے اسمائے

گرامی سے تیمن و برکت کا حصول ہو، جیسے حسنؑ مہدیؑ، حسینؑ مہدیؑ یا ایسے اسماء ہوں جن میں بعض شہدائے کربلا کے اسمائے گرامی کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اسم گرامی سے متصل کر کے بابرکت بنایا جائے، جیسے ابوذر مہدیؑ قنبر مہدیؑ، مقداد مہدیؑ، جون مہدیؑ، قیس مہدیؑ وغیرہ

یا ایسے نام ہوں جن میں خداوند کائنات کے اسماء اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اسماء دونوں سے برکت حاصل کی جائے، جیسے منان مہدیؑ، قادر مہدیؑ قدیر مہدیؑ، کبریا مہدیؑ، حسان مہدیؑ، مبدی مہدیؑ وغیرہ یعنی نام کا ایک حصہ کسی پاک ذات سے منسوب ہو اور ایک حصہ اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے القاب سے شامل کیا جائے

نمبر 8...... رسم ختنہ میں بھی دعا کو شامل رکھیں کیونکہ یہ سنت ابراہیمی ہے اور اسی سے بچہ داخل ملت ابراہیم علیہ السلام ہوتا ہے، اس لئے صلوات کاملہ کا وِرد رکھنا ضروری ہے، حاضرین مراسم کی ادائیگی کے وقت مل کر صلوات کاملہ پڑھیں

نمبر 9...... بچے کے جب پہلے بال تراشے جائیں تو ابتدا میں دعائے اللھم کن لولیك بمعہ صلوات کاملہ ادا کریں، پھر بال تراشے جائیں اور سر پر بالوں کی دو لٹیں چھوڑ دیں، یہ سنت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہے، جیسا کہ

www.khrooj.com

روایت احمد بن اسحاق قمی علیہ الرحمہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی زیارت کی تو آ کر بتایا وعلی راسه ذوابتین کہ ہمارے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے سر اطہر پر بچپن میں دولٹیں (چوٹیاں) تھیں، اور جناب ہاشم علیہ الصلوات والسلام کے سر پر بھی دولٹیں تھیں، جب ان لٹوں کے تراشنے کا وقت آئے تو ایک کے ہموزن چاندی بچے کا صدقہ دیں، دائیں لٹ جو دائیں طرف والی ہو اس کے ہموزن سونا شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا صدقہ دیں

نمبر 10 ...... دودھ بڑھائی کی رسم کا بھی دعائے تعجیل فرج یعنی دعائے اللهم كن لوليك معہ صلوات کاملہ سے آغاز کریں

نمبر 11 ...... بچوں کی جملہ رسموں میں دعائے مسرت آل محمد علیہم الصلوات والسلام کریں اور اس میں شہزادہ علیؑ اصغر علیہ الصلوات والسلام کی ابدی خوشیاں اور مسرتیں طلب کریں، اور جو غذا و خوراک بچے کو دیں وہ اس معصوم کائنات علیہ الصلوات والسلام کا صدقہ سمجھ کر دیں، اور شہزادہ علیؑ اصغر علیہ الصلوات والسلام کی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا کو بھی دعا کریں کہ ان کی آغوش کی زینت دوبارہ دنیا میں آباد و مسرور رہو اور جوان ہو کر والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا کے جملہ ارمانوں کو پورا کرے

نمبر 12 ......سن بلوغ تک بچے کی پرورش روحانی والدین کے سپرد ہوتی

ہے، اس کے بعد سب فرائض خود بچے پر عائد ہوتے ہیں، اس لئے بچپن سے جوانی تک بچے کی اس طرح پرورش کرنا چاہیے کہ اسے معلوم ہو کہ وہ بڑا ہو کر شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا ایک جانثار فوجی بنے گا اور ان کی نعلین پر قربان ہو کر مقام شہادت عظمیٰ کو پائے گا، یعنی بچے کو روزِ اول ہی سے ذہنی طور پر مالک پر قربان ہونے کیلئے تیار کرنا چاہیے

نمبر 13 ...... بچوں کو یہ باور کرائیں کہ جو کچھ تمہیں ملتا ہے وہ شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف عطا فرماتے ہیں، اور جو کچھ تمہارے پاس ہے مثلاً آنکھیں، ہاتھ، پاؤں یہ سب ہمارے آقا علیہ الصلوات والسلام نے دیا ہے

ترکی کے ایک عالم دین حوزہ علمیہ نجف میں پڑھاتے تھے، انہوں نے واقعہ بیان کیا ہے کہ ہم نے اپنے بچے کی پرورش اس طرح کی تھی کہ جب وہ پیسے وغیرہ طلب کرتا تو میں اس سے کہا کرتا کہ بیٹا! مجھ سے کیوں مانگتے ہو؟ جاؤ وضو کرو، دو رکعت نماز پڑھو اور اپنے شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے طلب کرو، جب تم نماز پڑھ لو گے تو مولا کریم شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف تمہاری مطلوبہ رقم مصلیٰ کے نیچے رکھ دیں گے، اور تم پیسے اٹھا لینا، جب وہ بچہ وضو کرنے جاتا تو ہم اس کی مطلوبہ رقم مصلے کے نیچے رکھ دیتے جب وہ نماز کے بعد دعا کر کے مصلیٰ اٹھا کر دیکھتا تو بہت خوش ہو کر بتاتا کہ

مولا علیہ الصلوات والسلام نے مجھے رقم دے دی ہے، یہ ہمارا معمول تھا، ایک دن ہم نے دیکھا کہ وہ حجرۂ عبادت سے نکل رہا ہے اور اسے پیسے ضرورت تھے اور بغیر بتائے اس نے وضو اور نماز ادا کر لی تھی، ہم پریشان تھے کہ ہم نے پیسے تو رکھے نہیں، اب اس کا ایمان اور یقین ہل جائے گا، ہم کوئی تدبیر سوچ رہے تھے کہ وہ بچہ آ گیا، ہم نے پوچھا کہ کہاں گئے تھے؟ اس نے کہا کہ مولائے کائنات عجل اللہ فرجہ الشریف سے پیسے لینے گیا تھا، ہم نے کہا پھر کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ ہونا کیا تھا، روز کی طرح آج بھی مولا علیہ الصلوات والسلام نے عطا فرما دیئے ہیں، اس کے بعد اس نے وہ پیسے ہمیں دکھائے

اس حکایت کو لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اس طرح تیار کریں کہ وہ والدین سے بھی زیادہ انحصار اپنے مالک و مولا عجل اللہ فرجہ الشریف پر کریں اور ان کا یہ بھی فرمان ہے کہ جو شخص ہم پر جیسا گمان کرتا ہے ہم ویسا ہی سلوک کرتے ہیں، تو شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں بچوں کے دلوں میں نیک گمان و یقین پیدا کرنا ماں باپ کا فرض ہوتا ہے

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیرھواں باب

﴿بہ ضمن مراسم متوفی حقوق و فرائض و آداب﴾

اس دور میں فوت ہونے والوں کے پسماندگان حقوق متوفی کا ذرہ برابر خیال نہیں رکھتے، اور اس کے حقوق کی ادائیگی میں انتہائی لاپرواہی اور تساہل مجرمانہ سے کام لیتے ہیں، جس سے تقسیم وراثت غیر شرعی ہو جانے سے حرام ہو جاتی ہے، کیونکہ فوت ہونے والے شخص کی تقسیم وراثت میں یہ شرط اولین ہے کہ پہلے اس کے حقوق ادا کئے جائیں، یعنی جملہ قرضے وغیرہ ادا کئے جائیں، اس کا لین دین صاف ہو جائے، پھر اس کے غسل و کفن اور دیگر مراسم قبر کے اخراجات ادا کئے جائیں، اس کے بعد تقسیم وراثت جائز ہے، جو شرعی وارثوں کے شرعی استحقاق پر تقسیم ہو

مگر یہاں یہ ساری چیزیں طاق نسیاں پر رکھ دی جاتی ہیں اور وراثت تقسیم ہو جاتی ہے، یہ کوئی نہیں سوچتا کہ اس جانے والے کا کیا بنے گا؟ بحر حال ان چیزوں پر توجہ دلانا علاقائی علماء کرام کا فریضہ ہے، ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے، ہاں ہم اتنا بتانا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ رسوماتِ وفات و تجہیز و تکفین

میں بحیثیت رعیت امام زمانہ عجل اللہ فرجہُ الشریف کے کیا حقوق وفرائض وآداب ہیں
نمبر 1 ...... جب کسی بھی شخص کا وقت نزع پہنچ جائے تو اس کو اس طرح سلائیں کہ اس کا رخ قبلہ کی طرف ہو یعنی اس کو (یہاں پاکستان میں) مغرباً مشرقاً سلا دینا چاہیے، اس کے قدم مغرب کی طرف ہوں، جو قریب بیٹھا ہو یا جتنے لوگ موجود ہوں وہ دعائے تعجیل فرج کی تلاوت کریں، اور دیگر اعمال کے ساتھ صلوات کاملہ کا ورد بھی کریں کیونکہ جب بھی انسان پر رقت طاری ہوتی ہے اس کی دعا قبول ہونے کے امکان زیادہ ہوتے ہیں
نمبر 2 ......متوفی کو تلقین سنائیں، جس میں جملہ عقائد کی تجدید ہوتی ہے جہاں جہاں امام زمانہ عجل اللہ فرجہُ الشریف کی امامت کا تذکرہ ہوتا ہے وہاں اس کا کاندھا ہلائیں، تاکہ بوقت سوال وجواب یہ نام پاک اسے یاد رہے
نمبر 3 ......تلاوتِ تلقین چاہے آخری وقت پڑھیں یا قبر میں اتار کر پڑھیں دونوں جگہ پر جب امام زمانہ عجل اللہ فرجہُ الشریف کا نام پاک آئے اس پر اس کا داہنا کاندھا ہلانا ضروری ہوتا ہے، تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ یہی ہمارے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہُ الشریف ہیں
نمبر 4 ...... دورانِ تلقین جہاں بھی شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہُ الشریف کا نام پاک آتا ہے وہاں پڑھنے والے اور سننے والوں پر تعظیماً کھڑے ہو جانا

www.khrooj.com

واجب ہے

نمبر 5...... جو اشخاص جتنا وقت بھی میت کے قریب گزاریں وہ سبھی دعائے تعجیل فرج یا صلوات کاملہ زبان پر یا دل میں جاری رکھیں

نمبر 6...... رونا فطرت کا حصہ ہے، متوفی کے ورثا پر گریہ ضرور طاری ہوتا ہے، اگر ایسے موقعہ پر کسی روضہ خوان کو بلا کر بعد از تجہیز و تکفین میت کے ساتھ کھڑا کر کے امام مظلوم علیہ الصلوات والسلام یا پاک شہداء علیہم الصلوات والسلام میں سے کسی کا مرثیہ پڑھوایا جائے تو رقت و گریہ میں استحسان بھی پیدا ہو گا، اور دعا کا موقعہ بھی ملے گا (اگر متوفی کی مناسبت سے ذکر ہو تو بہتر ہے)

مناسبت کا مطلب یہ ہے جوان پر ذکر جوانانِ بنی ہاشم علیہم الصلوات والسلام کیا جائے ضعیفوں پر شہادت بزرگان بنی ہاشم علیہم الصلوات والسلام ہو، مستورات کے جنازے پر مخدرات عصمت شہزادیوں صلواۃ اللہ علیہن کا ذکر مصائب ہو

نمبر 7...... بعض عرفاء اپنے متوفی کے دونوں ہاتھ کفن سے نکال کر ان کو آپس میں جوڑ کر دعائے تعجیل فرج اس کی نیابت میں پڑھتے ہیں اور رو رو کر دعا کرتے ہیں کہ اے مولائے کائنات عجل اللہ فرجہ الشریف یہ انتظار و دعا کرتے کرتے دنیا سے رخصت ہو چکا ہے، اب تو اس کی حالت پر ترس کریں اور اپنی ابدی حکومت و مسرت کا اظہار فرمائیں

www.khrooj.com

نمبر 8...... تجہیز و تکفین کے مراحل میں دعائے تعجیل فرج متوفیٰ کی نیابت میں کریں

نمبر 9...... کفن پر ان ادعیہ کو خاک شفا سے لکھیں جن میں عقائد کے ساتھ دعائے تعجیل فرج اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی محبت وعبدیت کا اقرار ہو

نمبر 10...... علمائے متقدمین میں سے بعض عرفاء مثلاً علیؒ بن طاؤس علیہ الرحمہ وغیرہ عقیق پر بعض ایسی ادعیہ نقش کرواتے تھے کہ جن میں جملہ عقائد بیان ہوئے ہیں اور خصوصاً امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی امامت وحجیت کا اقرار ہوتا اور اسے کفن میں یا اپنے منہ میں رکھوانے کی تلقین ووصیت کرتے تھے

نمبر 11...... متوفیٰ کی میت کو لحد میں اتارتے وقت حاضرین کا دیگر اعمال کے ساتھ دعائے تعجیل فرج وصلوات کاملہ کا پڑھنا بھی ضروری ہے، اور یہ اس متوفیٰ کی نیابت میں کرنا چاہیے، تاکہ حاضرین کے آنے سے اس کو بھی کچھ فائدہ ہو

نمبر 12...... لحد میں تلقین کے دوران جو شخص لحد میں اترتا ہے اسے استغفار کے ساتھ ساتھ صلوات کاملہ کی تلاوت کرنا چاہیے اور تلقین میں جہاں ذکر امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہو وہاں داہنے ہاتھ سے داہنا کاندھا ہلا کر کہے کہ یہی تمہارے زمانے کے امام ہیں، ان کا نام پاک نہ بھولنا

نمبر 13 ...... تکمیل قبر کے بعد اس پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ سورۃ القدر کی تلاوت کی جاتی ہے، اس کے بعد دعائے تعجیل فرج اللھم کن لولیك اور صلوات کاملہ کوئی بار دہرانا ضروری ہے

نمبر 14 ...... جب تکمیل قبر کے بعد اس پر پانی ڈالا جاتا ہے تو تب زبان پر استغفار کے ساتھ صلوات شامل ہو اور وہ اس طرح سے ادا کی جائے

☆اللھم اغفر للمومنین والمومنات () اللھم صل علیٰ محمدؐ و آل محمدؐ وعجل فرجھم بقائمھمؑ عجل اللہ فرجہٗ الشریف

نمبر 15 ...... صف ماتم پر فاتحہ کے ساتھ متذکرۃ فقرے بھی ادا کیئے جائیں تاکہ ہر لمحہ مولا علیہ الصلوات والسلام کا ذکر ہوتا رہے اور متوفیٰ کو فائدہ پہنچتا رہے

نمبر 16 ...... رسم سوئم و چہلم و رسم قل خوانی میں جہاں دیگر اعمال و آیات کی تلاوت ہوتی ہے، وہاں اگر کسی مقرر یا ذاکر سے ذکر محمدؐ آل محمد علیہم الصلوات والسلام کروایا جائے تو بہتر ہے، اور خصوصاً شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے ذکر پاک کا انعقاد کروایا جائے اور ان کی یتیمی اور غیبت کے واقعات پڑھے جائیں اور بکا وابکیٰ و تباکیٰ کا اہتمام ہو جائے

نمبر 17 ...... متوفیٰ کے مال میں سے کچھ حصہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی مجلس معرفت کے انعقاد کیلئے وقف کیا جائے، اور متوفی کی نیابت میں ایسی مجلس

رکھوائی جائے جس میں زیادہ سے زیادہ ذکر معرفت وحقوق وفرائض امام علیہ الصلوات والسلام ہو اور زیادہ سے زیادہ دعائے ظہور وخروج کا اہتمام ہو

نمبر 18 ...... متوفی کے ایصال ثواب کیلئے جو اعمال کئے جائیں ان میں خصوصیت کے ساتھ اپنے زمانے کے امام عجل اللہ فرجہ الشریف کا ذکر ودعائے ظہور شامل رکھی جائے

.... ☆☆ ....

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودھواں باب

﴿زمینداروں اور کاشتکاروں پر عائد حقوق﴾

ویسے تو باقی جملہ فرائض میں بھی وہ شریک ہوتے ہیں مگر ان کے چند مخصوص فرائض بھی ہیں مثلاً

نمبر...... 1

جو زمین نئے سرے سے آباد ہو یا جو باغ پہلا پھل دے رہا ہو یا باغ پھل تو دے رہا ہے مگر اس کا پہلا پھل جو اترے اسے شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کیلئے وقف کریں، وہ سادات اور مومنین کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی طرف سے ہدیہ کریں، یا اس پھل یا فصل کو کسی ایسی مجلس میں تقسیم کریں جو خصوصاً شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے نام پر منعقد ہوئی ہو

نمبر...... 2

اپنی فصلات وغیرہ کی آمدنی کا ایک حصہ چاہے وہ کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو، اسے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کیلئے وقف کریں بشرطیکہ پہلے اس میں سے خمس وزکواۃ ادا کیا جائے، پھر یہ حصہ قابل جزا ہوگا

www.khrooj.com

نمبر......3

جومومنین مزارعین ہوں، نیک ہوں، مولا علیہ الصلوات والسلام سے محبت کرنے والے ہوں، ان سے رعایت کریں، اور حساب میں سختی نہ کریں

ویسے بھی شرعاً ہر بے زمین کا زمیندار پر حق ہے کہ وہ اس کی زمین سے بلا اجرت بھی ضرورت پوری کرسکتا ہے، لیکن شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی وجہ سے اس کا حق اور بھی تاکیدی ہو جاتا ہے

نمبر......5

فصلات کی کٹائی اور بوائی دونوں کا آغاز شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی دعا سے کریں

نمبر......6

خود کو زمین کا مالک نہ سمجھیں، بلکہ نوکر سمجھیں، اور کاشتکاری میں ایک سعادت مند نوکر کی طرح کام کریں تو پھر یہ کام بھی عبادت ہوگا اور زیادہ سے زیادہ فصل حاصل کرنے کیلئے کام کرنا بھی اس وجہ سے عبادت ہوگا کہ اس میں سے زیادہ سے زیادہ حصہ مالک کو پیش کروں گا

نمبر......7

اپنے جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کریں، کھلانا پلانا اچھا ہو اور انہیں گالی

گلوچ اور بددعا تک نہ دیں، اوران کی خدمت مال امام علیہ الصلوات والسلام سمجھ کر کریں اورانہیں مارنا ہرگز مناسب نہیں ہے

خرید وفروخت کے معاملات میں دو رکعت نماز پڑھ کر استخارہ کریں اور استخارے پر ہر صورت میں عمل کریں چاہے بظاہر کتنا بڑا نقصان ہی کیوں نہ نظر آئے اور استخارہ اس نیت سے نہ کریں کہ فائدہ کس میں ہے، بلکہ اس نیت سے کریں کہ ہمارا مالک کیا چاہتا ہے، چاہے اس میں نقصان ہی کیوں نہ ہو، بلکہ استخارے کی نیت ہی نفع ونقصان سے ماوریٰ ہوکر یہ کریں کہ میرے مالک عجل اللہ فرجہ الشریف جیسی آپ کی مرضی ہو وہی پوری ہو، اوراس کو پورا کرنا چاہتا ہوں، آپ مجھے اپنی مرضی سے آگاہ فرمائیں

استخارہ مابین الصلواتین یعنی دونمازوں کے درمیان میں کیا جائے تو بہتر ہے، جیسے ظہر وعصر کے درمیان یا مغرب وعشاء کے درمیان یا تہجد اور صبح کے درمیان استخارہ کرنا بہتر ہے

نمبر......8

اگر کوئی غریب سید یا مومن بے زمین ہوتو اسے رہائش کی خاطر صرف شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی رضا جوئی کیلئے اگر کچھ زمین دے دی جائے تو یہ قابل تحسین ہے

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پندرہواں باب

﴿تجارت پیشہ لوگوں پر عائد حقوق و فرائض و آداب﴾

نمبر...... 1

اپنی تجارت کو عین شرعی حدود میں رکھنا اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے حلال وحرام کردہ کا خیال رکھنا واجب ہے، مثلاً ملاوٹ، چور بازاری، ذخیرہ اندوزی، ناپ تول میں ڈنڈی مارنا، ناقص مال دے کر اول کی قیمت لینا، اپنے مال کے نقائص سے خریدار کو آگاہ نہ کرنا، مالِ ناقص کو واپس نہ کرنا، اور متبادل نہ دینا، مثلاً انڈے اگر گندے نکلے ہیں تو دکاندار کو واپس لینا ضروری ہے، تربوز کچا ہے تو واپس کرنا شرعاً ضروری ہے، لہٰذا ان برائیوں سے رضائے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کیلئے اجتناب کرنا لازم ہے

کیونکہ بعض روایات زیارت میں ایسے تاجروں کا ذکر ہے کہ جنہیں صرف انہی اصولوں کی پابندی کی وجہ سے زیارت ہوئی

نمبر...... 2

راس المال (جس ذاتی سرمائے سے تجارت کی جائے) اس کا مخمس و پاک

www.khrooj.com

ہونا ضروری ہے، اس میں سے حقوق اللہ وحقوق العباد ادا کیئے جا چکے ہوں، پھر تجارت کریں، اور یہ کام صرف رضائے اِلٰہی جو رضائے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ وابستہ ہے، اس کیلیئے کریں

نمبر...... 3

اس کے بعد جو بھی تجارت کا منافع ہو اس کو پاک کریں یعنی خمس و زکواۃ کا اپنے ساتھ ایسا حساب کریں جیسا ایک سخت گیر شریک تجارت حساب کرتا ہے، اور اس کو جلدی سے جلدی ادا کر دیں، بعض روایات و احادیث میں ہے کہ جو شخص مال خمس میں سے ایک درہم بھی کم ادا کرے تو وہ ولد الحرام ہو جاتا ہے (مولا تمام مومنین کو محفوظ رکھیں)

نمبر...... 4

ٹریڈ کمپنی یا دکاندار دکان وغیرہ کے اوپر سائین بورڈ پر شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا نام پاک جلی حروف میں لکھوائیں، اور دکان وغیرہ کے اندر بھی دعائیہ فقرے یا نام پاک کے کتبوں کو لگوائیں

نمبر...... 5

دکان وغیرہ کا نام کسی معصوم علیہ الصلوات والسلام کے نام پاک پر نہ رکھیں تا کہ میموز وغیرہ پر نام پاک آنے سے بے حرمتی کا خدشہ رہتا ہے، کیونکہ لوگ انہیں

یونہی پھینک دیتے ہیں، اس لئے ایسے مقامات پر نام پاک تحریر کروانا لازم ہے کہ جہاں احترام بھی باقی رہے

نمبر...... 6

دکان یا مارکیٹ یا کمپنی کا افتتاح دعائے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے کریں اور روزانہ دکان کھولتے وقت اور بند کرتے وقت دعا اللھم کن لولیك اور صلوات کاملہ ضرور پڑھیں اور انہیں خوبصورت فریم میں لگوانے سے ذکر جاری رہے گا

نمبر...... 7

تجارت کو فریضہ شرعی وعبادت کی طرح ادا کریں، خود کو مال کا مالک نہ سمجھیں، بلکہ مال کا مالک شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو سمجھیں اور خود کو امین سمجھیں

نمبر...... 8

دکان پر آنے والے سائلوں کو کچھ نہ کچھ دے کر حفاظت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کیلیئے اور ان کی زیارت کیلیئے اپنے لئے ضرور دعا کروائیں

نمبر...... 9

روزانہ جتنا بھی ہو سکے کسی مستحق کو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا صدقہ ضرور دیں، اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک بار ضرور دیں چاہے وہ دس پیسے ہی کیوں نہ ہوں

www.khrooj.com

نمبر...... 10

ایام عزا اور اوقات نماز کا ضرور خیال رکھیں، عاشورہ محرم کے بارے میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ جو اس میں تجارت کرے چاہے ایک درہم ہی کی کیوں نہ ہو وہ شمر و یزید (لعن اللہ) کے ساتھ محشور ہوگا، کیونکہ یہ فعل امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی (خدا نہ کرے) دل آزاری کا موجب ہے

نمبر...... 11

روزِ عاشورہ کے بارے میں ہے کہ مال تجارت اگرچہ بہت پہلے بیچا گیا ہو اور اس کی رقم کوئی شخص روز عاشورہ دے تو وصول نہ کرو

کیونکہ اس میں منافع شامل ہوگا اور اس دن منافع لینا فعل لشکر یزید کے برابر ہے، اگر وصول کرنا ضروری ہو تو منافع والی رقم بالکل نہ لیں

نمبر...... 12

روز جمعہ روز انتظار امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہے اس لئے اس دن چھٹی کر کے خود کو دعا کیلئے وقف کرنا چاہیے

www.khrooj.com

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سولہواں باب

﴿ملازمین وافسران پر عائد حقوق﴾

www.khrooj.com

باقی جملہ حقوق وواجبات ان پر بھی دوسروں کی طرح عائد ہوتے ہیں مگر بعض انفرادی انہی کے محکمے سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً

نمبر...... 1

خود کو حکومت وقت کا نہیں بلکہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا ملازم سمجھ کر سروس کریں تاکہ کوئی اخلاقی برائی مثلاً رشوت، دھوکہ دہی یا ظلم وغیرہ کا ارتکاب نہ ہو

نمبر...... 2

حکومت جو تنخواہیں دیتی ہیں اس میں وہ پیسہ بھی شامل ہوتا ہے جو غیر شرعی ٹیکس وغیرہ سے حاصل ہوتا ہے، جیسے بازارِحسن سے وصول ہونے والا ٹیکس وغیرہ ہے، تو یہ حرام ہیں، اسی لئے اگر نوکری میں یہ نیت ہو کہ مولائے کائنات عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے مجھے یہاں اپنے چاہنے والوں کے تحفظ کیلئے تعینات کیا ہے، تو پھر یہ سروس جائز ہو جاتی ہے، ورنہ ظالم و غاصب

حکومت کی نوکری جائز نہیں ہے

نمبر......3

نوکری کے امور میں شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی رضا ومنشا کا خیال رکھیں تا کہ کوئی ایسا کام نہ ہو جائے جو انہیں نا پسند ہو

نمبر......4

اپنی جملہ مصروفیات کے دوران مولائے کل عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے پاک ذکر سے کبھی غافل نہ ہوں، اور صلوات کاملہ کو معمول بنائیں

............☆☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سترہواں باب

﴿مہمان و میزبان پر عائد حقوق و فرائض﴾

www.khrooj.com

نمبر...... 1

دعوت دینے میں صرف رضائے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو سامنے رکھیں، ذاتی مفادات و اغراض سے اجتناب لازم ہے

نمبر...... 2

مہمان اور میزبان نجی محفل میں شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے فضائل وحقوق اور محبت وتشویق پر ضرور کلام کریں

نمبر...... 3

مہمان اپنے میزبان کی نیابت میں دو رکعت نماز امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ادا کر کے اس کی طرف سے اور اس کے جملہ اہل خانہ کی طرف سے دعائے اللھم کن لولیك مع صلوات کاملہ ادا کرے

نمبر...... 4

مہمان مکمل طور پر میزبان پر انحصار کرتا ہے، اس لئے اسے لازم ہے کہ غذا

وغیرہ میں کوئی چیز حرام ونجس وغیر مذکیٰ نہ ہو، کیونکہ اس سے مہمان کی روحانیت کونقصان تو پہنچے گا ہی ،مگر میزبان پر بروز قیامت اس کے قتل کا جرم بھی عائد ہوگا ، جیسے مہمان کو زہر دینا جائز نہیں ، اسی طرح حرام کھلانا بھی اتنا ہی بڑا جرم ہے، اس لئے کھانا چاہے کتنا ہی سادہ کیوں نہ ہومگر حلال ہو

نمبر......5

مہمان جتنا وقت کسی کا مہمان ہوتا ہے، اتنا وقت میزبان کی جان و مال، عزت وناموس ہر چیز اس کے پاس شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی امانت ہوتی ہےاوراس میں خیانت خودخالق سے خیانت کرنے کے برابر ہےاورایسا ہی حق میزبان پربھی ہے

............☆☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اٹھارہواں باب

مستورات پر عائد حقوق وفرائض وآداب

مشترکہ دیگر حقوق میں زیادہ تر ایسے ہیں کہ جن میں مستورات برابر شامل ہیں مگر بعض حقوق انفرادی طور پر ان پر عائد ہوتے ہیں

نمبر 1

اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی رضا جوئی کیلئے اپنی عصمت کا تحفظ کرنا اور پاک دامن رہنا ہے

نمبر 2

اپنے پردہ کا خیال رکھیں کیونکہ حکم ہے کہ مستورات کے پہننے کے زیورات کی آواز کو بھی غیر مردوں (نامحرموں) تک نہیں جانا چاہیے

مستورات کے استعمال کی خوشبو بھی نامحرم تک نہیں جانا چاہیے، یہ ویسے تو حکم شرعی ہے مگر اسے اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی رضا کیلئے کرنا ہے

نمبر 3

امور خانہ داری میں ہر کام کا آغاز دعا سے کریں، اگر اتنا وقت نہ ہو تو

صلوات کاملہ سے اور شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے نام سے کریں
مثلاً آٹا گوندھنا ہے، روٹی پکانا ہے، سبزی کاٹنا ہے، وغیرہ وغیرہ
نمبر 4
بچوں کے سامنے جب کھانا رکھیں تو انہیں دعا کا حکم دیں اور بڑوں کو بھی کہیں کہ دعا میں شامل ہو جائیں اور دعا میں چاہے ایک دو مرتبہ ہی سہی صلوات کاملہ پڑھوالیں
نمبر 5
گھر میں جب بھی کوئی میٹھی ڈش وغیرہ بنائیں یا پلاؤ یا زردہ وغیرہ یا پر تکلف کھانا پکانے کا ارادہ ہو تو اسے شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا صدقہ یا نیاز قرار دے کر پکائیں، بچوں اور بڑوں کو بتائیں کہ آج گھر میں شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نیاز یا صدقہ ہے، یہ ضروری نہیں کہ باہر کے لوگوں کو شامل کریں بلکہ گھر میں ہی اس کو استعمال کریں، لیکن صدقہ یا نیاز کی نیت ہونا چاہیے، اور کھانے پر باوضو بیٹھ کر دعا اللھم کن لولیک اور صلوات کاملہ ضرور پڑھیں، پھر اسے اہل خانہ میں تقسیم کریں، اس سے ایک تو مولائے کائنات عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا ذکر اور دعا ہوتی رہے گی، ساتھ ہی سارے گھر والوں میں تشویق بھی ہوتی رہے گی، محبت پیدا ہوتی رہے گی

نمبر 6

عام طور پر مرد لا پرواہ ہوتے ہیں اور خارجی دنیا میں میل جول کی وجہ سے ان کی سوچیں آلودہ ہوجاتی ہیں اس لئے گھر میں اگر مستورات اپنے مردوں کو دینی ماحول اور اپنے شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی محبت کا درس دیتی رہیں اور اپنے آقا کی طرف توجہ دلاتی رہیں تو گھر میں بوجہ رحمت کریم سکون رہتا ہے، اور گھر میں ذکر پاک ہونے سے شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نظر کرم گھر پر مسلسل رہتی ہے

نمبر 7

اگر گھر میں عبادت کیلئے ایک کمرہ مخصوص کرلیا جائے چاہے وہ 6 فٹ ہی کا کیوں نہ ہو تو بہتر ہے، بشرطیکہ وہ گھر ذاتی ہو، تاکہ بعد میں کوئی آکر اس کمرے کا تقدس پامال نہ کرے

اس کمرے میں شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے شعائر لگائے جائیں مثلاً نام پاک خوبصورت لکھوا کر لگایا جائے، یا کوئی چھوٹا سا علم پاک ہو، یا روضہ ہائے آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام کی تصاویر ہوں، تو اس میں احساسِ تقدس بڑھ جاتا ہے اور اس کمرے میں شب جمعہ چند مستورات مل کر یا اہل خانہ ہی بیٹھ کر عزاداری کرلیں، خود نوحہ پڑھ لیں دعا کرلیں تو بہت ہی اچھا ہے

نمبر 8

مردوں کو اکل حلال کی ترغیب دیں اور انہیں یہ یقین دلائیں کہ ہمیں پر تکلف اور قیمتی چیزوں کی ضرورت نہیں بلکہ حلال وطیب چیزوں کی ضرورت ہے

نمبر 9

مرد اگر آوارہ ہو تو بیوی پر ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے، اسے چاہیے کہ گھر میں عبادت کی فضا پیدا کرے، مرد کو آوارگی پر ٹوکنے کی بجائے شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی محبت کی طرف توجہ دلائے، اور دعا پر آمادہ کرتی رہے، تو مرد کا ضمیر اسے ضرور درست کر دے گا، اگر مرد درست نہ بھی ہو گا تو اس کا ضمیر اسے بیوی کے ساتھ زیادتی نہ کرنے دے گا

بیوی کی پاکدامنی اور پاک کردار اسے ہمیشہ سر جھکانے پر مجبور رکھے گا یہی حق کی طاقت ہے، اور دین کی سپر میسی (Super-massy) ہے

نمبر 10

اشیائے خوردنی میں طہارت ونجاست کا لحاظ رکھیں اور پاکیزہ غذا اہل خانہ کو کھلانا عورت کی ذمہ داری ہے، اور اس کے خلاف کرنے پر وہ شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے سامنے جوابدہ ہوں گی

www.khrooj.com

نمبر 11

مستورات اپنے روزمرہ کے معمولات میں یہ شامل کریں کہ وہ دو رکعت نماز شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی والدہ پاک صلواۃ اللہ علیہا کا ہدیہ پڑھ کر انہیں دعا کریں، کہ ان کو ابدی مسرتیں نصیب ہوں، ان کا گھر پاک آباد ہو، وہ اپنے لختِ جگر کی ابدی حکومت جلدی دیکھیں

مشکلات دینی و دنیاوی میں انہی کی نیاز پکائیں، انہی کی منت مانیں اور پریشانیوں میں ان سے توسل کریں، اور انہیں لختِ جگر کا واسطہ دے کر اپنی مشکل کو حل کرنے کا عرض کریں، اور دعا کے ساتھ ساتھ ورد کریں

''یا سیدتی اغثنی'' یہ وِرد دو رکعت نماز کے بعد سجدے میں سر رکھ کر 313 مرتبہ پڑھیں تو ہر مشکل حل ہو جائے گی

نمبر 12

شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی ایک پاک ہمشیرہ بھی تھیں، جن کا نام پاک جناب بی بی رہوہ صلواۃ اللہ علیہا تھا، جن کا مزار مقدس شہر حلہ میں ہے، اور یہ بچپن ہی میں وصالِ اِلٰہی پا گئی تھیں، مستورات کو چاہیے کہ شب جمعہ یا بدھ کی شب کو ان کی ہدیہ نماز ادا کریں، جس کی ترتیب نماز توسل کی طرح ہے (جسے ہم اعمال میں لکھیں گے) یہ نماز بعد از نصف شب غسل کر کے ادا کی

جائے، پھر سجدے میں سر رکھ کر 216 یہ صلوات پڑھیں

''اللھم صل علیٰ سیدتی ومولاتی وعجل فرجھا باخیھا القائم عجل اللہ فرجہٗ الشریف''

یہ عمل روحانی ترقیوں کی بلندیوں پر فوراً پہنچا دے گا اور جملہ مشکلات حل ہو جائیں گی، پھر ان کی نیاز کا اہتمام کرنا چاہیے، یہ عمل مرد نہ کریں، کیونکہ یہ عمل مستورات کیلئے مخصوص ہے، اور اس پاک معظّمہ صلواۃ اللہ علیہا کو بھی یہی دعا کرنا چاہیے کہ''آپ کے پیارے بھائی آپ کے مظلوم بھائی کے دکھوں کا ازالہ جلدی ہو، وہ اپنے سر اطہر پر ابدی مسرتوں کا تاج سجا کر جلدی ظہور پذیر ہوں، آپ کا گھر دوبارہ اس طرح آباد ہو کہ پھر نہ کوئی غم ہو، نہ کوئی حسرت، نہ جدائی، نہ خوفِ جدائی، آپ ہمیشہ ہمیشہ اپنے بھائی کے زیر سایہ خوش رہیں......(آمین)

نمبر 13

امور خانہ داری سے مستورات وقت نکالیں تو نکل سکتا ہے اس لئے اگر نمازِ صبح سے قبل یا رات کو یا دن کے کسی وقت میں ایک گھنٹہ دعا کیلئے وقف کریں تو گوہر مقصود کو جلدی پالیں گی

مگر وقت ایک ہی ہونا چاہیے اور اس میں دو رکعت نماز ادا کر کے ایک

مرتبہ اللھم کن لولیک والی دعا کریں اور باقی وقت صلوات کاملہ ہی پڑھتی رہیں اور مولائے کائنات کے مصائب یاد کرکے گریہ وزاری کرنا سونے پر سہاگے کی طرح ہے

نمبر 14

تشویق کا عمل مستورات پر بھی فرض ہے کہ وہ جب بھی اجتماعات میں شریک ہوں یا آپس میں مل بیٹھیں تو بقدرِ عقل وعلم جتنا ہوسکے اپنے وارث زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف دیگر مستورات کو متوجہ کروائیں، ان کی محبت پیدا کریں، ان کے احسانات اورکرم کا تذکرہ کریں، ان کی مظلومیت کا ذکر کریں، حل مشکلات کیلئے ان کی بارگاہ میں عریضہ لکھنے یا نماز توسل کا طریقہ بیان کریں

............☆☆............

www.khrooj.com

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انیسواں باب

﴿سادات عظام پر عائدہ حقوق وفرائض وآداب﴾

سادات عظام پر گذشتہ مذکورہ حقوق کے علاوہ بھی کچھ اضافی حقوق عائد ہوتے ہیں، اس کی چند وجوہات ہیں جن میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ ان کا ایک اضافی رشتہ بھی ہے، اس لئے ان کی ذمہ داریاں اور حقوق وفرائض بڑھ جاتے ہیں، اس کی کچھ وجوہات پیش کرتا ہوں

نمبر 1

دستارِ سرورانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وارث ہونے کے ناطے ان کے کچھ حقوق ہم سادات پر عائد ہوتے ہیں، چونکہ سرورانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم خدا کا حکم ہے، گویا یہ ہمارے دور حاضر میں نائب خدا ہیں، ان کے ساتھ ہمارا جو رویہ ہوگا وہ بالواسطہ اللہ جل شانہ کے ساتھ قرار پائے گا، اور تعمیل احکام کا ہمارے اوپر فریضہ زیادہ بنتا ہے کیونکہ باپ کا حکم کوئی دوسرا مانے یا نہ مانے اولاد پر والدین کی اطاعت فرض ہے، سادات درجہءِ اول کے محکوم ہیں، اور امتی ثانوی حیثیت رکھتے ہیں، اس لئے سادات عظام کو ان کے

فرمائے ہوئے حلال وحرام پر سختی سے عمل کرنا چاہیے، کیونکہ نافرمانی کرنے پر ان کا دوہرا جرم شمار ہوگا ایک خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کا جرم، دوسرا شفیق والد کی نافرمانی کا جرم، اس لئے سزا بھی دوہری ملے گی

نمبر 2

کچھ حقوق قبیلہ کے چیف ہونے کے ناطے سے عائد ہوتے ہیں

جملہ اقوام میں قبائل کے سردار کے احکامات کو لوگ اس لئے مانتے ہیں کہ اس کے سر پر قبیلہ کی دستار (پگ) ہوتی ہے، اور قبیلہ بنی ہاشم علیہم الصلوات والسلام کی دستار اس دور میں شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے سر اطہر پر ہے

اگر ان کے دیگر مناصب روحانی نہ بھی ہوتے تو تب بھی سادات پر ان کے حکم پر چلنا ضروری وفرض تھا، مگر یہاں تو عہدۂ رسالت ووصایت کے نمائندے بھی یہی ہیں، اس لئے ان کی عزت کرنا، اطاعت واتباع کرنا، ان کی نصرت کرنا، ان کے قیام حکومت میں مدد کرنا، ان کے حق میں دعا کرنا اور ان سے رابطۂ محبت قائم رکھنا واجب ہے

اس شہنشاہ ہی کی حکومت سادات کی حقیقی حکومت کہلائے گی، اس لئے اس حکومت کیلئے جان نثار کرنے پر تیار رہنا، ان کے دوستوں سے دوستی اور دشمنوں سے دشمنی رکھنا، انہیں افرادی قوت تیار کر کے فراہم کرنا، ان کے

www.khrooj.com

غموں اور دکھوں میں شریک ہونا، اپنے اہم فیصلوں مثلاً شادی بیاہ وغیرہ میں ان سے مشورہ کرنا اور ان کے حکم پر چلنا یہ فرائض ہیں، جو سادات کی گردن پر ہیں، اس لئے ذرا تفصیل سے عرض کرتا ہوں

نمبر 3

والد مہربان ہونے کے ناطے سے بھی سادات کی گردن میں ان کے حقوق ہیں، کیونکہ روایت دلاک میں ہے کہ ایک شخص نے چالیس بدھ کی راتیں مسجد سہلہ میں حاضری دی اور طالب زیارت ہوا، وہاں جا کر مسجد سہلہ کے دیگر اعمال کیئے، اور نماز استجارہ (جو خاص عمل ہے) ادا کی

اور پھر زیارت وجہ اللہ سے مشرف ہوا تو شہنشاہ کائنات عجل اللہ فرجہ الشریف نے دنیا اور عقبیٰ کی سرخروی کا جو عمل فرمایا وہ یہ تھا کہ

☆اوصيك بالعود بالعود بالعود

تین مرتبہ فرمایا کہ ہم تمہیں ضعیف والدین کی اطاعت کی وصیت فرماتے ہیں جب ایک عام گنہگار والدین کا اتنا بڑا حق ہے تو والد حقیقی شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا کتنا بڑا حق ہوگا، ان کے فرمان پر چلنا، ان کی خدمت کرنا ان کے عطا کیئے ہوئے صعوبات پر اف تک نہ کہنا، ان کی عزت وعظمت کی خاطر غلط کام چھوڑنا، (کیونکہ ہمارے کردار سے بات ان کی ذات تک

چلی جاتی ہے) طلب زیارت کرنا ، (کیونکہ والد اگر ناراض ہو کر قطع تعلقی کر لے تو منانا یا اسے راضی کرنا اولاد کا فرض ہوتا ہے) ، ان کے حق میں دعا کرنا ، ان کی طرف سے صدقہ دینا ، گھر کے اہم معاملات میں ان کی رائے لینا ، اگر کوئی ان کا نام بغیر القاب واحترام کے لے تو اسے روکنا ، الغرض والد کے سبھی حقوق یہاں ادا کرنا ہیں

نمبر 4

خونی رشتہ یعنی رشتہ داری کے حوالے سے بعض حقوق عائد ہوتے ہیں مثلاً صلہ رحمی کرنا ، ان کی مدد کرنا ، ان کے دکھ سکھ میں بہ دل و جان شریک ہونا ، ......سید علیؒ بن طاؤس نے اپنے فرزند کو وصیت فرمائی تھی کہ جب بھی کوئی حاجت بارگاہِ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف میں پیش کرنا ہو تو جہاں اور واسطے دینا وہاں یہ بھی عرض کرنا کہ آپ ہی کا فرمان ہے کہ

☆صلوا ارحامکم ...... رشتہ داروں کی رشتہ داری کی پاس خاطر کرو

ہم چاہے کتنے ہی گنہگار رہیں ، ایک طرح سے آپ سے ہمارا رشتہ تو بنتا ہے اسی کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ میری حاجت روائی فرمائیں

عارف ابطحی ایک سید کے متعلق لکھتے ہیں کہ انہیں ایک مشکل درپیش ہوئی تو انہوں نے سید علیؒ بن طاؤس کی وصیت کے مطابق استغاثہ کیا اور عرض کی

اے ہمارے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف آپ اس رشتہ داری کی رعایت فرمائیں جو ہماری آپ سے ہے، اس کے بعد انہیں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت ہوئی تو انہوں نے مایوس کن لہجے میں فرمایا کہ تمہیں فلاں فلاں نعمت ملی ہے تو ہم نے دی، فلاں فلاں مشکل آئی تو ہم نے رفع فرمائی، ہم نے تو ہمہ وقت اس رشتہ داری کا لحاظ رکھا ہے، کبھی تم سادات نے بھی مجھے اپنا قریبی سمجھا ہے، کیا رشتہ داروں سے یہی سلوک کیا جاتا ہے جو تم ہمارے ساتھ کر رہے ہو، تمہیں کبھی یہ خیال بھی آیا کہ ہمارے شب روز کیسے گزر رہے ہیں

نمبر 5

خاندان کے ایک دکھی اور مظلوم فرد کی حیثیت سے بھی سادات پر کچھ حقوق عائد ہوتے ہیں

ویسے تو ہر مظلوم کی نصرت کرنا، ہمدردی کرنا، حمایت کرنا فرض ہے مگر جب وہ اپنے خاندان کا ہو تو ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے، اگر وہ مظلوم اپنے ہی خاندان کا کوئی بزرگ ہو تو اہمیت اور بڑھ جاتی ہے، پھر وہ اپنا امام، قبیلہ کا چیف، بزرگوں کی دستار کا وارث ہو تو اس کا یہ حق لاکھوں گنا بڑھ جاتا ہے

یہ وہ مظلوم ہیں کہ پانچ سال کی عمر میں ظالموں نے والد کا سایہ سر سے چھین لیا، والد کی تدفین میں شریک بھی نہ ہونے دیا، بچپن میں گھر سے نکال دیا،

بیوہ والدہ صلوات اللہ علیہا کو روتا چھوڑ کر غیبت اختیار کرنا پڑی

امام کے سامنے ماضی، حال و مستقبل تینوں زمانے حال جاری کی طرح ہوتے ہیں، آج تک وہ واقعاتِ کربلا کو وقوع پذیر ہوتا ہوا آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، امام مظلوم علیہ الصلوات والسلام کو ذوالجناح کی زین چھوڑتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، بازارِ شام میں اپنی دادیوں صلواۃ اللہ علیہن کو مصروف عزا دیکھ رہے ہیں، بقولے دعا ندبہ صبح شام خون کے آنسو رو رہے ہیں، کیا ہمیں ان کی مظلومیت کا احساس بھی ہے؟

شہنشاہِ کربلا علیہ الصلوات والسلام بہت بڑے مظلوم تھے، مگر پھر بھی ان کے خاندان والے ان کے ساتھ تھے، مگر اس مظلوم کی غربت کا یہ عالم ہے کہ اپنوں نے بھی ساتھ چھوڑ دیا ہے، سادات جو اولاد کہلاتے تھے وہ بھی روتا ہوا تنہا چھوڑ کر دادعیش دے رہے ہیں، بلکہ اپنی بدکرداری سے ان کے دکھوں میں مزید اضافہ کر رہے ہیں، بلکہ ان کی غیبت کو، ان کے خون رونے کو، ان کی تنہائی کو کچھ بھی نہیں سمجھتے، جب دوست دکھ میں شریک نہ ہوں تو دکھ ہوتا ہے، لیکن اگر وہ اس دن جشن مسرت بھی منانا شروع کر دیں تو بہت زیادہ افسوس ہوتا ہے، دوست کا پھول پتھر سے بھی بھاری ہوتا ہے، تو اس کا پتھر کتنا بھاری ہوگا؟

حقیقت یہ ہے کہ اپنے جرائم اور گناہوں کی سزا ہے کہ آج سادات ذلت کی زندگی گزار رہے ہیں، امتی اور سید کا فرق باقی نہیں رہا، اور ہم بدکرداریوں کے متعفن گڑھوں میں غوطے کھا رہے ہیں اور کوئی نکالنے والا نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اب بھی وقت ہے، اپنے مظلوم سردار کے قدموں پر گر کر سابقہ غفلتوں کی معافی مانگیں اور ندامت سے گریہ وزاری کریں تو وہ کریم ازل ہم بدکرداروں کے سینے سے لگا کر معاف فرما دیں گے

صد بار گر توبہ شکستی باز آ

نمبر 6

سادات کے عزت دہندہ ہونے کی وجہ سے بھی ان کے حقوق سادات پر عائد ہوتے ہیں، کیونکہ سادات کی جو عزت آج معاشرے میں تھوڑی بہت بچی ہوئی ہے وہ انہی کے ساتھ ایک رشتہ ہونے کے ناطے سے ہے، ورنہ سادات سے حسن و جمال، دولت و مال، فن وکمال غرض ہر معاملے میں لوگ بہت آگے ہیں، مگر پھر بھی اعلیٰ عہدوں پر فائز امیر ترین امتی صاحبان غریب سادات کا احترام کرتے ہیں، تو ذاتی وجہ سے نہیں بلکہ نسب کے حوالے سے کرتے ہیں، کہ یہ اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے نسبی تعلق دار ہیں، مگر ہمارا حال کیا ہے

www.khrooj.com

ع............جیندے منہ سنجا پاں اوندی ذات نہ جانڑاں

جس کی وجہ سے ہماری عزت ہو رہی ہے، اسی کی ذات کو نہیں پہچانتے ہیں جو اقوام اپنے محسنوں کی قدر نہیں کرتیں ذلت کی گھاٹیوں میں گر جاتی ہیں اور ان پر بدکردار اور گھٹیا اور رذیل لوگ مسلط ہو جاتے ہیں، اس لئے اب بھی وقت ہے کہ ہم اپنے محسن اعظم کے قدموں میں جھک کر ان سے رابطہ پیدا کریں

ع............گھر اپنے ذرا لوٹ چلو شام ہوئی ہے

نمبر 7

خاندان کے معمر ترین فرد ہونے کہ ناطے سے بھی ان کے بہت سے حقوق ہیں، کیونکہ بڑے بزرگوں کا اولین حق یہ ہوتا ہے کہ ان کا اور ان کے فرمودات کا احترام کیا جائے، بزرگوں کے ادب واحترام سے عزت ملتی ہے، جبکہ بے ادب بے عزت ہوتا رہتا ہے، شرعاً تو یہ حکم ہے کہ اگر کوئی عمر میں بڑا ہے اور وہ کوئی اصلاحی بات کرتا ہے تو زیادہ غور سے سنو اور اس پر عمل کرنا دو طرح سے فرض ہو جاتا ہے

1 - کیونکہ وہ بات بذات خود اصلاح کی ہے

2 - پھر کہنے والا عمر میں بڑا ہے اور بڑوں کے حکم کی تعمیل بھی ایک فرض ہے اور خاندانِ سادات میں عمر کے لحاظ سے سب سے معمر خود ہمارے وارث

حقیقی یعنی شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں، اور یہ بھی ہے کہ وہ جو کچھ فرماتے ہیں اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے، ان کے احکام کی تعمیل میں دنیا و عقبیٰ کی سرخروئی ہے، اس لئے سادات پر ان کے احکامات پر عمل کرنا اور ان سے رجوع کرنا فرض اولین ہے

نمبر 8

وجہِ عزتِ سادات ہونے کی حیثیت سے ان کا ایک حق بنتا ہے سادات کی جتنی عزت ہے، صرف اسی ذات کی وجہ سے ہے، اور جو ذات یا چیز موجب عزت ہو اس کی عزت کرنا فرض ہوتا ہے، اس لئے سادات کو چاہیے کہ وہ بھی اپنے مالک خاندان شہنشاہ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کیلئے باعث عزت بنیں، امورِ دین میں ہر کسی کی پیروی نہ کریں، کسی کے پیچھے نمازیں برباد نہ کریں، بلکہ اپنے وارثِ دین و دنیا سے عرض کر کے معلوم کر لیں کہ کس کے پیچھے نماز پڑھنا ہے، کس سے دین حاصل کرنا ہے؟، کیونکہ دین ہر شخص سے حاصل نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ مالک دین و دنیا سے پوچھنا ضروری ہے کہ کس کی تقلید کرنا ہے، پھر جس کے متعلق حکم ہو اسی کی تقلید و اطاعت فرض ہے، ہر ایرے غیرے کے قدموں میں سر جھکانا سیادت کی توہین ہے، اور یہ توہین اس کی انفرادی نہیں بلکہ پورے خاندان کی توہین

ہے، جیسے اعلیٰ خاندان کے لوگوں میں سے کوئی فرد اگر گھٹیا حرکت کرے تو
پورا خاندان اس سے متاثر ہوتا ہے

نمبر 9

سادات پر ایک فرض یہ بھی ہے کہ نسب کی حفاظت کریں، دشمنانِ سادات فتوے دے رہے ہیں کہ سید اور غیر سید میں کوئی فرق نہیں اپنی عزتوں کی حفاظت کرو، یہ تمہاری بیٹیاں تمہاری نہیں ہیں بلکہ تمہارے گھروں میں نبی زادیوں نے جنم لیا ہے، ان کی عصمت کی حفاظت تم پر فرض ہے، اس کے بدلے میں چاہے تمہیں قتل ہونا پڑے مگر ان کی عصمتوں کو یزیدی فتووں کی بھینٹ نہ چڑھنے دینا، ان کے پردے کی حفاظت اور ان کے دین کی حفاظت تم لوگوں پر فرض ہے، غیر سید کیلئے یہ بھی جائز نہیں کہ سادات کے بستر پر بیٹھے یا ان کے گھر میں بغیر اجازت داخل ہو، اگر اجازت مل جائے تو گھر میں جاکر ادھر ادھر دیکھنا بھی اس پر حرام ہے، حتیٰ کہ سادات کے اندرون خانہ استعمال ہونے والے برتنوں پر بھی نظر کرنا اس پر حرام ہے، ان چیزوں کو غیروں کی نظر سے بچانا خود سادات کا بھی فریضہ ہے، اور بیٹیوں کی پرورش میں لاپرواہی کرنے پر خود سادات کو بارگاہِ امام زمانہ میں جوابدہ ہونا پڑے گا، بیٹیوں کے رشتے کے بارے میں نماز توسل او

ردیگر اعمال توسل کے ذریعے شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے آخری فیصلہ لینا ضروری ہے، کیونکہ ان بچیوں کے اصل وارث وہ ہیں جو کائنات کی جملہ نبی زادیوں کے وارث ہیں، ان کے حکم اور رائے کے بغیر بڑا فیصلہ کرنا ہرگز جائز نہیں ہے

نمبر 10

آجکل لڑکیوں کو تعلیم دینے کا بڑا چرچا ہے اور زور شور سے اس پر بحث ہو رہی ہے، مستورات کو شرعی تعلیم کیلئے گھر میں یا گھر کے قریب کسی مستور کے ہاں بھیجا جا سکتا ہے، مگر موجودہ دور کی تعلیم مفاسد شرعی سے بھری ہوئی ہے، پردہ باقی نہیں رہتا، بچی کو گھر سے باہر جانا پڑتا ہے، غیر مردوں کی نگاہیں سادانیوں کو آلودہ کرتی ہیں، بری صحبت برے خیالات کو جنم دیتی ہے، اور اعلیٰ قدروں کو بھول کر گھٹیا نظریے قبول کئے جاتے ہیں

قرآن و عبادت کی جگہ ٹی وی، ناول، رومانی رسالے، جرائد، اور ڈائجسٹ وغیرہ سنبھال لیتی ہیں، روحانیت کی بجائے مادیت پیدا ہو جاتی ہے، کردار اور دامن عصمت کی صفائی اور اچھائی کی بجائے (سڈکیٹو) سرابی لباسوں، زیورات اور میک اپ پر توجہ مرکوز ہو جاتی ہے، اچھا بننے کی بجائے اچھا دِکھنے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے، اور نوے فی صد نام نہاد

www.khrooj.com

سادانیوں کے غیر سیدوں سے ناجائز عقد اسی جدید تعلیم کے مرہون منت ہیں، مغربی دنیا نے آزادیِ نسواں سے جو کچھ حاصل کیا ہے اس پر خود مغربی دنیا بے غیرتی اور شرمساری اور پچھتاوے کے جہنم میں غرق ہو چکی ہے، کیونکہ جو قومیں اخلاقی پستیوں میں گر جاتی ہیں اندر سے کھوکھلی اور سڑی ہوئی لاش کی طرح متعفن ہو جاتی ہیں، اور پھر مردار خور ہی اس پر مسلط ہو جاتے ہیں، اس لئے سادات اپنی خاندانی روایات کو نہ بھولیں، اپنی بچیوں کو حتی المقدور گھروں کے اندر تعلیم دیں اور وہ بھی شرعی تعلیم، مثلاً قرآن پاک اور کتب احادیث، کتب مقاتل، کتب غیبت اور کتب اعمال و اخلاق پڑھنے کی حد تک، بصورت دیگر انہیں ایک سید زادی کو بدکرداروں کے حوالے کرنے کے الزام میں گرفتار کر کے کل دربار امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف میں پیش کیا جائے گا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہماری اولاد کو نیکیوں کی جزا دوگنا ملے گی، اور بدکرداری کی سزا بھی دوگنا ملے گی

﴿ایک گزارش﴾

میں یہاں سادات کی بچیوں سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کبھی آپ تنہائی میں سوچیں اور غور کریں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کس کی بیٹیاں ہیں؟ اور آپ کا مقام کیا ہے؟

www.khrooj.com

یہ جو آپ کے والدین ہیں، یہ ظاہری والدین ہیں، اور حقیقی والدین تو پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام ہیں، آپ ایک عام سید کی اولاد نہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیاں ہیں، آپ کی حقیقی والدہ ملکہ عالمین بی بی صلواۃ اللہ علیہا ہیں، آپ کی یہ زندگی انہی کی امانت ہے، تمہاری عزت، تمہاری عصمت، تمہارا پردہ یہ سب ملکہ عالمین بی بی صلواۃ اللہ علیہا کی امانت ہے، اگر آپ خدا نخواستہ اس میں خیانت کریں گی تو کل ملکہ عالمین بی بی صلواۃ اللہ علیہا کو کیا منہ دکھائیں گی؟ اور کل ان کے سامنے کس منہ سے جائیں گی؟

یہ یاد رکھیں! اگر تمہارے چہرے غیروں کی نجس نظروں کی نجاست سے آلودہ ہوں گے تو ملکہ عالمین بی بی صلواۃ اللہ علیہا تم سے پردہ کریں گی، اور نفرت سے تمہارا نجس چہرہ دیکھنا بھی پسند نہیں کریں گی، پھر تم کہاں جاؤ گی؟ جب پورا پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام تمہیں اپنی اولاد ماننے سے انکار کردے گا تو کیا تم کسی کو منہ دکھانے کے قابل رہ جاؤ گی؟

آپ کوئی عام لڑکی نہیں ہیں کہ جو بھی کروگی اس کا کوئی نوٹس نہیں لے گا، بلکہ تمہارا تعلق ایک ایسے خاندان سے ہے جو عالمین سے ممتاز ہے، کائنات سے بلند ہے، اس لئے تمہاری عزت و وقار کے ساتھ تمام پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کا وقار وابستہ ہے، آپ کے کردار کا اور بے اعتدالیوں کا بلا واسطہ

پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام پر اثر ہوتا ہے، اس لئے ایسے کردار گفتار اور طرز حیات سے اجتناب کرو جس کی وجہ سے خاندان سادات بدنام ہو

یہ زندگی چار دن کی ہے، پھر آگے ایک ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی ہے، اس چھوٹی سی غفلت کی سزا ابدی ملے گی، پاک خاندان سے شرمندہ ہونا پڑے گا، اور اولین وآخرین کے سامنے جب سارا خاندان تمہیں اپنانے سے انکار کر دے گا اور جہنم کے سوا کوئی راستہ نہ رہے گا تو پھر کیا کرو گی؟

اپنی عزت اور عصمت کی حفاظت کرو، اپنے چہرے کو اور سارے اعضائے بدن کو اتنا پاک رکھو کہ کل ملکہ عالمین بی بی صلواۃ اللہ علیہا تمہیں پیار کریں، اور سارے پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کے سامنے فرمائیں کہ یہ ہماری بیٹی ہے تمہیں یہ نہیں دیکھنا کہ تم اپنے ماں باپ کی بیٹی ہو بلکہ تمہیں ملکہ عالمین صلواۃ اللہ علیہا کی بیٹی بن کر دکھانا ہے، اور اپنی عظمت اور وقار کے بلند مقام کو پانا ہے

اس دور میں امتی لوگوں میں ایک بدبخت طبقہ ہے جو خاندانِ سادات کو بھوکے بھیڑیوں کی طرح دیکھ رہا ہے، ان کا بس چلے تو سادات کی ساری عزت اور عظمت ایک پل میں خاک میں ملا دیں، سادات کا خون پی جائیں، ان کی ہڈیوں سے گوشت نوچ لیں، اور ان کی عزت و ناموس کی دھجیاں بکھیر دیں، ان ظالمین کے عزائم کو سمجھیں، کیونکہ اللہ نے تمہیں اہل

www.khrooj.com

البیت قرار دیا ہے، آپ ہی وارثِ قرآن ہیں

آپ اپنے مقام کو سمجھیں، آپ کا مقام حوروں سے بلند ہے، بلکہ جناب مریم سلام اللہ علیہا سے بلند ہے، کیونکہ وہ ایک نبی کی بیٹی تھیں اور تم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہو، ان کی والدہ سیدۃ النساء العالمین صلواۃ اللہ علیہا نہیں تھیں، وہ آپ کی والدہ ہیں، اسی مقام کو سمجھ کر اپنی زندگی کے راستے متعین کریں، اور اسی مقام کو سمجھ کر اپنے کردار، اپنی عزت، اپنی عصمت کا مقام سمجھو اور اسے اختیار کرو تم عام لڑکی نہیں ہو، بلکہ نبیؐ زادی ہو، نبیؐ زادی بن کر زندہ رہو، اور نبیؐ زادی بن کر دنیا سے جاؤ، ورنہ تمہارا انجام اتنا بھیانک ہوگا کہ تمہارے پچھتاووں کی کوئی انتہا نہیں ہوگی، ایک نہ ختم ہونے والی ذلت آمیز زندگی، ایک بدترین، غلیظ ترین، متعفن ترین اور اذیت ناک کیفیت سے گزرنا ہوگا جہاں پر نہ کوئی سفارش کر سکے گا، نہ کوئی نجات دلا سکے گا، اور نہ ہی اپنا خاندان تمہیں اپنائے گا

اسی لئے میں آگاہ کر رہا ہوں کہ ابھی سے اپنی حفاظت کرنا سیکھو، اور ایک نبی زادی کی طرح زندگی گزارو تا کہ اپنے مالک زمانہ اور اپنے خاندان کے چیف شہنشاہ معظم عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے سامنے سرخرو ہو جاؤ، اور وہ تمہیں اپنی بیٹی کہتے ہوئے فخر محسوس فرمائیں

یا مولا کریم عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیسواں باب

اعمالِ اِرتباط وزیارت

اکثر تشنگانِ زیارتِ حبیب عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا ہمیشہ پہلا سوال یہی ہوتا ہے کہ وہ کون سا عمل ہے کہ جس سے ہم اپنے مقصود کائنات شہنشاہ معظم عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی زیارت کا شرف حاصل کر سکتے ہیں

تشنگانِ زیارتِ حبیب عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی تشنگی کے پیش نظر میں چند اعمال لکھ رہا ہوں جو یقینی طور پر مشتاقانِ زیارت کو منزل تک پہنچا سکتے ہیں، بشرطیکہ مقصد زیارت طلب ہدایت اور دینی راہنمائی ہو، اور نیت میں یہ پکا ارادہ ہو کہ جو مالک و وارث عصر عجل اللہ فرجہٗ الشریف حکم دیں گے ہم اس پر عمل کریں گے چاہے پوری دنیا کی مخالفت ہی مول کیوں نہ لینا پڑے، اس عزم صمیم کے بعد ناممکن ہے کہ انسان اپنے مالک کی زیارت سے محروم رہ جائے، عالم بیداری یا عالم خواب میں ضرور زیارت ہوگی، اور ان دونوں صورتوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا کہ زیارتِ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف خواب میں بھی ہو تو بیداری کی طرح ہے، کیونکہ یہ بھی اس حدیث کے مصداق ہیں کہ جس میں

www.khrooj.com

فرمایا گیا تھا کہ......☆من رأنی فی المنام فقد رأنی
جس نے ہمیں نیند میں دیکھا ہے گویا اس نے ظاہراً بیداری میں دیکھا ہے

﴿نماز برائے زیارت﴾

اس نماز کی بہت اہمیت ہے، اسے کئی کتب میں لکھا گیا ہے، مگر اس کا طریقہ نہیں لکھا گیا، اس لئے کئی حضرات نے اسے ادا کرنے کے باوجود منزل کو نہیں پایا، میں عرض کرتا ہوں کہ جب تک کسی چیز کا طریقہ درست نہ ہو تو نتیجہ کیسے درست ہوسکتا ہے؟ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ سینکڑوں لوگ ایسے ہیں جنہیں میں جانتا ہوں کہ انہوں نے اسی نماز کی مسلسل ادائیگی کی وجہ سے منزل مراد (محبوب حقیقی کی زیارت) کو پایا ہے، اور یہ نماز مجربات میں سے ہے، آپ اسے صحیح طریقہ سے ادا کریں اور نتیجہ حاصل کریں، اس نماز کا مقدمہ نمازِ توبہ ہے، یعنی نمازِ توبہ اس کیلئے وضو کا مقام رکھتی ہے، اس لئے پہلے نمازِ توبہ کا طریقہ عرض کرتا ہوں

﴿طریقہ نمازِ توبہ﴾

پہلے وضو کرنا ہے، پھر غسل بہ نیت نمازِ توبہ کرنا ہے، اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کرنا ہے، ہر رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سورہ قل ھو اللہ 34 مرتبہ، قل اعوذ برب الفلق ایک مرتبہ، قل اعوذ برب الناس ایک مرتبہ پڑھ کر

70 مرتبہ استغفر اللہ کی تلاوت کریں

یہ باقی نماز نمازِ صبح کی طرح ادا کرنا ہے، اختتام پر چند مرتبہ ☆لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھیں، اس کے بعد یہ دعا کرنا ہے

☆یا عزیز یا غفار اغفرلی ذنوبی وذنوب جمیع المومنین و المومنات فانہ لا یغفر الذنوب الا انت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح توبہ کرنے والے کی توبہ کی قبولیت کی ضمانت دی ہے، اس کے بعد نمازِ توسل برائے زیارت ادا کریں

﴿نمازِ توسل﴾

جملہ اعمال خیر کیلئے اہتمام اور تکلف کرنا بہت ضروری اور بہت بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے، اس میں جتنا تکلف کیا جائے اتنی زیادہ افادیت ہوتی ہے، مثلاً ایک آدمی نیند سے اٹھتا ہے اور دیوار پر ہاتھ مار کر تیمّم کرتا ہے اور دو رکعت نمازِ صبح پڑھ لیتا ہے، نہ پڑھنے سے اگرچہ یہ بہتر ہے کہ اس سے آدمی بے نمازوں کی فہرست سے باہر ہو جائے گا، مگر نماز کے حقیقی اور اعلیٰ درجوں کو نہ پا سکے گا، اور اہدافِ صلواۃ کا حصول نہ ہوگا، اس کے مقابلے میں کوئی شخص صبح کو اٹھتا ہے، نماز کیلئے مخصوص لباس پہنتا ہے، وضو کر کے یا غسل کر کے لباس پر خوشبو لگاتا ہے، جائے نماز کو احترام سے

www.khrooj.com

بچھاتا ہے، یعنی تکلف کرتا ہے اور بڑے خشوع وخضوع، یکسوئی اور حضورِ قلب سے نماز ادا کرتا ہے، تو اس کی افادیت پہلے والی نماز سے ہزار گنا زیادہ ہوگی، اس لئے پہلے نمازِ توسل کیلئے اہتمام کیا کرنا ہے؟...... وہ لکھتا ہوں

نمبر 1

اس نماز کا اہتمام بدھ کی رات سے کرنا چاہیے، یعنی منگل کا دن گزرنے کے بعد جو رات آتی ہے، کیونکہ اس نماز کو کم از کم تین راتیں پڑھنا ضروی ہے، اور اس طرح تیسری رات شب جمعہ ہوگی جو ''سیدۃ اللیالی'' یعنی جملہ راتوں کی سردار ہے، اور اس رات اور دن میں ہر انسان اپنے وارث زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا مہمان ہوتا ہے، اور شب جمعہ اور روز جمعہ ہمارے وارث زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے مخصوص ہے

نمبر 2

بعض لوگ منگل بدھ جمعرات اور جمعہ ان چار دنوں میں روزہ بھی رکھ لیتے ہیں، جس سے اس کی افادیت بڑھ جاتی ہے، اور کامیابی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں

نمبر 3

اعمال مخصوص بہ امام زمان عجل اللہ فرجہٗ الشریف کیلئے ایک لباس مخصوص کرنا چاہیے، سادہ کاٹن کا لباس ہو اور اگر کھدر کا لباس ہو تو بہتر ہے، رنگ سفید ہو تو بہتر ہے، اسے مال مخمس یعنی ایسے پیسوں سے لیا جائے جس کا خمس و زکواۃ ادا ہو، جس رقم کا حصول شرعی طرح سے درست ہو

عرفاء کے وصیت ناموں کو پڑھتے ہیں تو لکھا ہوتا ہے کہ ہمارے کفن کے اوپر ہماری فلاں عبا ڈال دینا، کیونکہ اس عبا کے ساتھ ہم نے چالیس سال نمازِ شب ادا کی ہے، یعنی ایک مخصوص لباس کو وہ چالیس سال تک عبادت کا ساتھی اور گواہ بنا کر رکھتے تھے، عبادت کیلئے اوپر اوڑھنے کی چادر کا رنگ سیاہ ہو تو بہتر ہے

جس رات نماز توسل شروع کرنا ہو اس سے پہلے اس لباس کو اپنے ہاتھوں سے طاہر کریں، یعنی پہلے صابن وغیرہ سے دھو کر پھر صابن کو اچھی طرح نکال دیں، پھر تین مرتبہ اس پر اس طرح پانی بہائیں کہ اس کے ہر ریشے پر پانی جاری ہو جائے، اس طرح طاہر کر کے اسے خشک کر لیں

اس کے بعد اسے خوشبو وغیرہ لگا دیں، آجکل خوشبو کیلئے پرفیومز استعمال ہوتے ہیں جن میں الکحل یعنی شراب شامل ہوتی ہے، یہ نجس ہیں، کوئی دیسی

www.khrooj.com

طرز کی خوشبو لگائیں

نمبر 4

مصلیٰ یا جائے نماز جسے سجادۂ عبادت بھی کہتے ہیں، ان میں سے جو عبادت کیلئے رکھیں، اسے بھی طاہر کرلیں، جیسے لباس کو طاہر کیا تھا

نمبر 5

اس نماز میں تسبیح کی ضرورت بھی ہوتی ہے، یہ خاک شفا کی تسبیح ہو تو بہتر ہے یا کوئی دیگر تسبیح ہو تو کوئی حرج نہیں، اسے بھی طاہر کرلیں

منسوباتِ عبادت کی عزت کرنا بہت ضروری ہوتا ہے، تسبیح چاہے کوئی بھی ہو اسے کھڑے کھڑے مصلیٰ پر نہیں پھینکنا چاہیے، مصلیٰ اور جائے نماز کو ادب اور احترام سے اٹھا کر رکھنا چاہیے، جو شخص عبادت سے وابستہ چیزوں کا احترام نہیں کرتا اس کیلئے عبادت کے اصل مقصد کا حصول ناممکن ہو جاتا ہے، یہ بات یاد رکھیں کہ ''با ادب با مراد.......... بے ادب بے مراد''

نمبر 6

ان تین دنوں میں لذائذ سے بچنا چاہیے، پر تکلف غذا، لذیذ کھانے، لذیذ مشروبات، فرائض ازدواجی (مباشرت) سے بھی پرہیز کرنا چاہیے، جن آنکھوں سے زیارتِ حبیب حقیقی شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کرنا چاہتا ہے ان

www.khrooj.com

آنکھوں کی حفاظت کرے، ٹی وی، وی سی آر وغیرہ سے نگاہوں کو نجس نہ کرے، ہر بری نگاہ سے بچنا ضروری ہے
غذا کے معاملہ میں امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام نے جو کی روٹی اور نمک کھا کر ہمیں سکھا دیا ہے کہ نانِ جویں سے عبادت کی افادیت بڑھ جاتی ہے اور مرغن غذاؤں سے کم ہو جاتی ہے، سلسلۂ نماز توسل میں ہمیں سنت امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام پر عمل کرنا چاہیے
نمبر 7
جب بدھ کی رات ہو جائے تو پھر آدھی رات کے بعد تقریباً ساڑھے بارہ بجے کے بعد اٹھ کر پہلے وضو کرے، پھر غسل ترتیبی یا ارتماسی جو بھی کر سکے غسل کرے، اور دورانِ غسل و وضو صلوات کاملہ کا ورد جاری رکھے، بعد از غسل وہ پاکیزہ لباس پہن لے، اگر تولیہ وغیرہ استعمال کرنا ہو تو اسے بھی دن کو طاہر کر کے لباس کے ساتھ رکھ دے، غسل کے دوران یہ دعا بھی کرے

☆اللهم اجعلنى من التوابين واجعلنى من المتطهرين

اس کے بعد صلواتِ کاملہ پڑھنا ہے
نمبر 8
نمازِ توسل کیلئے ضروری ہے کہ خلوت اور تنہائی میں ادا کرے اور کسی ایسی

www.khrooj.com

جگہ پر ادا نہ کرے کہ جہاں کوئی دیگر آواز یکسوئی کو توڑ ڈالے
دوسری شرط یہ ہے کہ زیرِ آسمان پڑھے، یعنی کسی کمرے میں ادا نہ کرے، صحن میں یا گھر کے کسی کمرے کی چھت پر ادا کرے

نمبر 9

جب مقام عبادت پر پہنچے تو مصلیٰ وغیرہ کو احترام سے بچھا کر جب اس پر کھڑا ہو تو فوراً سجدۂ تعظیم بجا لائے کیونکہ اپنے برابر کے لوگوں کو صرف سلام کہہ دینا کافی ہوتا ہے، مگر مالک حقیقی کو سلام نہیں سجدہ بجائے سلام پیش کرنا ہوتا ہے، اور اس دوران میں صلوات کاملہ کا ورد زبان پر جاری رہے

نمبر 10

جب سجدہ میں سر رکھے تو ستر 70 مرتبہ اس طرح استغفار کرے یعنی استغفراللہ ربی و اتوب الیہ پڑھے، اور پھر نماز توسل کیلئے کھڑا ہو جائے

نمبر 11

یہ نماز دو رکعت ہوتی ہے، اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس نماز کو توسل بہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نیت سے ادا کرے، کہ میں طلب ہدایت کیلئے اپنے وارث زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے توسل کرتا ہوں، رابطہ اور زیارت چاہتا ہوں، یہ فقرے زبان پر ادا نہیں کرنا ہوتے دل میں صرف نیت رکھنا ہوتی ہے، تکمیل نیت کے بعد اللہ اکبر کہہ کر تکبیرۃ الاحرام کے ساتھ نماز

شروع کرے، جیسا کہ نماز صبح کو ادا کیا جاتا ہے

سب سے پہلے سورہ الحمد (فاتحہ) شروع کرنا ہے، جب اس فقرے پر پہنچیں تو اس فقرے کو ایک سو مرتبہ دہرائیں، اس لئے اس نماز میں تسبیح کو دائیں ہاتھ میں رکھنا ضروری ہوتا ہے

☆ایاك نعبد وایاك نستعین (100 مرتبہ) جب یہ سو مرتبہ مکمل ہو جائے تو پھر آگے سورہ کی تلاوت مکمل کریں، اس کے بعد سورۃ قدر یعنی انا انزلنا کو سات مرتبہ پڑھ لیں، اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں آجائیں، رکوع میں ☆سبحان ربی العظیم و بحمدہ 7 مرتبہ پڑھیں

پھر قیام میں واپس آجائیں اور یہاں سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ کر سجدے میں چلے جائیں اور سجدے کی تسبیح 7 مرتبہ ادا کریں یعنی

☆سبحان ربی الاعلی و بحمدہ 7 مرتبہ پڑھیں

اسی طرح دوسری رکعت پڑھنا ہے، سورہ حمد میں ایاك نعبد وایاك نستعین

سو مرتبہ پڑھ کر اسے مکمل کرنا ہے، اس کے بعد سورہ قدر پڑھیں یا سورہ اخلاص یعنی قل هو الله احد ان میں سے جو پڑھیں سات مرتبہ پڑھیں

اس کے بعد دعائے قنوت ادا کریں، یعنی سورۃ قدر کے بعد دعا کریں اور اس میں دعائے تعجیل فرج یعنی ''اللھم کن لولیک'' کی تلاوت کریں اور آخر میں صلوات کاملہ (یا رب محمدؐ وآل محمدؐ) آخر تک چالیس مرتبہ ادا کریں، اس کے بعد پہلی رکعت کی طرح اس رکعت کو مکمل کریں

تشہد اور سلام کے فوراً بعد سجدہ میں چلے جائیں، اب یوں سمجھیں کہ آپ بارگاہ امام علیہ الصلوات والسلام میں پہنچ چکے ہیں، سجدہ میں جانے کے بعد فوراً ایک سانس میں جتنی مرتبہ استغفار کرسکیں کرلیں، اس کے بعد اس طرح اپنی گفتگو کا آغاز کریں

اے میرے شہنشاہِ معظم! میری رگِ گردن کے مالک! اے میری جان و مال وعزت وناموس ودین ودنیا کے مالک! میں آپ کا عبدمملوک ہوں، لیکن میری زندگی معصیت اور گناہوں میں گزری ہے، میں جملہ گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میں مجرم ہوں

جب اس مقام پر پہنچیں تو اپنے جتنے گناہ یاد آسکیں، ایک ایک کو بیان کریں اور گریہ وزاری سے معافی طلب کریں، اس کے بعد عرض کریں کہ اے میری ہر چیز کے مالک! جو گناہ مجھے یاد نہیں وہ آپ کو تو معلوم ہیں میں ان کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے وہ گناہ بھی کئے ہیں، مگر آپ کے در اقدس

کے سوا کہیں سے بھی معافی نہیں مل سکتی، آپ معاف فرمائیں گے تو خالق بھی درگزر فرمائے گا، میرے پاس جو کچھ ہے یہ میرا نہیں ہے، اس کے مالک آپ ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ میرے پاس جو کچھ ہے اس میں سے کیا مجھ پر حلال ہے اور کیا حرام ہے، آپ مجھے آگاہ فرمائیں تاکہ میں آپ کے حلال کردہ کو حلال مانوں، اور آپ کے حرام کردہ کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چھوڑ دوں، اور آپ کی عطا کردہ توفیق سے آپ کی اطاعت اور نصرت کیلئے کمربستہ رہوں گا، مجھے آگاہ فرمائیں کہ میں آپ کا دین اور آپ کے جد اطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حقیقی دین کس سے حاصل کروں؟ جس کے بارے میں آپ اشارہ فرمائیں گے میں اس کی اطاعت وفرمان کو آپ کی اطاعت تصور کروں گا، ہاں اگر آپ نے میری ہدایت نہ فرمائی اور مجھے زیارت کروا کے میری رہنمائی نہ فرمائی تو پھر بروز قیامت میں کسی چیز کا جوابدہ نہ رہوں گا، اگر خالق کائنات پوچھے گا کہ تو کیوں گمراہ ہوا تو میں عرض کر دوں گا کہ میرے ہادیِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے مجھے ہدایت فرمائی ہی نہ تھی

پھر عرض کریں اے میرے مولا! اے میرے کریم آقا! مجھ پر کرم کریں، مجھ بدکردار کو ابدی ہلاکت سے بچائیں، ابلیس ہماری گردنوں پر سوار ہو چکا ہے، نفس امارہ نے ہمیں اپنا غلام بنا لیا ہے، دوست کے لباس میں ہر طرف دشمن دین موجود ہیں، میری گمراہی یقینی ہے، جب تک آپ نجات نہ بخشیں، میں اس

تاریک رات میں ہلاکت سے نہیں بچ سکتا، جب تک آپ نہ بچائیں

یہ ضروری نہیں کہ الفاظ یہی ہوں، ضروری یہ ہے کہ جذبات یہی ہوں، اور ان میں سچائی ہو، اور اس مقام پر سچائی کا سب سے بڑا ثبوت اشک ندامت ہیں کیونکہ گریہ وزاری سے حصول مراد آسان ہو جاتا ہے، محبوبِ حقیقی جتنا کرم آنسوؤں پر فرماتا ہے کسی چیز پر نہیں فرماتا، بعض لوگ تو اس عمل کو چالیس دن تک کرتے ہیں، بعض تین دن، سات دن، یا دس دن میں بھی مراد کو پالیتے ہیں، بات جذبات کی صداقت کی ہے، اطاعت امر کا جذبہ جتنا شدید ہوگا، زیارت کا شرف اتنا ہی جلدی حاصل ہو جاتا ہے

زیادہ سے زیادہ یہ نماز چالیس دن تک ایک ہی جگہ ایک ہی وقت پر ادا کی جاتی ہے، اور کم از کم تین دن کی حد ہے، چالیس دن تک کرنے سے ضرور مراد حاصل ہوتی ہے

جب اپنا عمل مکمل کرلیں تو 313 مرتبہ صلوات کاملہ پڑھ کر سجدۂ شکر کر کے واپس آجائیں، پاکیزہ بستر پر سو جائیں، اور زبان پر صلوات کاملہ کا ورد جاری رکھیں، جن ایام میں یہ عمل کرنا ہے ان میں کوئی غیر اخلاقی کام نہ کریں اور نماز توسل کا احترام کریں، تاکہ مالک حقیقی کو یقین ہو جائے کہ ہم واقعی اس کے ضرورت مند ہیں، پیاسے ہیں

www.khrooj.com

﴿دعائے تعجیل فرج بمعہ صلوات کاملہ﴾

آپ نے بار بار دعائے تعجیل فرج اور صلوات کاملہ کا ذکر دیکھا ہوگا، اسے بھی لکھ رہا ہوں وہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم() اللھم صل علی محمدؐ وآل محمدؐ و عجل فرجھم

اللھم کن لولیك الحجة ابن الحسنؑ علیہ السلام() صلواتك علیہ وعلی آبائہ الطاھرین فی ھذہ الساعة وفی کل ساعة من ساعات اللیل والنھار() ولیاً وحافظاً و قائداً و ناصراً و دلیلاً وعیناً() حتی تسکنہ ارضك طوعاً وتمتعہ فیھا طویلاً

﴿صلوات کاملہ﴾

یا رب محمدؐ وآل محمدؐ() صل علی محمدؐ وآل محمدؐ() و عجل فرج آل محمدؐ()

﴿دعا برائے زیارت﴾

اعوذ باللہ القوی العلی العظیم() من الشیطان الغوی الشقی الرجیم ()بسم اللہ الوفی الولی الکریم

اللھم انت الحی الذی لا توصف والایمان یعرف منہ منك بَدَاَ

www.khrooj.com

الاشیاء و الیك تعود فما اقبل منها کنت ملجاه و منجاه و ما ادبر منها لم یکن له ملجاء ولا منجاء منك الا الیك فاسئلك بلا اله الا انت و اسئلك ببسم الله الرحمن الرحیم وبحق حبیبك محمدؐ سید النبین صلی الله علیه وآله وسلم وبحق علیؑ خیر الوصیین صلی الله علیه وآله وسلم بحق سیدۃؑ نساء العالمین صلوات الله علیها و بحق الحسنؑ والحسینؑ علیهما الصلوات والسلام الذین جعلتهما سیدی شباب اهل الجنة صلواۃ الله علیهم اجمعین ان تصلی علی محمدؐ و آل محمدؐ و اهل بیته و ان ترینی مولای وسیدی و امام زمانی حجة ابن الحسنؑ المهدؑی عجل الله فرجه الشریف فی منامی

العجل العجل العجل الساعة الساعة برحمتك یا ارحم اراحمین()

بعض اعمال وہ ہوتے ہیں کہ جن سے عارضی اتصال بہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف نہیں ہوتا بلکہ انسان اس دنیا کے ساتھ اخروی دنیا اور زمانہءِ رجعت اور زمانہءِ خروج تک مستقل طور پر اپنے شہنشاہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے غلاموں اور مشتاقوں میں شامل ہو جاتا ہے، یعنی اصحاب وانصار امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی

فہرست میں اس کا نام لکھا جاتا ہے، اس دنیا میں جب تک زندہ رہتا ہے ان کے غلاموں میں شمار ہوتا ہے اور جب وہ دنیا سے گزر جاتا ہے تو جملہ مراحل قبر میں اس کو اپنے شہنشاہ یزداں اجلال عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے غلاموں جیسا پروٹوکول ملتا ہے، اور یہ شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا بھی فرمان ہے اور دیگر آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام کے فرامین بھی ہیں کہ ان اعمال کو جو شخص بجا لائے گا وہ شخص اپنے شہنشاہ حقیقی کے دورمسرت کو آنکھوں سے دیکھے گا، اوران کی خوشیوں میں اس صاحب عمل کو بھی شریک کیا جائے گا، اگر وہ زمانہ خروج وظہورحکومت الٰہیہ سے قبل دنیا سے گزر جائے گا تو جب بھی اعلانِ خروج ہوگا تو شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف خود بہ نفس نفیس اس کی قبر پر تشریف لائیں گے اور اسے فرمانویں گے کہ اٹھو اور ہمارے ساتھ آؤ، جس دن کے تم منتظر تھے، وہ آ گیا ہے، اس طرح اپنی نصرت میں بھی شامل فرمائیں گے اور اپنے انصار کے لشکر میں اس کا نام لکھ دیں گے، ایسی ادعیہ اوراعمال کے دیگر بہت سارے فضائل ہیں مگر ہمارے لئے اس سے بڑی کوئی فضیلت ہے ہی نہیں کہ انسان کو دنیا اور عقبیٰ دونوں کا تحفظ مل جائے

ان میں سرفہرست دو چیزیں ہیں

نمبر 1 ...... دعاء عہد کا ہر صبح کی نماز کے بعد پڑھنا، اسے قبل از نمازِ صبح بھی

تلاوت کیا جاسکتا ہے، شرط صرف صبح کی ہے، اس کی بہت بڑی فضیلت ہے
نمبر2 ...... ہر شب جمعہ سورۃ بنی اسرائیل کی تلاوت کرنا، کسی شب جمعہ کو اس کا ناغہ نہ کریں اور اسے پوری زندگی کا معمول بنالیں، یہ سورۃ پندرویں پارہ کی پہلی سورۃ ہے، اس کا پڑھنا بڑا اہم ہے، دعائے عہد پر پہلے پہلے تو 5 یا6 منٹ لگتے ہیں لیکن بعد میں صرف دو تین منٹ میں تلاوت ہو جاتی ہے اور سورۃ بنی اسرائیل پر پہلے پہل تو آدھ گھنٹہ لگتا ہے لیکن بعد میں دس منٹ میں تلاوت ہو جاتی ہے، یعنی روزانہ صبح کی نماز کے وقت صرف 5 منٹ اضافی نکالنا ہوتے ہیں، اور ہفتہ میں ایک رات شب جمعہ کو آدھ گھنٹہ نکالنا پڑے گا، یعنی پورے ہفتے میں ایک گھنٹہ نکالنا پڑتا ہے، جس سے دنیا و آخرت دونوں محفوظ ہو جاتے ہیں اور دعائے عہد پر مسلسل عمل کرنے والا کوئی بھی شخص آج تک زیارت امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے محروم نہیں رہا، یہ اعمال مجربہ میں سے ہے، اس دعا کو ہر صبح پڑھنے والا کبھی میدان عقائد میں گمراہ نہیں ہوسکتا، کیونکہ اس کے عقائد ونظریات کی اصلاح خود شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف فرماتے ہیں، وہ کسی بھی کتاب یا شخصیت کا محتاج نہیں رہتا مگر شرط یہ ہے کہ عمل میں سلسلہ کبھی نہ ٹوٹنے دے، ہاں اگر کسی مجبوری کی وجہ سے نماز صبح کے وقت اس کی تلاوت نہ ہوسکے تو دن کو دس گیارہ بجے

www.khrooj.com

تک اس کی قضا بجا لائے یعنی ضرور پڑھ لے، مگر یہ مجبوری کی حالت میں ہے نہ کہ انسان روزانہ ہی ایسا کرے، عمومی رابطے کیلئے تو متقدمین نے اس دعا کو چالیس دن نماز صبح کے وقت پڑھنے کا حکم دیا ہے، مگر خصوصی تفضّل کیلئے پوری زندگی کا معمول بنانا ضروری ہے، یہ بھی ہے کہ ہر شب جمعہ سورۃ بنی اسرائیل کی تلاوت کرنے والا کوئی بھی شخص زیارت محبوب عالمین علیہ الصلوات والسلام سے کبھی بھی محروم نہیں رہا، یہاں دعائے عہد بھی لکھ رہا ہوں

﴿ دعائے عہد ﴾

اَعُوذُبِاللّٰهِ القَوِیِّ العَلِیِّ العَظِیمِ () مِنَ الشَّیطٰنِ الغَوِیِّ الشَّقِیِ الرَّجِیمِ ()

بِسمِ اللّٰهِ الوَفِیِّ الوَلِیِّ الکَرِیمِ ()

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّورِ العَظِیمِ وَرَبَّ الکُرسِیِّ الرَّفِیعِ وَرَبَّ البَحرِ المَسّجُورِ وَمُنزِلَ التَّوارۃِ وَالانجِیلِ وَ الزَّبُورِ وَرَبَّ الظِلِّ وَ الحُرُورِ وَمُنزِلَ القُرآنِ العَظِیمِ وَرَبَّ المَلٰئِکَۃِ المُقَرَّبِینَ وَالاَنبِیاءِ وَ المُرسَلِینَ عَلَیهِمُ السَّلامُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ بِوَجهِکَ الکَرِیمِ وَبِنُورِ وَجهِکَ المُنِیرِ وَ مُلکِکَ القَدِیمِ یا حَیُّ یَا قَیُّومُ اَسئَلُکَ بِاِسمِکَ الَّذِی اَشرَقَت بِهِ السّمٰواتُ وُالاَرضُونَ وَبِاِسمِکَ الّٰذِی

يَصلَحُ بِهِ الاوَّلُونَ وَالاٰخِرُونَ يَا حَيّاً قَبلَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيّاً بَعدَ كُلِّ حَيّ وَيَا حَيّاً حِينَ لَا حَىَّ يَا مُحيِىَ المَوتٰى وَمُمِيتَ الاَحيَآءِ يَا حَىُّ لَا اِلٰهَ اِلّا اَنتَ اَللّٰهُمَّ بَلِغْ مَولَانَا الاَمامَ الهَادِىَ المَهدِىَّ عَجَلَ اللّٰهُ فَرَجَهُ اَلقَائِمَ بِاَمرِكَ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيهِ وَ عَلٰى آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَن جَمِيعِ المُومِنِينَ وَ المُومِنَاتِ فِى مَشَارِقِ الاَرضِ وَ مَغَارِبِهَا سَهلِهَا وَ جَبلِهَا وَبَرِّهَا وَ بَحرِهَا وَ عَنّىٖ عَن وَالِدَىَّ مِنَ الصَّلَوَاةِ زِنَةَ عَرشِ اللّٰهِ وَ مِدَادَا كَلِمَاتِهٖ وَمَا اَحصَاهُ عِلمُهٗ وَ كِتَابُهٗ وَاَحَاطَ بِهٖ كِتَابُهٗ وَعِلمُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنّى اُجَدِّدُ لَهٗ فِى صَبِيحَةِ (لَيلَةِ) يَومِى هٰذَا وَمَا عِشتُ مِن اَيَّامِى عَهداً وَعَقداً وَبَيعَتاً لَّهٗ فِى عُنُقِى لَا اَحُولُ عَنهَاَ وَلَا اَزُولُ اَبَداً اَللّٰهُمَّ اجعَلنِى مِن اَنصَارِهٖ وَ اَعوَانِهٖ وَ الذّٰآبِّينَ عَنهُ وَ المُسَارِعِينَ اِلَيهِ فِى قَضَآءِ حَوائِجِهٖ وَ المُمتَثِلِينَ لِاَ وَامِرِهٖ وَ المُحَامِينَ عَنهُ وَ السَّابِقِينَ اِلٰى اِرَادَتِهٖ وَ المُستَشهَدِينَ بَينَ يَدَيهِ طَائِعاًغَيرَ مُكرِهٍ فِى الصَّفِّ الَّذِى نَعَتَّ اَهلَهٗ فِى كِتَابِكَ صَفّاً كَاَنَّهُم بُنيَانٌ مَرصُوص اَللّٰهُمَّ اِن حَالَ بَينِى وَ بَينَهُ المَوتُ الَّذِى جَعَلتَهٗ عَلٰى عِبَادِكَ حَتماً مَقضِيّاً فَاَخرِجنِى مِن قَبرِى مُوتَزِراً كَفَنِى شَاهِراً سَيفِى وَمُجَرِّداً قَنَاتِى مُلَبِّياً دَعوَةَ الدَّاعِى

فِی الحَاضِرِ وَ البَادِی اَللّٰهُمَّ اَرِنِی الطَّلعَةَ الرَّشِیدَةَ وَالغُرَّةَ الحَمِیدَةَ وَاکحَل نَاظِرِی بِنَظرَةٍ مِنِّی اِلَیهِ وَعَجِّل فَرَجَهُ وَ سَهِّل مَخرَجَهُ وَ اَوسِع مَنهَجَهُ وَاَسئَلُكَ بِی مُحَجَّتَهُ وَ اَنفِذ اَمرَهُ وَ اشدُد اَزرَهُ وَ اعمُرِ اَللّٰهُمَّ بِهِ بِلاٰدَكَ وَ اَحیِ بِهٖ عِبادِكَ فَاِنَّكَ قُلتَ وَ قَولُكَ الحَقُّ ظَهَرَ الفَسَادُ فِی البَرِّ وَ البَحرِ بِمَا کَسَبَت اَیدِیِ النّاسِ فَاَظهِرِ اَللّٰهُمَّ لَنٰا وَلِیَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِیِّكَ صَلَوَاتُ اللّٰهُ عَلَیهٰا المُسَّمٰی بِاِسمِ رَسُولِكَ صَلَی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم حَتّٰی لاَ یَظفَرَ بِشَیءٍ مِنَ البَاطِلِ اِلّا مَزَقَهُ وَیُحِقَّ الحَقَّ وَ وَ یُحَقِّقَهُ وَاجعَلهُ اَللّٰهُمَّ مَفزَعاً لِمَظلُومِ عِبٰادِكَ وَ نَاصِراً لِمَن لاَ یَجِدُ لَهُ نَاصِراً غَیرَكَ وَمُجَدِّداً لِمٰا عُطِّلَ مِن اَحکَامِ کِتٰابِكَ وَ مُشَیِّداً لِمٰا وَرَدَ مِن اَعلاٰمِ دِینِكَ وَ سُنَنِ نَبِیِّكَ صَلَی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم وَاجعَلهُ اَللّٰهُمَّ مِمَّن حَصَّنتَهُ مِن بَأسِ المُعتَدِّینَ اَللّٰهُمَّ وَسُرَّ نَبِیَّكَ مُحَمَّداً صَلَی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم بِرُویَتِهٖ وَمَن تَبِعَهُ عَلیٰ دَعوَتِهٖ وَارْحَمِ اسْتِکٰانَتَنٰا بَعدَهُ اَللّٰهُمَّ اکْشِف هٰذِهِ الغُمَّةَ عَن هٰذِهِ الاُمَّةِ بِحَضُورِهٖ وَعَجِّل لَنٰا ظُهُورَهُ اِنَّهُم یَرونَهُ بَعِیداً وَنَرٰیهُ قَرِیباً بِرَحمَتِكَ یٰا اَرحَمَ الرّٰاحِمِین ()

www.khrooj.com

اس کے بعد اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں زانو پر ماتم کی طرح ماریں اور یہ فقرہ تین مرتبہ کہیں

اَلعَجَل اَلعَجَل یٰا مَولاٰیَ یٰا صَاحِبَ الزَّمٰانِ عَجَّلَ اللّٰہُ فَرَجَكَ()

﴿عریضہ حاجات﴾

میں نے بار بار عریضہ حاجات کا ذکر کیا ہے، جس کے بارے میں شیعوں کا معمول یہ ہے کہ یہ صرف نیمہ شعبان کی صبح کو لکھتے ہیں، حالانکہ اس کیلئے ضروری نہیں ہے کہ صرف نیمہ شعبان کی صبح کو لکھا جائے، بلکہ جب بھی کوئی مشکل پیش آئے عریضہ لکھا جا سکتا ہے، ہاں سال میں ایک مرتبہ یہ عریضہ ضرور لکھنا چاہیے کیونکہ یہ بھی ایک طرح کی ملاقات کے برابر ہوتا ہے

کیونکہ کہتے ہیں کہ خط نصف ملاقات کے مترادف ہوتا ہے، اس لئے ہمیں بھی اپنے مالک حقیقی سے سال میں اور نہیں تو ایک ملاقات تو کرنا چاہیے

اس لئے میں ایک جامع العریض ایک عریضہ لکھ رہا ہوں، سب سے پہلے پاک پاکیزہ مٹی گوندھ کر ساتھ رکھیں، سفید کاغذ اور ایک ایسا پاکیزہ قلم کہ جو اس سے پہلے کہیں استعمال نہ کیا گیا ہو موجود ہو، اور ایسی خوشبو یا عطر کہ جس میں الکحل شامل نہ ہو، یہ سب چیزیں پہلے مصلیٰ ءِ عبادت کے قریب رکھیں

www.khrooj.com

اس کے لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ غسل کر کے طلوعِ فجر سے قبل پاکیزہ جگہ پر جائے نماز بچھا کر دو رکعت نماز ہدیہ برائے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پڑھیں اس کے بعد سفید کاغذ پر پاکیزہ قلم سے یہ عریضہ لکھیں، پھر اس کو خوشبو سے معطر کر لیں اور گوندھی ہوئی پاکیزہ مٹی میں بند کر دیں، بعد ازاں اسے ہاتھوں پر لے کر دعائے تعجیل فرج ادا کریں، اور 92 مرتبہ صلوات کاملہ کا ورد کریں، اس کے بعد اسے لے کر کسی دریا میں یا کسی گہرے کنویں میں ڈالیں اور کنویں میں سپرد کرتے ہوئے دعائے سپردگی پڑھیں جو نیچے لکھی ہوئی ہے

﴿عریضہءِ حاجات﴾

بسم الله الرحمن الرحيم ()

انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا

من العبد الذليل المسكين المذنب الذى انقطعت الاسباب وطال عليه العذاب

الى المولٰى الجليل الكريم الرحمن الرحيم الذى لا اله الا هو الحى القيوم العلى العظيم يا مولائى صلواة الله عليك والسلام

www.khrooj.com

عـليك وعـلـى آبـائك الـطـاهرين الطيبين الخيرين المنتجبين
وعـجـل الـلـه فـرجهـم وصـلـواة الله عليهم وامهاتك الطاهرات
البـاقيـات الـطيبات الصالحات عجل الله فرجهن والسلام على
آل يـاسين وجدك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وعلیؑ
صـلـواـة الله عليه والحسنؑ صلواة الله عليه والحسينؑ صلواة
الله عليه وعلیؑ بن الحسينؑ عليهما الصلوٰة والسلام ومحمدؑ بن
عـلـیؑ عليهما الصلوٰة والسلام و جعفرؑ بن محمدؑ عليهما الصلوٰة
والسـلام ومـوسٰیؑ بن جعفرؑ عليهما الصلوٰة والسلام و علیؑ بن
مـوسٰیؑ عـليهـما الصلوٰة والسلام ومحمدؑ بن علیؑ التقی عليهما
الصلوٰة والسلام و علیؑ بن محمدؑ النقی عليهما الصلوٰة والسلام
والـحسنؑ بن علیؑ العسكری عليهما الصلوٰة والسلام انی ساجد
لك يـا مولائی صاحب الامر صلوات الله عليك و كاشف الامور
الـعـظـام فـانـه لاحـول ولاقـوة الا بك اشهد انك الله اِلٰهی وآله
الاولـيـن والاخـريـن لا اله غيرك ء توجه اليك بحق هذا الاسماء
الـحسـنـی التـی اذ دعـيـت بهـا اجـبـت و اذا اسئلت بها اتيت يا
مـولائـی صـلـوات الـلــه عـليك مستـغيثـا شكوت مـا انزل لی

www.khrooj.com

مستجيراً بالله عزوجل من امر قدر همنی واشغل قلبی طال فكری وسلبی بعض لبی يا مولائی صلوات الله والسلام عليك جدير بحقيق ظنی وتصديق املی فی امر........................

حاجت

فی ما طاقة لی بحمله وصبری عليه وان كنت مستحقاً له ولافعاله قبيح افعالی و تفريطی والواجبات التی لله عزوجل فاغثنی يا مولائی صلوات الله عليك وقدم مسئلة لله عزوجل فی امری انت حسبی نعم الوكيل فی المبده مال ان تكون الوسيلتی ووكيلی الی الله عزوجل فی حل عقدی بكهيعص وبحمعسق وبياسين والقرآن الحكيم وبنور النور ومعدن النور والحجابات المستور والبيت المعمور والصلوات والسلام علی صفوة من برية محمد صلی الله عليه وآله وسلم

يارب محمد وآل محمد () صل علی محمد وآل محمد ()وعجل فرج آل محمد

العبد العاصی وكلبك الذليل

جس جگہ لفظ حاجت لکھا ہے یہاں اپنی حاجت لکھیں

﴿دعائے سپردگی عریضہ﴾

اللھم صلی علی محمدؐ وآل محمدؐ وعجل فرجھم بقائمھم عجل الله فرجہٗ الشریف

یا حسین ابن روح سلام علیك اشھد ان وفاتك فی سبیل الله وانك حی عند الله مرزوق وقد خاطبتك فی حیواتك التی کان عندالله عزوجل ھذه رقعتی و حاجتی الی مولانا صاحب الامروعجل الله فرجه فسلمھا الیه فانت الثقة الامین

() الحمد لله رب العالمین()

وصل علی محمدؐ وآله اجمعین وعجل فرجھم بقائمھم عجل الله فرجہٗ الشریف

............☆☆............

يا مولا كريم عجل الله فرجك و صلوات الله عليك

القائم ویلفیئر ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی کی مطبوعات

تالیفات و تصنیفات

السیّد مخدوم المخادیم محمدؐ جعفرؑ الزمان نقوی البخاری

(1) انتصارِ مظلوم [اردو مسدس نظمیں]

(2) عرفانِ حجتؑ [شہنشاہ معظم کے اسم حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کی شرح پر چودہ خطبات]

(3) کنٹھا المعروف قلندر نامہ [فقر کے موضوع پہ سرائیکی مسدس]

(4) عصمت السیدات [سیدزادی کا کسی غیر سید سے عقد ہرگز جائز نہیں ہے، اس کے متعلق ناقابل تردید دلائل، ثبوت اور حقائق]

(5) گستاخیاں [سادات عظام کے موضوع پہ اصلاحی نظمیں]

(6) طریق المنتظرین [حقوق امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور فرائض مومنین پر ایک جامع کتاب]

(7) دعائے تعجیل فرج

(8) امتیاز العالین عن انواع العالمین

(9) معدن العصمت فی سیرت ام القآئم الحجۃ صلواۃ اللہ علیہا

(10) اسرار العبدیات یعنی عملی روحانیات

(11) افکار المنتظرین [غوامض اِلٰہیات پر خطبات]

(12) The Last Reformer of the World

www.khrooj.com

[دنیا کے تمام مذاہب میں آخری دور میں ایک آنے والی ذات کا تصور]

(13) باادب بامراد

(14) عرفانیے [مدحیہ اردو نظموں قطعات ورباعیات کا مجموعہ]

(15) شرح دعائے عہد

(16) انتصارِ ولایت عصرؑ [کربلا نے ہمیں انصار سازی کا کیا درس دیا ہے؟]

(17) مجالس المنتظرین فی مقتل المظلومین پانچ جلدیں، اُردو، سرائیکی

[محققانہ مجالس، ایک تاریخ، ایک جغرافیہ، ایک روضہ نگاری جو ہزاروں کتابوں سے بے نیاز کردیں]

(18) نہج المعرفت فی اسماء القائمؑ تین جلدیں [امامؑ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے اسماء مبارکہ پر خطبات]

(19) دین نصرت

(20) مصباحِ شیعت [شیعیت کے اصول وفروع پر جامع کتاب]

(21) وحدانیت مطلقہ [امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بارے میں مولا امیرؑالمومنین کے چالیس فرامین]

(22) کرچیاں [اردو قطعات، رباعیات، سلام]

(23) کشکول [السید مخدوم محمد باؐقر الزمان نقوی البخاری المعروف ببلہ سائیں کا سرائیکی مجموعہ کلام]

(24) کاروانِ ادعیہ [بارگاہِ امام عصرؑ میں استغاثے اور دعاؤں کا مجموعہ]

(25) موعود الرسلؑ [دنیا کے تمام مذاہب میں آخری دور میں ایک آنے والی

www.khrooj.com

ذات کا تصور]

(26) محسنین اسلام [عقد محسنہ اسلام صلوات اللہ علیہا کے موضوع پر جامع کتاب]

(27) داغِ ماتم [فن نوحہ نگاری 4 جلدیں]

(28) عرفانِ امامت

(29) ہیلاں [سرائیکی مسدس]

(30) صحیفہ نصرت [اردو مسدس نظمیں]

(31) کنوزِ قصائد [قصائد پاک و عارفانہ کلام]

(32) لذتِ درد [سرائیکی ڈوہڑے]

(33) زرپارے اقوال و آرٹیکلز

(34) آہیں غزلیات

(35) دہکتے احساس اردو نظمیں

(36) گوہر روحانیات روحانیت پہ مبنی خطبات

(37) زمان پامسٹری ہاتھ کی لکیریں، علم قیافہ

....

مصنف ادیم نقوی

(38) محسن عالم

(39) اہل البیتؑ

(40) خونِ ناحق

(41) مشعلِ نور

www.khrooj.com

(42) ہل من ناصر ینصر نا

(43) جاہلیت کی موت

(44) مدح اولیاء

(45) راہِ ارم

(46) مجالس الصادقین

(47) الحسینؑ والبکاء

مصنف ابوالفارق واسطی

(48) تعلیم الاسلام

(49) جامع الانوار

(50) انوارالایقان

مصنف ابومنصور

(51) القرآن ....مترجم

(52) تعلیم بذریعہ ادعیاء معصومینؑ

(53) عرفان

(54) حقائق واسرار

(55) دعائے ابوحمزہ ثمالی

(56) امت منقاد

(57) جادہ منزل

www.khrooj.com

(58) نشانِ منزل

(59) ''سرِ خودی'' (علامہ اقبال کے اشعار کی تشریح)

مصنف شبیر بلگرامی

(60) سورۃ فجر اور کربلا

(61) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن حکیم کے متعلق غیر مسلم مشاہیر کی آراء

(62) غم حسینؑ اور تزکیہ نفس

(63) مکتوب غم

(64) Grief Purifies The Self

(65) Beacon Light

(ادیم نقوی کی الہامی نظم ''مشعل نور'' کا انگریزی ترجمہ)

(66) Glories of Belief

(ادیم نقوی کی معرکۃ الآراء کتاب ''انوار ایقان'' کا انگریزی ترجمہ)

(67) The First Word of Islam

(ادیم نقوی کی کتاب ''اسلام کا پہلا کلمہ'')

مصنفہ عذرا مسعود

(68) رموز

مصنف حکیم سید محمود گیلانی

(69) ایلی علیہ السلام

www.khrooj.com

مترجم لیفٹیننٹ کرنل (ر) مظفر علی ہمدانی

(70) ''پھر حضرت علی آئے'' یہ ترجمہ ہے ڈی۔ایف۔کراکا کی کتاب Then Came Hazrat Ali کے دو ابواب 19، 21 کا ہے اور اسی مصنف کے ایک مضمون کا بھی جو بمبئی کے انگریزی جریدے ''کرنٹ'' 23 ستمبر 1976ء کی اشاعت میں ''علی عظیم کے روضہ نجف میں آج بھی معجزے ہوتے ہیں'' کی سرخی کے تحت شائع ہوا

www.khrooj.com